

اللہ کی رحمت کا خزانہ

مجموعہ وظا یا زده سورہ

مترجم عربی اردو

قرآن حکیم کی منتخب ترین اور ان کے فضائل، انصاف، نازوں کے فضائل اور ان کا طریقہ
سچ و محقق کے فضائل، مسائل، درود شریف اور مسنون اور پیشین از کا وظا

ترتیب

جناب مولانا ذریعہ صاحب نقشبندی مجددی

الذاریہ السالکین

لاہور کراچی

طبع اول : ۱۴۰۹ھ
 باہتمام : اشرف برادرزہ، لاہور
 پریس : ارشد سلمان وہاب پرنٹرز لاہور
 قیمت :

ادارۃ ایسٹ پیبلرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز
 لاہور

* —————
 * —————
 لاہور

* —————
 * —————
 لاہور

* —————
 * —————
 لاہور

فہرست مندرجات

۵۲	سورۃ کافرون	۷	ابستدائیہ
۵۳	سورۃ اخلاص	۱۰	فضائل سورۃ فاتحہ
۵۳	سورۃ فلق	۱۰	فضائل سورۃ کہف
۵۴	سورۃ الناس	۱۱	فضائل سورۃ یسین
۵۵	فضائل آخری آیات سورۃ بقرہ	۱۱	فضائل سورۃ الرحمن
۵۶	فضائل آیتہ الکرسی	۱۲	فضائل سورۃ واقعہ
۵۸	فضائل نماز	۱۳	فضائل سورۃ ملک
۵۹	نماز اشراق کی فضیلت	۱۳	فضائل سورۃ الزلزال
۵۹	نماز چاشت کی فضیلت	۱۴	فضائل سورۃ کافرون
۵۹	نماز اوابین کی فضیلت	۱۴	فضائل سورۃ اخلاص
۶۰	نماز تہجد کی فضیلت	۱۵	فضائل سورۃ فلق و سورۃ الناس
۶۰	نماز استخارہ کی فضیلت	۱۷	سورۃ فاتحہ
۶۲	نماز حاجت کی فضیلت	۱۸	سورۃ کہف
۶۳	فضائل نماز جمعہ	۳۳	سورۃ یسین
۶۳	نماز توبہ کی فضیلت	۴۰	سورۃ الرحمن
۶۴	فضائل قرآن شریف	۴۴	سورۃ واقعہ
۶۶	حج بیت اللہ شریف	۴۸	سورۃ ملک
۶۶	فضیلت حج	۵۲	سورۃ الزلزال

۹۰	طواف زیارت	۷۷	طریقہ حج
۹۱	[گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخ میں جہالت کی رمی]	۷۸	مسجد حرام میں داخل ہونے کے آداب
۹۲	طواف وداع	۷۸	طواف کرنے کا طریقہ
۹۳	نقشہ افعال حج	۷۲	اضطباع اور رمل
۹۵	فضائل عمرہ	۷۳	طواف کی دعائیں
۹۶	فضیلت طواف	۷۳	پہلے چکر کی دعا
۹۷	زیارت مدینہ منورہ	۷۴	دوسرے چکر کی دعا
۹۹	مسجد نبوی میں داخلہ	۷۵	تیسرے چکر کی دعا
۹۹	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُور و سلام	۷۶	چوتھے چکر کی دعا
۱۰۰	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام	۷۸	پانچویں چکر کی دعا
۱۰۱	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام	۷۹	چھٹے چکر کی دعا
۱۰۲	ریاض الجنۃ میں شہزادے رحمت	۸۰	ساتویں چکر کی دعا
۱۰۳	مسجد نبوی میں نماز کا ثواب	۸۱	دُعا مقام ابراہیم
۱۰۵	درود شریف	۸۲	دُعا مقام ملتزم
۱۰۶	فضائل درود شریف	۸۳	دُعا زم زم
۱۱۰	خاص خاص درود شریف کے خاص خاص فضائل	۸۴	سعی کرنے کا طریقہ
۱۱۲	دُود شریف برائے کشادگی رزق	۸۵	۷۔ ذوالحجہ کے احکام
۱۱۳	[درود شریف برائے حفاظت بمبج آفات و بلیات]	۸۵	۸۔ ذوالحجہ کے احکام
۱۱۳	[درود شریف برائے زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]	۸۵	۹۔ ذوالحجہ کے احکام
۱۱۶	دُعا مانگنے کی فضیلت	۸۷	۱۰۔ ذوالحجہ کے احکام
		۸۸	مریضوں اور عورتوں کی رمی کا وقت
		۸۹	ذبح
		۹۰	حلق

۱۲۹	گھر سے باہر جانے وقت کی دعا	۱۲۱	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح و شام کی دعائیں
۱۳۰	کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا	۱۲۲	ہر نماز کے بعد کی دعا
۱۳۰	مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا	۱۲۲	مجلس کا کفارہ
۱۳۱	اگر کسی عیال کا ذریعہ ہو تو یہ دعا پڑھیں	۱۲۳	چھوڑا چھٹی اور زخم کے لیے دعا
۱۳۱	ننانوے بیماریوں کی دعا	۱۲۳	عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والوں کے لیے حضور کی دعا
۱۳۱	مدینہ منورہ میں وقت اور شہاد کی دعا	۱۲۳	اس دعا کے پڑھنے سے خوشی نصیب ہو
۱۳۲	برائے دفعِ حق و شیاطین و سحر	۱۲۴	بیتِ اٹھلا میں جانے اور آنے کی دعا
۱۳۸	برائے حصولِ حفظہ امان	۱۲۴	رات کو سونے کے وقت کی دعا
۱۴۰	وہ ذکر جس کی فضیلت کسی بھی وقت اور سب کے ساتھ مخصوص نہیں	۱۲۵	سید الاستخار
۱۴۲	کلمہ توحید کی فضیلت	۱۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لائے
۱۴۲	کلمہ شہادۃ کی فضیلت	۱۲۶	قرضا اور فراخیِ رزق کی دعا
۱۴۸	تسبیح و تحمید کی فضیلت	۱۲۶	دنیا اور آخرت کے نعموں کے لیے
۱۵۵	صلوۃ الیسع کا طریقہ اور ثواب	۱۲۷	موت کے علاوہ ہر چیز سے حفاظت
۱۵۹	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت	۱۲۷	نیند میں ڈر جانے کی دعا
۱۶۰	رضیت باللہ کی فضیلت اللہ سے ہمہ بیان	۱۲۷	درو کے لیے دعا
۱۶۲	اللہ تعالیٰ کی حمد کا ایک اور طریقہ	۱۲۷	سوکرانے کی دعا
۱۶۳	استغفار اور اس کی فضیلت	۱۲۸	دعوت کے وقت کی دعا
۱۶۰	استغفار کا طریقہ	۱۲۸	کسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دعا
۱۶۳	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت کا بیان	۱۲۹	پریشانی اور گھبراہٹ کی دعا
۱۸۴	اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کا بیان	۱۲۹	شب قدر کی دعا
۱۸۶	چوبی احادیث نبوی		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضور علیہ السلام تشریف لائے میں نے آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیا کہ آپ کو کوئی اہم چیز پیش ہے۔ آپ نے وضو فرمایا اور کسی سے بات نہ کی میں حجرہ سے چمٹ کر کھڑی ہو گئی کہ میں سُنوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف فرمائی اور فرمایا اے لوگو! اللہ پاک تم سے فرماتا ہے بھلی بات کا لوگوں کو حکم دو، اور بُری بات سے روکو۔ اس سے پہلے کہ تم دُعا کرو اور میں تمہاری دُعا قبول نہ کروں۔ تم مجھ سے مانگو اور میں تم کو نہ دوں۔ تم مجھ سے امداد طلب کرو اور میں تمہاری امداد نہ کروں۔ ان کلمات سے زیادہ آپ نے کچھ نہ فرمایا اور ممبر سے اُتر آئے (مسلم و شریف)

ف۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ عالی کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اگر ہم لوگوں کو دین کی طرف توجہ دیں اور برائی سے روکیں جن میں سب سے پہلے ہمارے گھر کے بیوی بچے والدین عزیز و اقارب پڑوسی اور بعد میں تمام مسلمان شامل ہیں کہ اسی طرح حضور علیہ السلام

دین کی مدد کر دے اللہ تمہاری مدد فرمائے گا) اسی غرض سے یہ قرآن شریف کی گیارہ سورتیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک دعائیں ترتیب دی ہیں۔ کہ ہم سب مسلمان اس کو پڑھ کر اللہ کریم کے احکامِ عالیہ پر عمل کر کے اللہ کریم کو راضی کریں۔ اللہ کریم ہمارے حال پر اپنا خاص فضل فرمائیں ہم سے درگزر فرمائیں اور ہمیں اپنی رضامندی ہی والے کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور ناراضگی والے کاموں سے بچائیں آمین

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ :

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کی محفلت کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طاقت نہیں وہی ہمارے لیے کافی ہیں اور وہی ہمارے کارساز ہیں :



دین کا درد رکھنے والے محیر حضرات کی خدمت میں عرض

یہ کتاب جس میں یازدہ سورہ شریف کے ساتھ حضور علیہ السلام کی پہاڑی دعائیں، متعلّیٰ طریقہ حج، فضائل درود شریف، فضائل نماز وغیرہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے غلاف ہیں کہ اس کا ہر گھر میں ہونا عید ضروری ہے۔ اور حج کرنے والے حضرات بھی اس سے پورا نفع و مس کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کا عام اشاعت کی اجازت ہے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ چھپوا کر مفت تقسیم کریں، یہ صدقہ جاریہ ہے اپنے والدین، عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے اس کی اشاعت کریں۔ انشاء اللہ بہت نفع ہوگا۔ لوگ اس میں حصہ لیں، ان سب لوگوں کی کوشش کو اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔ آمین

فضائل سُورۃ فاتحہ

سُورۃ فاتحہ کو قرآنِ کریم میں بہت سی خصوصیات حاصل ہیں :
 اول یہ کہ قرآنِ کریم اسی سے شروع ہوتا ہے۔ نماز اسی سے شروع ہوتی ہے،
 اور نزل کے اعتبار سے بھی سب سے پہلی سُورت جو مکمل نازل ہوئی، یہی سُورت
 ہے۔ سُورۃ اِقرأ۔ منزل۔ اور تذکرہ کی چند آیات ضرور اس سے پہلے نازل ہو چکی تھیں،
 مگر مکمل سُورت سب سے پہلے یہی نازل ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ
 میں میری جان ہے کہ سُورۃ فاتحہ کی تفسیر نہ تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل اور زبور میں
 اور نہ خود قرآنِ کریم میں کوئی دوسری سُورت اس کی مثل ہے (رواہ ترمذی شریف)
 حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سُورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔

ف: ہر مرض کے لیے سورۃ فاتحہ سات بار پڑھ کر پانی دم کر کے پلا دیں
 اللہ کریم انشاء اللہ شفا عطا فرمادیں گے +

فضائل سُورۃ کہف

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے سُورت کہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں، وہ دجال
 کے قتل سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورت کھن پڑھے۔
 اُس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک فوراً ہو جائے گا جو قیامت
 کے دن روشنی دے گا۔ اور پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے سب گناہ
 معاف ہو جائیں گے۔ (ابن کثیر)

فضائل سورت یسین

حضرت محفل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یسین قلب القرآن ہے یعنی قرآن کا دل ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورت یسین کو
 خالص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے لیے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کو
 اپنے مڑوؤں پر پڑھا کرو (نسائی شریف)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
 جس نے وائے کے پاس سورت یسین پڑھی جائے اس کی موت آسان ہو جاتی ہے۔
 اور یحییٰ بن کثیر نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورت یسین پڑھے وہ شام تک
 خوشی اور آرام سے رہے گا اور جو شخص شام کو پڑھے وہ صبح تک خوشی میں رہے گا۔

فضائل سورت الرحمن

حضرت علیؓ کہہ رہے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ ہر شے کے لیے زینت ہے قرآن کی زینت سورت الرحمن ہے (یعنی شریف) ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورت الرحمن سورت واقعہ اور سورت حدید کے پڑھنے والے کو ایک فرشتہ آسمان وزمین کے رہنے والوں میں جنت الفردوس کا رہنے والا کہہ کر پکارتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورۃ الرحمن پڑھتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے :

فضائل سورت واقعہ

ابن کثیر نے بحوالہ ابن عساکر ابو طیب سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مرض وفات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کے لیے تشریف لے گئے حضرت عثمانؓ نے پوچھا مَا تَشْتَكِي (تہیں کیا تکلیف ہے) تو فرمایا ذُنُوْبِي (یعنی اپنے گنہوں کی تکلیف ہے)۔ (اللہ اللہ یہ ہے صحابہ کرام کا خوف خدا) پھر پوچھا مَا تَشْتَهِي (یعنی آپ کیا چاہتے ہیں) تو فرمایا رَحْمَتِ رَبِّي (میں اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے کسی طبیب کو بلا تا ہوں تو فرمایا اَطِيبُ امْرَضَتِي (یعنی مجھے طبیب ہی نے بیا کر کیا ہے) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے بیت المال سے کوئی عطیہ بھیج دوں تو فرمایا - لَا حُلَاجَةَ لِي فِيهَا (مجھ اس کی کوئی حاجت نہیں) حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ عطیہ لے لیجئے وہ آپ کے بعد آپ کی لڑکیوں کے کام آئے گا۔ تو فرمایا کہ کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے میں یہ فکریہ ہے کہ وہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائیں گی۔ مگر مجھے یہ فکر اس لیے نہیں کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر راست سورت واقعہ پڑھا کریں کیونکہ میں نے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّاتِهِ :
 مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ
 لَمْ يَضِلَّ فَاقَهُ أَبَدًا

جو شخص ہر رات میں سُورۃِ واقِعہ پھا کر لکھے
 وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔ (ابن جریر)

فضائل سُورۃ مُلک

بِخَبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارشادِ مبارک فرمایا: ہي المانعة المنجية
 تنجيهِ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ (ترجمہ: یہ سُورۃ عذاب کو۔ وکنہ وال اور عذاب سے
 نہایت دینے والی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے بچائے گی)۔ (ترمذی شریف)
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سُورۃ مُلک ہر مومن کے دل
 میں ہو۔ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ کتابِ اللہ میں ایک سُنَّت ہے جس کی آیتیں تو
 صرف تیس ہیں، قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کی اتنی شفاعت کرتی ہیں کہ اُس کی غفلت
 زدگی باقی ہے ہر رات کو عشاء کی نماز کے بعد اس سُورۃ کو پڑھنا چاہیے :

فضائل سُورۃ الزَّلْزَلَةِ

ایک صحابی نے عرض کیا یا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مجھے قرآن کی کوئی جامع سُورۃ پڑھا
 دیجئے جسے پڑھا کر دل۔ آپ نے اُس کو سُورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھا دی اُس سے
 فائدہ ہوگا اُس شخص نے عرض کیا قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا۔
 اُس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھوں گا۔ پھر چلا گیا۔ آپ نے یہ سن کر دو مرتبہ فرمایا اس پچاڑے

آدمی نے فلاح پائی اس بیچارے آدمی نے فلاح پائی۔ اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ سورت
الزّٰلزال نصف قرآن کے برابر ہے : (ترمذی شریف)

فضائل سُورۃ کافرون

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ فجر کی سنتوں میں پڑھنے کے لیے دو سنتیں بہترین ہیں، سوۃ کافرون اور سوۃ اخلاص (قل ھو اللہ) منجھری
بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی دُعا بتلادیجئے جو ہم سونے سے پہلے
پڑھا کریں۔ آپ نے قل یا ایہا الکفر فون پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ سورت شرک
سے برأت ہے : (ترمذی شریف)

فضائل سُورۃ اخلاص

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا۔
کہ سب جمع ہو جاؤ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔ جب صحابہ کرام جمع ہو گئے تو آپ
تشریف لائے اور قل ھو اللہ اصر پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورت ایک تہائی (یعنی تیسرا حصہ)
قرآن کے برابر ہے، اُسٹم شریف، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور
عرض کیا کہ مجھے اس سُورۃ سے بڑی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت نے تمہیں جنت
میں داخل کر دیا۔ اور فرمایا کہ جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ
کر سو مرتبہ قل ھو اللہ اصر پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار عالم فرمائے گا اے میرے

ہند سے تڑپنی وائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔ (ابن کثیر)

فضائل سُورۃ فلق و سُورۃ الناس

سُورۃ فلق اور سُورۃ الناس دونوں سُورتیں ایک ساتھ ایک ہی واقعہ میں نازل ہوئیں مگر ان میں نے ان دونوں سُورتوں کی تفسیر ایک جا لکھی ہے اس میں فرمایا ہے کہ ان دونوں سُورتوں کے منافع و برکات اور سب لوگوں کو ان کی حاجت و ضرورت ایسی ہے کہ کوئی انسان ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں سُورتوں کو سحر نظر باد و تمام آفات جہانی و دُروہانی کے دُور کرنے میں ائمہ فہیم ہے اور حقیقت کو سمجھا جائے تو انسان کو اس کی ضرورت اپنے سانس اور کھانے پینے اور لباس سب چیزوں سے زیادہ ہے۔ اس کا واقعہ مستند احمد میں اس طرح ہے کہ :-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کے اثر سے آپ بیمار ہو گئے پھر اہل امین نے آپ کو اگر اطلاع دی کہ آپ پر ایک یہودی نے جادو کیا ہے اور جادو کا عمل جس چیز میں کیا گیا ہے وہ فلاں کنویں کے اندر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں آدمی بھیج دیا وہ جادو کی چیز کنویں سے نکال لائے۔ اُس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ نے یہ دُوسو تین نازل فرمائیں۔ آپ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے رہے یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور آپ سے اچانک ایک بوجھ سا اتر گیا (ابن کثیر)

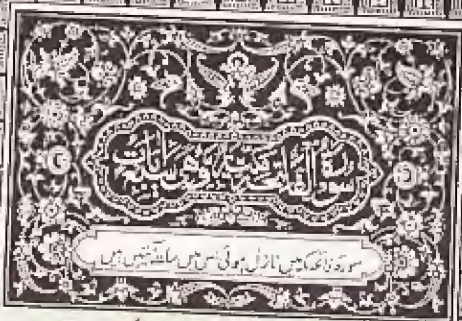
حضرت عائشہ صدیقہ کُرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کئی بیماری پیش آتی تو وہ دونوں سُورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سائے بدن پر پھیر لیتے تھے۔ (ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن حبیب سے روایت ہے کہ ایک استبازش اور سخت اندھیری تھی۔ ہم (اول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کئے) بجائے جب آپ کے پالیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں

اپنے فرمایا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (پڑھو جب سُبْح
 ہو اور شب آو تو تین مرتبہ پڑھنا تمہارے لیے بہتر تکلیف سے امان ہوگا (ترمذی شریف)
 حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب
 سفر میں جاؤ تو وہاں تم اپنے سب فقہاء زیادہ خوش حال ہمارا اور تمہارا امان زیادہ ہو جائے
 انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بے شک میں ایسا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ
 آخر قرآن کی پانچ سورتیں سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ ناس
 پڑھا کرو اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ ہی پر ختم کرو۔ حضرت جبریل فرماتے
 ہیں کہ اس وقت میں حال یہ تھا کہ سفر میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے بالمقابل قلیل الزاد
 نہ رہا حال ہوتا تھا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم پر عمل کیا میں

بہتر حال میں رہنے لگا۔ (منظہری)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو کچھ پونے کاٹ لیا تو آپ نے پانی اور نمک منگوایا۔ اور یہ پانی کانٹے کی جگہ پر
 لگاتے جاتے تھے اور قُلْ اٰیْتِیَ الْكَافِرُوْنَ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ
 بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے جاتے تھے (منظہری)



سورہ ناعمہ میں ازل ہوئی اس میں مائتہ بیس ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱ الرَّحْمَنِ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو اپنے والا ماحے تمام کے ہے

الرَّحِيمِ ۝۲ يَوْمَ الدِّينِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

نہایت رحم والا ۲ ایک روز جس دن کا وہ تیری ہی پرستش کرتے ہیں

وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝۴ اهْدِنَا الصِّرَاطَ

اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ۳ بتلا ہم کو

الْمُسْتَقِيمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝۶

سیدھے ۴ راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا ۵

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝۷

جن پر تیرا غصہ نہ ہو اور نہ وہ گمراہ ہوئے ہوں

سُوْرَةُ الْكَافُرَاتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَعِشْرَانِ اٰیَاتٍ كُوْنُهَا
 سورۃ کافرات کی تفسیر اور ایک شرح ابتد کے نام سے جو بیحد مہربان نمائندہ تمام عالم کو دیکھتے ہیں اور بار بار دیکھ کر

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ
 سب ترغیب اللہ کہ جس نے امدادی اپنے بند پر کتاب اور نہ رکھی کسی میں

عَوَجًا ۱ قِیَمًا لِّیُنْذِرَ اَبْسَاسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
 کچھ بھی نہ ٹھیک امدادی کا ذکر نہ ملے ایک سخت آفت کا اندش کی طرف سے دل اور خوشخبری کے ایمان لئے امدادی

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اِنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۲ مَا کَثِیْرٌ
 جو کرتے ہیں نیکیاں کہ ان کے لئے اچھا بدلہ ہے جس میں

فِیْهِ اَبَدًا ۳ وَیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۴ مَا لَهُمْ
 رہا کریں ہمیشہ دل اور ڈرنا ہے ان کو جو کہتے ہیں اللہ رکھتا ہے اولاد کے کچھ نہیں

یَہُ مِنْ عِلْمٍ وَلَا اِلٰہَ اِیَّہُمْ کَبُرَتْ کَلِمَۃٌ تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِہِمۡ
 ان کو اس بات کی اور ذائقے باپ دادوں کو کیا بڑی بات نکلتی ہے ان کے من سے

اِنْ یَقُوْلُوْنَ اِلَّا کِذْبًا ۵ فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰی اَنَّا رَہِمُ
 سب جھوٹ ہے جو کہتے ہیں دل سو کہیں تو گھونٹ ڈالے گا اپنی جان کو ان کے پیچھے

اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِہٰذَا الْحَدِیْثِ اَسْفَا ۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلٰی
 اگر وہ مانیں گے اس بات کو پہچاننا کرنا ہم نے بنایا ہے جو کچھ

الْاَرْضِ زِیْنَةً لِّہَا لِنَبْلُوْہُمْ اَیُّہُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۷ وَاِنَّا
 زمین پر ہے اس کی رونق تاکہ جانیں لوگوں کو کون ان میں اچھا کرتا ہے کام دل اور ہم کو

لَجَعَلُوْنَ مَا عَلَیْہَا صَعِیْدًا جُرًّا ۸ اَمْ حَسِبْتَ اِنَّ اَصْحٰبَ
 کرنا ہے جو کچھ اس پر ہے میدان چھانٹ کر دے کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور

الْکَہْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۹ اِذَا دَوٰی الْفِتْنٰۃُ
 کھوکھ کے رہنے والے ہماری قدرتوں میں عجیب اچھا تھا دل جب جا رہے تھے وہ جوان

إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝

ہمارا وہی کھوہ میں پھر بولے اے سب دے ہم کو اپنے پاس سے بخشش اور پوری کرنے
لنا میں امرنا رشتہ ۱۰) فضر بنا علی اذانہم فی الکھف سنین
ہمارے کام کی درستی پھر ٹھیک دینے ہم نے ان کے کان اس کھوہ میں چند برس

عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَبِیًّا ۝ وَفَرَّقْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ ۝

گنتی کے ۱۲ پھر ہم نے ان کو اٹھایا کر معلوم کریں دو فرقوں میں کس نے یاد رکھی ہے جتنی
امدا ۱۱) نحن نقص علیک نبأهم بالحق انهم فتية آمنوا
ہوت وہ ہے ۱۲ ہم سنا دیں تم کو ان کا حال تحقیقی وہ کئی جوان ہیں کہ یقین لئے

بَرَّيْهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝ وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا
اپنے رب پر اور زیادہ دی ہم نے ان کو سوجھ بھٹ اور گروہ دی ان کے دل پر تے جب کھڑے ہوئے

فَقَالُوا رَبَّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُو مِنْ دُونِهِ لَمَّا
پھر بولے ہمارا رب ہے رب آسمان اور زمین کا نہ پکاریں گے ہم اس کے سوائے کسی کو مہربود

لَقَدْ قُلْنَا إِذْ أَشْطَطَا ۝ هَؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ
نہیں تو کہی ہم نے بات عقل سے دور تھے یہ ہماری قوم ہے ٹھہرائے انہوں نے اللہ کے سوائے اور مہربود

لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمُ سُلْطَانٌ بَيِّنٌ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى
کیوں نہیں لاتے ان پر کوئی سند کھلی پھر اس سے بڑا گنہگار کون جس نے باطل کہا

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ وَإِذْ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَاوْا
اللہ پر جمع ہو ت اور جب تم نے کنارہ کر لیا ان سے اور جن کو وہ پوجتے ہیں اللہ کے سوائے تو اب

إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ
ہا میں ہوا اس کھوہ میں پھیلا دے تم پر رب تمہارا کچھ اپنی رحمت سے اور بنا دے تمہارے واسطے تمہارے کام

مُزْفَقًا ۝ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزُورُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ
میں آرم ت اور تو دیکھے وہو پ جب نکلتی ہے کج کر جاتی ہے ان کی کھوہ سے

الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقَرُّضُهُمْ ذَاتَ الشَّامِلِ وَهُمْ فِي فَخْوَ

داہنے کو اور جب ڈوبتی ہے کترا جاتی ہے ان سے بائیں کو اور وہ میدان میں ہیں

مِنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ

اس کے یہ ہے اللہ کی قدرتوں سے مٹ جس کو راہ دیوے اللہ وہی آئے راہ پر اور جس کو

يُضِلُّ فَاَنْ يَّجِدَ لَهُ وَلِيًّا مَّرْشِدًا ۝۱۰ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ

وہ بھلائے پھرتے رہتے اس کا کوئی رفیق راہ پر لانے والا ہے اور تو سمجھتے وہ جاگتے ہیں اور وہ

مَرْقُودٌ ۝۱۱ وَنَقَلَبَهُمُ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشَّامِلِ ۝۱۲ وَكَلَبَهُمْ

سورہ ہیں اور گردنیں دلاتے ہیں بہان کو داہنے اور بائیں اور کٹا ان کا

بِأَسْطِ ذُرَايِهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ

پہاڑوں پر اپنی باجیں جو ٹھٹھ پر اگر تو جھانک کر دیکھے ان کو تو پیٹھ سے کر بھاگے

فَرَارًا وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝۱۳ وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا

ان سے اور بھڑکائے تجھ میں ان کی دہشت ط اور اسی طرح ان کو جگا دیا ہم نے کترا پس میں پوچھنے

بَيْنَهُمْ قَالِ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضُ

کئے ایک بولا ان میں کتنی دیر ٹھہرے تم بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا ایک دن

يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ

سے کم بولے تمہارا رب ہی خوب جانے جتنی دیر تم رہے ہو اب بھیجو اپنے میں سے ایک کو یہ روپیہ دیکر

هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ

اپنا اس شہر میں پھر دیکھے کونسا کھانا سستا ہے سولائے تھا ہے اس میں

مِنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝۱۴ إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا

سے کھانا اور نرمی سے جائے اور جتا جسے تمہاری خبر کسی کو دو لوگ اگر خبر پائیں

عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلَحُوا إِذَا

تمہاری جگہوں سے مار ڈالیں تم کو یا لوٹائیں تم کو اپنے دین میں اور تب تو بھلا نہ ہو گا تمہارا

أَبَدًا ۲۰ وَكَذَلِكَ أَغْتَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَن وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَ

نہم ہی و اور اسی طرح غیبتا ہر کردی ہم نے ان کی تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے اور

أَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرُهُمْ فَقَالُوا

قیامت کے آنے میں دھوکہ نہیں جب جھگڑتے تھے آپس میں اپنی بات پر حق پھر کہنے لگے

أَبْنُوا عَلَيْهِمْ بُيُوتًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ ۚ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا

بنائو ان پر ایک عمارت ان کا رب خوب جانتا ہے انکا حال بولے وہ لوگ جن کا

عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا ۲۱ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ

کام غالب تھا ہم بنائیں گے انکا جگہ پر عبادت خانہ و اب یہی کہیں گے دو تین ہیں

رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجَا

چوتھا ان کا کتا اور یہ بھی کہیں گے وہ پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا یہ دون ٹھانے

بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ

چند چلانے والے اور یہ بھی کہیں گے وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا تو کہہ میرا رب خوب جانتا ہے

بَعْدَتْهُمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ فَلَا تُنَارِفْ فِيهِمُ الْأُمَرَاءُ

ان کی گفتگو میں رکھنے کو چھوڑ سے لوگ سہمٹ جھگڑا انکی بات میں مگر سرسری

ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمُ مِنْهُمْ أَحَدًا ۲۲ وَلَا تَقُولَنَّ لِيْشَاءُ

جھگڑا اور مت تحقیق کر ان کا حال ان میں کسی سے مت اور نہ کہنا کسی کام کو

إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۲۳ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا

کہیں یہ کرونگا کسل کو غمزہ کہ اللہ چاہے اور یاد کرے اپنے رب کو جب

نَسِيتَ وَقُلْ عَسَى أَنْ يَهْدِيَنِّي رَبِّيْ لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۲۴

بھول جائے اور کہ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو دکھلائے اس سے زیادہ نزدیک راہ انکی کٹ

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۲۵ قُلْ

اور وہ گھومتے رہے اپنی گھوڑوں میں تین سو برس اور ان کے اوپر نوٹ نوٹ

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ

اللہ خوب جانتا ہے جتنی مدت ان پر گزری اسی کے پاس میں جیسے بھید آسمان اور زمین کے کیا عیب پکارتا

وَأَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدٌ ۝۱۰

اور سنا ہے وہ کوئی نہیں بندوں پر اس کے سوائے فقار اور نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں کسی کو

وَإِن لَّمْ يَأْتِ الْوَحْيَ الْيَاكُ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَ

اور اگر نہ آئے وحی توئی محمد کو تیرے رب کی کتاب سے کوئی بدلنے والا نہیں اسکی باتیں اور

لَنْ يَجْعَلَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝۱۱ وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ

کس نہ پائے گا تو اسکے سوائے چھٹنے کو جگہ نہ اور رو کے رکھ اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاوَةِ وَالْعِشْيِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَقْدُ

پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں اس کے منہ کے دل اور دوزخیں

عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا

نہری آنکھیں انکو جو کر تلاش میں رونق زندگی دنیا کی دل اور دکھان اسکا جس کا دل غافل کیا

قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝۱۲ وَقُلْ

ہم نے اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا ہوا ہے اپنی خوشی کے اور اس کا کام ہے خود پر نہنا دل اور کہ

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ إِنَّا

سچی بات ہے تمہارے رب کی طرف سے پھر جو کوئی چاہے مانے اور جو کوئی چاہے نہ مانے وہ ہم نے

أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا

تیار کر رکھی ہے گنہگاروں کے واسطے آگ کہ گھیر رہی ہیں ان کو اس کی آگ میں دل اور اگر فریاد کریں گے

يُعَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ طَبَسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ

تو ملے گا پانی جیسے پیپ بھون ڈالے منہ کو کیا برا پینا ہے اور کیا برا

مُزْتَفَقًا ۝۱۳ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ

آرام نہ بیشک جو لوگ یقین لائے اور کیں نیکیاں ہم نہیں کھوتے

أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي

اور اس کا جس نے بھلا کیا کام وہ ایسوں کے واسطے باغ ہیں جسے کہتے ہیں

مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ

کے نیچے دریں پہنائے جائیں گے انگوٹیاں سنگین سونے کے ٹکڑے اور

يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ

پہنیں گے کپڑے سبز باریک اور کاٹھے ریشم کے ٹکڑے لگائے ہوئے

فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نَعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۖ وَاصْبِرْ

ان میں حقوں پر کیا خوب بدلہ ہے اور کیا خوب آرام و اور بٹلا

لَهُمْ مَثَلًا لِّرَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَ

ان کو مثل درودوں کی دے کر دیئے ہم نے ان میں سے ایک کیلئے دو باغ انگوڑے اور

حَفَفْنَاهُمَا بِبَخْلِ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا نَرْعًا ۖ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ

گروان کے کھجوریں اور رکھی دونوں کے بیچ میں کہیتی وک دونوں باغ

أَتَتْ أَكْطَاوُكُهُمَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلْفَهُمَا نَهْرًا ۖ وَ

لاٹھیں اپنا بیوہ اور نہیں گھلاتے اس میں سے کچھ وک اور بہاوی ہم نے ان دونوں کے بیچ نہر کو

كَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ

ملا اس کو پھل وک پھر بولا اپنے ساتھی سے جب ہمیں کرنے لگا اس سے میرے پاس زیادہ ہے تجھ سے

مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۖ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۖ قَالَ مَا

مال اور آدمی کے لوگ وک اور گیا اپنے باغ میں اور وہ برا کر رہا تھا اپنی جان پرست بولا نہیں آتا

أَطْنُ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا ۖ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۖ وَ

نہ کہہ لیا کہ غراب ہووے یہ باغ کبھی اور نہیں خیال کرتا ہوں میں کہ قیامت ہونے والی ہے اور

لَنْ رُدَّتْ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ۖ قَالَ

نہ کہہ لیا کہ غراب ہووے یہ باغ کبھی اور نہیں خیال کرتا ہوں میں کہ قیامت ہونے والی ہے اور

لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ

اس کو دوسرے نے جب بات کرنے لگا کیا تو مستکبر ہو گیا اس سے جس نے پیدا کیا تجھ کو

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاهُ رَجُلًا ۚ لَكِنَّهُ هُوَ اللَّهُ

مٹی سے پھر قطرے سے پھر پورا کر دیا تجھ کو مرد پھر میں تو یہی کہتا ہوں وہی ہے جس نے

رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۚ وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ

میرا رب اور نہیں ہمارا شریک اپنے رب کا کسی کو مل اور جب تو آیا تھا اپنے باغ میں کیوں نہ تھا تو نے

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِنَّ تَرَنَّا أَقَلَّ مِنْكَ مَلَاوُ

جو چاہے اللہ شہرہ طاقت نہیں مگر جو ہے اللہ قوت اگر تو دیکھتا ہے مجھ کو کہ میں کہوں تجھ سے مال اور

وَلَدًا ۚ فَعَسَىٰ رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنَّ خَيْرًا مِنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ

اولاد میں تو امید ہے کہ میرا رب دیوے تجھ کو تیرے باغ سے بہتر قوت اور بھیج دے

عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبَعُ صَبْعًا زُلْفًا ۚ أَوْ يَصْبِعُ

اس پر لکھ لکھ جو چاہے آسمان سے پھر صبح کو رو جائے میدان صاف یا صبح کو

مَاءً وَهَاجُورًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ۚ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ

پورے اسکا پانی خشک پھر نہلا سکے تو اس کو ڈھونڈ کر دے اور نہیٹ لیا اسکا سارا جھل پھر صبح کو

يُقَلِّبُ كَفْيَهُ عَلَىٰ مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا

رو گیا ہاتھ نہلاتا اس مال پر جو اس میں لگا یا تھا اور وہ گرا چلا تھا اپنی چھتریوں پر

وَيَقُولُ يَلَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۚ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ

اور کہنے لگا کیا خوب ہوتا اگر میں شریک نہ بناتا اپنے رب کا کسی کو مل اور نہ ہوتی اس کی جماعت

يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۚ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ

کہ مدد کریں اسکی اللہ کے سوائے اور نہ ہوا وہ کہ خود بدلے سکے تھا یہاں سب اختیار ہے

لِلَّهِ الْحَقُّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۚ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا

اللہ سچے کا اسی کا انعام بہتر ہے اور اچھا ہے اسی کا ناپا ہوا بدلہ اور بتلا دے ان کو شغل

مَنْ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ

جن کی قسم سے سوکل بھاکا اپنے رب کے حکم سے سو کیا اب تم ٹھہرتے ہو اسکو اور اسکی اولاد کو رفیق

مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۝۵۰

میرے سولے اور وہ تمہارے دشمن ہیں بڑا اتھکا لگے بے انصافوں کے بدلہ دکھلائیں

أَشْهَدُ تَهُمُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ

یہاں تھائیں نے ان کو بنانا آسمان اور زمین کا اور نہ بنانا خود ان کا

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَصَدًا ۝۵۱ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا

اور میں وہ نہیں کہ بناؤں بہکاتے والوں کو اپنا مددگار وٹ اور جس دن فرمائے گا بکار دہ

شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ

میرے شریکوں کو ان جن کو تمہارے تھے پھر کپڑیں گے سودہ جواب نہیں گے ان کو

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ۝۵۲ وَرَأَى الْمَجْرُمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ

اور کر دیں گے ہم ان کے اور ان کے بیچ مڑنے کی جگہ اور دیکھیں گے گنہگار آگ کو پھر سمجھ لیں گے کہ ان کو

مُواقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا

پڑنا ہے اس میں اور نہ بدل سکیں گے اس سے رستہ وٹ اور بیشک پھر پھر کر سمجھائی ہم نے

الْقُرْآنَ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ

اس قرآن میں لوگوں کو ہر ایک مثل اور ہے انسان سب چیز سے زیادہ

جَدَلًا ۝۵۴ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَ

جھگڑا وٹ اور لوگوں کو جو رکھا اس بات سے کہ یقین لے آئیں جب پہنچی ان کو ہدایت اور

يَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ

گناہ بخشتوائیں اپنے رب سے سو اسی انتکارنے کہ پہنچے ان پر رسم پہلوں کی یا آگاہ ہوں پر

الْعَذَابُ قَبْلًا ۝۵۵ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ

عذاب سامنے کا ف اور ہم جو رسول بھیجتے ہیں سو خوشخبری اور ڈرنا کے کوٹ

وَيُحَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَ

اور ٹھیکہ کرتے ہیں کافر جوٹھکڑا کر ٹھکانا دیں اس سے سچی بات کوٹ اور

اتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ۝۵۶ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بآيَاتِ

لہر لیا انہوں نے میرے کلام کو اور جو ڈرنائے گئے ٹھٹھا ۵۶ اور اس سے زیادہ ظالم کون جس کو بھلیا اسکے کچے

رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدُهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ

کلام سے پھر نہ پھیر لیا اسکی طرف سے اور بھول گیا جو کچھ آگے بھیج چکے ہیں اسکے ہاتھ وہ ہم نے ڈال دیے ہیں انکے

قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى

دلوں پر پردے کر اس کو نہ سمجھیں اور اسکے کانوں میں ہے بوجھ اور اگر تو ان کو بلائے

الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝۵۷ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ

راہ پر تو برگزیدہ آئیں راہ پر اس وقت کبھی ٹ اور تیرا رب بڑا بخشنے والا ہے رحمت والا اگر

يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝۵۸ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا

ان کو پکڑے ان کے کینے پر تو جلد ڈالے ان پر عذاب وہ پران کے لئے ایک وعدہ ہے کہیں

وَجَعَلْنَا لِهِمْ دُونَهُ مَوْلًى ۝۵۹ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا

ہم ان کے اس سے دوسرے مرک جاتے کو نجد و اور سب بستیاں ہیں جن کو ہم نے بارت کیا جب وہ ظالم ہو گئے

وَجَعَلْنَا لِهِمْ دُونَهُ مَوْلًى ۝۵۹ وَرَأَىٰ قَالَ مُوسَىٰ لِقَتْنَهُ لَا أَبْرَحُ

اور فرما کر کیا تھا ہم نے ان کی ملکیت کا ایک وعدہ و اور جب کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو میں نہ ہٹوں گا

حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضَىٰ حَقًّا ۝۶۰ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ

جب تک نہ پہنچ جاؤں جہاں ملتے ہیں دو دریا یا چلا جاؤں قریب و پھر جب پہنچے دونوں دریا

بَيْنَهُمَا نِسْيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَيْبِلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۱ فَلَمَّا

کہ لاپتہ ہو گئے اپنی چھلی پھر اس نے اپنی راہ کر لی دریا میں سرنگ بنا کر و پھر جب

جَاوَزَا قَالَ لِقَتْنَهُ إِنِّي أَخَذْتُ لِقِينًا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا

کہ چلا کر آیا ہے اپنے جوان کو کہ ہمارے پاس ہمارا کھانا ہم نے پانی اپنے اس سفر میں

نَصَبًا ۱۷ قَالَ ارْجِعْ اِذَا دَوَيْتَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ

نکلیف و بولا وہ دیکھا تو نے جب ہم نے جگہ پکڑی اس پتھر کے پاس سوئیں بھول گیا مچھلی
وَمَا اَنْسَيْنِيْهِ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاَتَّخِذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ ۱۸

اور یہ مجھ کو بھلا دیا شیطان ہی نے کہ اس کا ذکر کروں و اور اس نے کر لیا اپنا راستہ دریائیں

عَجَبًا ۱۹ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبِغُ فَاَرْتَدَّ اَعْلٰی اَثَارِهِمَا قَصَصًا ۲۰

عجیب طرح کہا یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھرائے پھرے اپنے پیرہ بچانے و

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا اٰتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِمَّنْ

پھر پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں کا جس کو دی تھی ہم نے رحمت اپنے پاس سے اور سکھایا تھا اپنے

لَدُنَّا عَلَمًا ۲۱ قَالَ لَهُ مُوسٰى هَلْ اَتَّبَعَكَ عَلٰی اَنْ تَعْلَمَ مِمَّا

پاس سے ایک علم و کہا اس کو موسیٰ نے کہے تو میرے ساتھ رہوں اس بات پر کہ مجھ کو سکھائے کچھ جو

عُلِمْتَ رُشْدًا ۲۲ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۲۳ وَكَيْفَ تَصْبِرُ

تجھ کو سکھائی ہے بھی رشتہ و بولا تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ اور کیونکر ٹھہرے گا

عَلٰی مَا لَمْ يُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۲۴ قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ

دیکھ کر یہی چیز کو کہ میرے قابو میں نہیں اسکا سمجھنا کہ کہا تو پائے گا اگر اللہ نے چاہا تجھ کو ٹھہرنے والا اور

لَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۲۵ قَالَ فَاِنْ اَتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰی

دہانوں کا تیر کوئی حکم و بولا پھر اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو مت پوچھو مجھ سے کوئی چیز جب تک

اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۲۶ فَاَنْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۲۷

میں شروع نہ کروں تیرے آگے اسکا ذکر و پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب چڑھے کشتی میں اس کو پھاڑ ڈالا

قَالَ اَخْرَقْتُهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ۲۸ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ

موسیٰ بولا کہا تو نے اس کو پھاڑ ڈالا کہ اے اس کے لوگوں کو البتہ تو نے ہی ایک چیز بھاری و بولا میں نے نہ کہا تھا

اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۲۹ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيتُ وَاَنْتَ

تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ کہا مجھ کو نہ بکڑ میری بھول پر اور

لَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۖ فَانْطَلَقَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا لَقِيََا غُلَامًا فَقَتَلَهُ ۖ

مصدقہ ذال مجہد میرا کام مشکل و پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب نے ایک لڑکے کو اس کو مار ڈالا

قَالَ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ۖ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا ثَقِيرًا ۖ

موسیٰ بولا کیا تو نے مار ڈالی ایک جانِ بخیر و غیر عوض کسی جان کے جس تک تو نے کی ایک چیز نامعقول و

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۖ قَالَ

بولا میں نے تجھ کو دکھاتا کہ تو نہ کر سکے گا میرے ساتھ و کہا

إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

اگر تجھ سے پوچھوں کوئی چیز اس کے بعد تو مجھ کو ساتھ نہ رکھو تو مار چکا میری

لَدَيَّ عَذْرًا ۖ فَانْطَلَقَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا آتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا

ان سے الزام و پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب پہنچے ایک گاؤں کے لوگوں تک کھانا چاہا اہل کے گھر سے

فَابْوَأَنَّ يُضَيَّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَا ۖ

انہوں نے نہانا کہ ان کو گمان کہیں پھر پائی دیں ایک دیوار جو گرنا چاہتی تھی اس کو روک دیا ان

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۖ

بولا کہ اگر تو چاہتا تو لے لیتا اس پر مزدوری و کہا اب جہانی ہے میرے اور تیرے بیچ

سَأَتِيكَ بِتَأْوِيلِهِ ۖ أَلَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۖ أَفَاالسَّفِينَةُ ۖ فَكَانَتْ

ابھی تک دیکھا ہوا چھو کہ پھر ان باتوں کا جس پر تو صبر نہ کر سکا و دوسرے کشتی تھی سو چند روز بچا

لِسَاكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ قُلُوبٌ

ان کے گھر کرتے تھے دریا میں و سو میں نے چاہا کہ اس میں عیب ڈال دوں اور ان کے پر سے عیا

تَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۖ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ

ان کو اٹھا جو لے لیتا تھا ہر کشتی کو چھین کر و اور دوسرے لڑکا تھا سو اس کے ماں باپ تھے ایمان والے

فَعَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَآرَدْنَا أَنْ نُبْدِلَهُمَا رُحْمًا

پھر ہم نے چاہا کہ ان کو بھرتا کر دے نہ ہر کشتی اور لڑکے کو و پھر ہم نے چاہا کہ دوسرے ان کو سن کا رب

خَيْرَ اٰمَنَةٍ زَكُوۡةً وَّاَقْرَبَ رَحْمًا ۝۸۱ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ

بہتر اس سے پاکیزگی میں اور نزدیک تر شفقت میں ۱۸۱ اور جو دیوار تھی سو درہم رقم زرگوں کی تھی

يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهَا كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا

اس شہر میں اور اس کے نیچے مال گڑھا تھا ان کا اور ان کا باپ تھا نیک

فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا وَيَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ ۝۸۲

پھر چاہا تیرے رب سے کہ وہ پہنچ جائیں اپنی جوانی کو اور نکالیں اپنا مال گڑھا جو مال مرانی سے تیرے رب کی اور

مَا فَعَلْتُمْ عَنْ اَمْرِیْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَنْطِقْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝۸۳

میں نے یہ نہیں کیا اپنے حکم سے ۱۸۳ یہ ہے میری ان چیزوں کا جن پر تو صبر نہ کر سکا اور

يَسْأَلُوۡنَكَ عَنِ ذِي الْقُرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَاۡتِلُوۡا عَلَیْكُمْ مِّنۡهُ ذِكْرًا ۝۸۴

پوچھتے ہیں ذوالقرنین کو کہ اب پوچھنا ہوں تمہارے آگے اس کا کچھ احوال کہہ دو

مَكْنٰلَهُ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۵ فَاتَّبَعَ سَبَبًا

اس کو چھانٹا زمین میں اور دیا تھا ہم نے اس کو ہر چیز کا سامان ۱۸۵ اور پیچھے ہڑ ایک سبب سے

حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ فَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ

یہاں تک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہ پایا کہ وہ ڈوب رہی ہے ایک دلدل کی اندھی میں ۱۸۶ اور

عِنْدَهَا قَوْمًا ۖ قُلْنَا يٰۤاِذَا الْقُرْنَيْنِ اِنَّا اَنْ تَعَذِّبَ وَاِنَّا اَنْ تَتَّخِذَ فَيَمُومَ

اس کے پاس لوگوں کو ہم نے کہا اسے ذوالقرنین یا تو تو لوگوں کو تکلیف دے اور یا رکھو ان میں

حَسَنًا ۝۸۶ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نَعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰی رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ

خوبی ۱۸۶ کہہ دیا جو کوئی بدکار ہے افسانہ سو ہم اس کو سزا دیں گے پھر لوٹ جائے گا اپنے رب کے پاس وہاں تک

عَذَابًا نَّكَرًا ۝۸۷ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۤءٌ اَحْسَنُ ۝۸۸

اس کو بڑا عذاب اور جو کوئی نیک تھا ۱۸۷ اور کیا اس نے بھلا کام سواں کا بد نہ بھلائی ہے اور

سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِ نَّاسٍ ۝۸۹ ثُمَّ اَتَّبَعُ سَبَبًا ۝۸۹ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ

ہم حکم دیں گے اس کو اپنے کام میں آسانی ۱۸۹ پھر ملے ایک سامان کے پیچھے ۱۸۹ یہاں تک کہ جب پہنچا سورج نکلنے

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهُم مِّنْ دُونِهَا سِتْرًا ۝

کہ جبکہ پاپا اس کو کر نکلتا ہے ایک قوم پر کہ نہیں بنا دیا مٹنے کے لئے آفتاب کے دوسرے کوئی پردہ

كَذَلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سَبْعًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ

یوں ہی ہے اور ہمارے قابو میں آچکی ہے اس کے پاس کی خبر تک پھر تک ایک سالانہ کے پیچھے والے ہانک کہ جب پہنچا

بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝

دو ہانک کے بیچ پائے اُن سے دوسرے ایسے لوگ جو سمجھتے نہیں کہ سمجھیں ایک بات تک

قَالُوا إِذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

ہوئے اسے دو قرن میں یہ یاجوج و ماجوج دشمن اٹھائے ہیں ملک میں

فَهَلْ يُجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ

سو تو کہے تو تم مسترد کر دیں تیرے واسطے کچھ محصول اس شرط پر کہ بنائے قوم میں ان میں ایک آڑ تک ہوا

مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝

جو مقدر دیا مجھ کو میرے رب نے وہ بہتر ہے سود کر دے میری محنت میں بنا دوں تمہارے اُن کے بیچ ایک دیوار لکڑی تک

أَتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا

لاؤ مجھ کو تختے لوہے کے یہاں تک کہ جب برابر کر دیا دونوں پھاٹکوں تک پہنچ کر کہا دھونکو

حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ أَتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَبِأَسْطَعُوا

یہاں تک کہ جب کر دیا اس کو آگ کہا لاؤ میرے پاس کرنا لوں اس پر پھیلا ہوا تابناک پھر نہ چڑھ سکیں

أَنْ يَظْهَرُوهُ وَبِأَسْطَعُوا آلَهُ نَقَبًا ۝ قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَبِّي

اس پر امداد نہ کر سکیں اس میں سودا خف ہوا کہ ایک مہربانی ہے میرے رب کی

وَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۝ وَتَرَكْنَا

پھر جب آئے وعدہ میرے رب کا اٹھائے اس کو ڈھاک اور ہے وعدہ میرے رب کا سچا اور چھوڑ دئے

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فُجِعَ كُلُّ مُمْ جَمْعًا ۝

کچھ ان دنوں ایک دوسرے میں گھستے اور پھونک مارے گئے صوبہ میں پھر جمع کر لائیں گے ہم ان سب کو

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۝ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ

اور دکھادی ہم کو کافروں کو سامنے ک جن کی آنکھوں پر

فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۝ أَفَحَسِبَ

پر پردہ پڑا تھا میری یاد سے اور نہ سُن سکتے تھے اب کیا سمجھتے ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا

منکر کفران میں جو عباد میں سے دوسروں کو میرے بندوں کو ہم نے تیار کیا ہے

جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝

دوزخ کو کافروں کی سزا کی تو کہ ہم بتائیں تم کو کن کا کیا ہوا کیا بہت اگارت

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ

وہ لوگ جن کی کوشش بے فائدگی رہی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے رہے کو خوب بناتے ہیں

صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِمْ فَبُخِطُوا أَعْمَالَهُمْ

کام سے وہی ہیں جو منکر ہوئے اپنے رب کی نشانیوں سے اور اس کے ملنے سے وہ سو برا ہو گیا ان کا کیا ہوا

فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمَ بِمَا كَفَرُوا وَ

بھرا نہ کریں گے ہم ان کے واسطے قیامت کے دن تول و نہ یہ جزا ان کا ہے دوزخ میں جو منکر ہوئے اور

اتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝ إِنَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ظہر اب میری باتوں اور میرے رسولوں کو ٹھٹھاٹ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام

كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ

ان کے واسطے ہے جنت چھانوں کے باغ سمائی رہا کریں ان میں نہ چاہیں

عَنْهَا حَوْلًا ۝ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا لَّكَفَّيْتُ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ

وہاں سے بھر دیتی ک تو کہ اگر دیا سب سے بھی جو کہ میرے رب کی باتیں بیشک دیر با خرچ ہو چکے

قَبْلَ أَنْ تَنْفَذَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا

جو نہ پوری ہوں میرے رب کی باتیں اور اگرچہ دوسرا بھی لائیں ہم دیا ہی اس کی مدد ک تو کہ میں بھی

بَشَرٍ مِّثْلَكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ أَتْمَالِ الْهَكْمِ إِلَهُ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا

اللہ کی باتوں میں سے تم کو حکم آتا ہے مجھ کو کہ مسجود تھا اور ایک نبی جو ہے سوچو جس کو امید ہو

إِلَهُ رَبِّهِ فَلْيَعْبُدْ عَبْدًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝

اللہ کی اپنے رب سے سو رو کرے کچھ کام نیک اور شریک نہ کرے اپنے رب کی بندگی میں کسی کو نہ

سُورَةُ يُونُسَ ۝ يَكُنْ مِنْكُمْ مَنْ مَلَكَ ثَلَاثُ يَوْمٍ ثُمَّ يَأْتِيهِ الْيَوْمُ الْخَامِسُ ۝

سورہ یونس کہ میں تامل ہوں اس میں تیسری آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَس ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَى

قسم ہے اُس کے شران کی تو تحقیق ہے کہ تجھے جوؤں میں سے نوپر

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ تَنْزِيلِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ لَتُنذِرَ قَوْمًا

سیدھی راہ کے وہ تمہارا زبردست رحم والا ہے کہ تاکہ تو ڈرائے ایک قوم کو

مَّا أَنْذَرْنَا آبَاءَهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ

سو اور نہیں مٹا اُن کے باپ دادوں نے سو اُن کو خبر نہیں ثابت ہو چکا ہے بات اُن میں

أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَاهُمْ أَغْلَالًا

بے قول پر سو وہ نہ مانتے تھے ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق

فَمَيَّ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَقُونَ ۝ وَجَعَلْنَاهُمْ بَيْنَ

سو وہ ہم ٹھوڑیوں تک پھر اُن کے سر اُن رہے ہیں وہ اور بنائی ہم نے اُن کے

الْبُيُوتِ سِدًّا وَهُمْ خَلْفَهُمْ سِدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝

اُن کے دیوار اور پیچھے دیوار پھر اوپر سے لہا لک بیا سو نکو کچھ نہیں سوجھتا وہ

وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّمَا

اور برابر ہے اُن کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے یقین نہیں کریں گے کہ تو تو

تُنذِرُ مَنْ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ فَبَشِّرْهُ
دُرُستائے اُس کو جو چلے بھگائے یہ اور ڈر سے عقل سے

بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدُوا
معافی کی اور عزت کے لواب کل ہم ہیں جو زندہ کرتے ہیں مڑوں کو کوف اور لکھتے ہیں جو اُس کے سچ

وَأَنَّا لَهُم مَّا وَكَّلَ شَيْءٌ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ وَخَرِبَ
اور جو نشان لکے پیچھے رہے وک اور ہر چیز میں لی جے ہم نے ایک کھلی اصل میں وک اور بیان کر

لَهُمْ مَثَلًا لِّأَصْحَابِ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ إِذْ
اُن کے واسطے اچھا مثل اُس گاؤں کے لوگوں کی وک جبکہ کہے اس میں بھیجے ہوئے وک جب

أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اشْنَيْنَ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَمَزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا
بھیجے ہم نے اُن کی طرف دو تو اُن کو بھلایا پھر ہم نے توت دی تیسرے سے تب کہا انہوں نے

إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۝ قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ
ہم تمہاری طرف کے ہیں بھیجے ہوئے وک دو بارے تم تو یہی انسان جو جیسے ہم اور عقل نے

الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ۝ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ
کچھ نہیں اُنہا تم سارے جھوٹ کہتے ہو وک کہا ہمارا رب جانتا ہے

إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۝ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝
ہم تمہارے طرف بھیجے ہوئے اُسے ہیں وک اور ہمارا ذمہ یہ ہے بیجا کہنا ہمارا بیان کھول کر وک

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجِمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمُ
بولے ہم نے نامبارک دیکھا تم کو اگر تم باز رہو گے تو ہم تم کو گستاخ کریں گے اور تم کو پتھروں کا

مِتَاعَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالُوا طَائِفُكُمْ مَعَكُمْ أَيْنَ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ
ہمارے ہاتھ سے عذاب درد ناک وک کہنے لگے تمہاری نامبارکی تمہارے ساتھ ہے کیا اتنی بات کہ تم کو مچھایا کوئی نہیں ہر تم

قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْبَدْيِ بَنُتْرَجُلٌ يَسْعَى قَالَ
لوگ جو کہ حد پر نہیں رہتے وک اور آیا شہر کے پرتے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا وک بولا

يَقُومُوا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ سَلِينَ ﴿٢٠﴾ اَتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُّقْتَدُونَ ﴿٢١﴾
 اسے قوم چلو راہ پر پیچھے جو لوں کی چلو راہ پر ایسے شخص کی جو تم سے بدلہ نہیں چاہتے اور تمہیک سے پیچھے

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ وَأَتَّخِذُ
 اور مجھ کو کیا ہوا کہ میں زندگی میں اس کی جس نے مجھ کو بنایا و اور اُس کی طرف سب پھر جاوے گا و اٹھائیں گے لوں

مِنْ دُونِهِ إِلَهًا إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ
 اُس کے سوا اور دلوں کو جو مٹا کر اگر مجھ پر چاہے رشتہ تکلیف تو کچھ کام نہ آئے مجھ کو اُن کی سفارش

شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنْ إِذَا لَفِيَ ضَلَلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ إِنْ أَمِنْتُ
 اور نہ وہ مجھ کو بھڑکائیں تو تو میں بھٹکتا رہوں صریح و تیس یقین لیا و

بِرَبِّكُمْ فَاسْمِعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَلَيْتُ قَوْمِي يَعْلَمُونَ
 تمہارے رب پر مجھ سے سن لو و کہم ہوا چلا جا بہشت میں و ہر ایک اس میری قوم معلوم کر لیں

بِمَا غَفَر لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمَكْرُمِينَ ﴿٢٦﴾ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى
 کہ جتنا مجھ کو میرے رب نے اور کیا مجھ کو عزت و اہل میں و اور آمادی نہیں ہم نے

قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿٢٧﴾ إِنْ
 اس کی قوم پر اُسکے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم فوج نہیں اتار کرتے ہیں

كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خِدْلُونَ ﴿٢٨﴾ يَحْتَرِقُونَ عَلَى الْعِبَادِ مَا
 یہی تھی ایک چمکنا و پھر اسی دم سب بھڑکے و کیا انوس ہے بندوں پر کوئی

يَأْتِيهِمْ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٢٩﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ
 رسول نہیں آیا اُن کے پاس جس سے ٹھٹھا نہیں کرتے کیا نہیں دیکھتے

أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِنْ
 کہن فہات کر چکے ہم اُن سے پہلے جماعتیں کردہ ان کے پاس پھر کر نہیں آئیں گے و اور اُن سے

كُلُّ لَهَا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُخْضَرُونَ ﴿٣١﴾ وَإِلَآءِ أَلَمِ الْأَرْضِ الْمَيْتَةِ
 سب میں کوئی نہیں جو اکٹھے ہو کر نہ آئیں ہمارے پاس پہلے ہوئے و اور ایک نشان ہے اُنکے واسطے زمین مرده

أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٦٠﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا
 اُس کو ہم نے زندہ کر دیا اور نکالا اُس میں سے اناج سو اُس میں کھاتے ہیں اور بنائے ہم نے اُس میں

جَنَّاتٍ مِّنْ تَّحْيِيلٍ وَآعْنَابٍ وَفَجْرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٦١﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ
 باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہا دیے اُس میں پھٹے چشے کہ کھائیں اُس کے

ثَمَرِهِ وَمَا عِلْمُتَهُ أَيَّدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٢﴾ سُبْحَنَ الَّذِي خَلَقَ
 میوؤں سے دل اور اُس کو بتایا نہیں آگے ہاتھوں نے پھر کون شکر نہیں کرتے وہ پاک ذات ہے جس نے بنائے

الْأَرْضِ وَاجِرٌ كُلهَا مِمَّا تَنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنَ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا
 جوڑے سب چیز کے اُس قسم سے جو اُگتا ہے زمین میں اور خود اُن میں سے اور ان چیزوں

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٣﴾ وَإِنَّ لَهُمُ النَّيْلَ فَمِنْهُ النَّهَارُ إِذَا هُمْ مُقْتُلُونَ ﴿٦٤﴾
 کہ سب کو ان کو خبر نہیں ہے اور ایک نشان ہے اُن کے واسطے رات کتنی جیتے ہیں ہم اُس پر سے دن کو پکھڑتے ہیں یہ جہالتیں اندھ ہیں

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا أَذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٦٥﴾ وَالْقَمَرُ
 اور سورج چلا جاتا ہے اپنے مستقر سے جو اُن کے واسطے ہے یہ سادہ ہے اُس زبردست باخبر نے وہ اور چاند کو

قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٦٦﴾ لَا الشَّمْسُ
 ہم نے بانٹ دی ہیں منزلیں یہاں تک کہ پھر آ رہے شمس پڑاؤں میں سورج

يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا النَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي
 سے جو کہ پکڑ لے چاند کو اور رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی

فَلَكَ يَسْبَحُونَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ لَهُمُ آثَانَ فَذُرِّيَّتُهُمْ فِي الْفَلَكَ الْمَشْحُونِ ﴿٦٨﴾
 ایک چکر میں پھرتے ہیں وہ اور ایک نشان ہے اُن کے واسطے کہ ہم نے اُٹھالیا اُن کی نسل کو اس بھری ہوئی گشت میں

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٦٩﴾ وَإِنْ نَّشَأْغُرْهُمْ فَلَا صَرِيحَ
 اور بنادیا ہم نے اُن کے واسطے کشتی جیسی چیزوں کو جس پر سوار ہوتے ہیں وہ اور اگر ہم چاہیں تو اُن کو ڈالیں پھر کوئی شے

لَهُمْ وَلَا هُمْ يَنْقُذُونَ ﴿٧٠﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٧١﴾
 اُنکی فریاد کو اور نہ وہ بچھڑائے جائیں مگر ہم اپنی مہربانی سے اور اُن کا کام چلانے کو ایک وقت تک وہ

إِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَفَاخْلَفَكُمُ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٣٥﴾

جب کہتے ہیں اُن کو بچو اُن سے جو تمہارے سامنے آتا ہے اور جو پیچھے چھوڑتے ہو شاید تم پر رحم ہو
وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٣٦﴾
اور کوئی حکم نہیں پہنچتا اُنکو اپنے رب کے حکموں سے جس کو وہ مٹاتے نہ ہوں و

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ انْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالُوا الَّذِينَ كَفَرُوا
اور جب کہتے ہیں اُن کو خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا کہتے ہیں مُسْكَر

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ نَطْعَمُ مِنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي
ایمان والوں کو ہم کیوں کھلائیں ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اُس کو کھلا دیتا و تم لوگ تو باطل

ضَلِيلٌ مُبِينٌ ﴿٣٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾
بے راست رہے ہر حال و اور کہتے ہیں کب ہوگا وعدہ اگر تم سچے ہو

مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّسُونَ ﴿٣٩﴾
وہ تو راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی جو اُن کو آجڑائی جب آپس میں جھگڑا رہے ہوں گے

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٠﴾ وَنُفِخَ
پھر نہ کر سکیں گے کچھ کہہ ہی میں اور نہ اپنے گھر کو پھر کر جاسکیں گے و اور نہ ہوں گے

فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ﴿٤١﴾ قَالُوا
صُور پھرتی ہو قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑ جائیں گے و کہیں گے

يَوْمِنَا مِنَ بَعثْنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا أَمَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ
اُنہ لڑائی ہماری کس نے اٹھا دیا ہم کو ہماری زندگی بگڑے و یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا رحمن نے اور سچ کہہ تھا

الرَّسُولُونَ ﴿٤٢﴾ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا
ہم لوں نے و بس ایک چنگھاڑ ہوگی پھر اسی دم دوسرا ہے ہمارے پاس

مُعْضِرُونَ ﴿٤٣﴾ قَالُوا مِمَّا لَمْ تَأْخُذْ بِشَيْءٍ وَلَا تَجْزُونَ إِلَّا مِمَّا
مٹا دینے والے کہیں و پھر آج کے دن غلام نہ ہوگا کسی جی پر نرا اور وہی بدلہ پاؤ گے جو

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۸﴾ اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَكِهُونَ ﴿۳۹﴾

کرتے تھے وہ تخلیق بہشت کے لوگ آج تک مشغول ہیں باتیں کرتے
ہم وازواجہم فی ظلّ علی الارایک متکون ﴿۳۹﴾ لہم فیہا فاکہہ
وہ اور ان کی عورتیں سایوں میں تختوں پر بیٹھے ہیں منجھ لگائے انکے لئے وہاں ہے سیرہ

وَلَهُمْ قَائِدَعُونَ ﴿۴۰﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ ﴿۴۱﴾ وَامْتَاذُوا

اور انکے لئے ہے برکھو بائیس و سلام بولنا ہے رب مہربان سے تم اور تم الگ ہو جاؤ

الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَبْنٰى اَدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا

آج اے گنہگارو تم میں نے نہ کہہ رکھا تھا تم کو اے آدم کی مولا کہ نہ پوجو

الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ اَعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ

شیطان کو وہ کھلا دشمن ہے تمہارا اور یہ کہ پوجو مجھ کو یہ راہ ہے

مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبَلًا کَثِیْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا

سیدھی راستے اور وہ پہاڑے گمراہ تھے بہت خلقت کو پھریا تم کو سمجھو

تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۵﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ﴿۴۶﴾ اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ

نہ سمجھو دوزخ ہے جس کا تم کو وعدہ تھا جاہلو اس میں آج کے دن

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۴۷﴾ الْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَنْدَادَهُمْ

بلکہ اپنے کفر کا دن آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے منہ پر اور بیگنے ہم سے انکے بات

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلٰی

اور ہٹا دیں گے ان کے پاؤں جو کچھ وہ کھاتے تھے اور اگر ہم چاہیں مٹا دیں ان کی

اَعْيُنُهُمْ فَاَسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنْیٰ یُبْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ نَشَاءُ

آنکھیں پھر دہریں رستہ پالنے کو پھر کہاں سے دیکھتے اور اگر ہم چاہیں

لَنَسَخَنَّهُمْ عَلٰی مَّكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾

صورت مٹ کر دیں ان کی جہاں کی جہاں پھر نہ آگے چل سکیں اور نہ واپس پھر سکیں

وَمَنْ تَعْمَرُهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ
 اور ہم کو ہم پر ہمارا کریں اور نہ ہم کریں اسکی پیدائش میں پھر کیا ان کو کچھ نہیں دے اور ہم نے نہیں سکایا اسکو کلام

وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ﴿٣٩﴾ لِيُنذِرَ مَنْ
 اور نہ ہمارا انہیں نہیں یہ تو خاص نصیحت ہے اور قرآن ہے صاف و پاک تاکہ یاد دہانے اُس کو

كَانَ حَيًّا وَيَحِقُّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٤٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ
 اور ہم جاننا جو اور ثابت ہوا الزام مستکروں پر ہے کیا اور نہیں دیکھتے وہ کہ ہم نے بنائے انکو اسطر

مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِيَنَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَدِكُونَ ﴿٤١﴾ وَذَلَّلْنَا لَهُمُ
 انہوں کی بنائی ہوئی چیزوں سے جو اپنے بھروسہ ان کے تاکہ ہیں اور عاجز کر دیا انکو کئے گئے

الْبَهَائِمَ فَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَكُلُونَ ﴿٤٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ
 اور ان میں کوئی ہے انکی سواری اور کسی کو کھاتے ہیں اور انکے واسطے چارہ پاویں ہیں تاکہ میں اور چیشے کے مٹا

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٤٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّهُمْ
 اور انکی شکر نہیں کرتے وہ اور کھڑے ہیں اللہ کے سوائے اور تاکہ کہ شاید ان کی

يُنصَرُونَ ﴿٤٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُقَرَّبُونَ ﴿٤٥﴾
 اور کریں ذکر کیسے گئے ان کی مدد اور یہ ان کی فوج ہو کر پکڑے آئینگے وہ

لَا يَخْزِيكَ قَوْلُهُمْ إِنَّآ أَنْعَلُمُ الْبَاسِطُونَ وَمَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا
 اور انکی بات سے ہم جانتے ہیں جو دیکھاتے ہیں اور جو نماہر کرتے ہیں کیا دیکھتے ہیں

إِنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٤٧﴾ وَ
 اور ہم نے اس کو بنایا ایک قطرہ سے پھر تیزی وہ پہنچا ہم کو دیکھنے والے اور تاکہ

كُذِّبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٤٨﴾
 اور ہم پر ایک مثل اور مقبول کیا انہیں پیدا ہوا کہنے والا کون زندہ کرے انہوں کو جب کہ کوئی چہ نہیں دیکھتا

لَقَدْ يُخَبِّرُهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٤٩﴾
 اور جس نے بنایا ان کو پہل بار اور دوسرا بنا دیتا ہے تاکہ

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا إِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٥٤﴾
 جس نے بنادی تم کو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اس سے ٹھکانے ہو گے

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ﴿٥٥﴾
 کیا جس نے بنائے آسمان اور زمین نہیں بنا سکتا ان جیسے

بَلَىٰ ۖ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٥٦﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٥٧﴾
 کیوں نہیں اور وہی ہے اہل بنائو اس کے جاننے والا اس کا حکم ہی ہے کہ جب کرنا چاہے کسی چیز کو تو کہے اس کو ہو

فَيَكُونُ ﴿٥٨﴾ فَسُبْحَنَ الَّذِي يَبْدِئُ الْخَلْقَ كُلِّ شَيْءٍ وَيُعِيدُهُ ﴿٥٩﴾ وَرَبُّكَ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿٦٠﴾
 وہ اسی دہنت ہو جائے دل سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ سے حکومت ہر چیز کی اور اسی کی طرف پھر کر کے جانے والا ہے

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٦١﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٢﴾ اَلْیَوْمَ نَبْرِأُ النَّاسَ فِی الْاَشْجَارِ ۙ وَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚ وَهُمْ فِیْهَا کَاۡفِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَلْیَوْمَ نَبْرِأُ النَّاسَ فِی الْاَشْجَارِ ۙ وَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚ وَهُمْ فِیْهَا کَاۡفِرُوْنَ ﴿٦٤﴾
 سورۃ الرحمن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی تفسیر آتیں ہیں اذہر بین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیدار و نہایت رحم والا ہے

الرَّحْمٰنُ ﴿٦٥﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٦٦﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٦٧﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٦٨﴾
 رحمن نے سیکھایا قرآن کو بنایا آدمی پھر سکھایا اس کو بات کرنا

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٦٩﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿٧٠﴾ وَالسَّمَاءُ رُفْعًا ﴿٧١﴾ وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧٢﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِيزَانِ ﴿٧٣﴾ وَاَقِمْ وَزْنَ بِالْقِسْطِ ۚ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٧٤﴾
 سورج اور چاند کے لئے ایک حساب ہے دن اور رات اور درخت و شجر میں سجدہ میں ہیں اور آسمان کو اٹھایا اور رکھی ترازو کہ نہ بادی نہ کرو ترازو میں اور میری ترازو تو لو

وَالْقِسْطُ ۚ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٧٥﴾ وَالْاَرْضُ وَضَعَهَا لِلْاِنْسَانِ ﴿٧٦﴾
 انصاف ہے اور مت گھٹاؤ توں کو رکھ اور زمین کو بچھایا واسطے خلق کے دل

فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿٧٧﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ ﴿٧٨﴾
 اس میں میوہ ہے اور کھجوریں جن کے سروہ پر غلاف اور اس میں اناج جس کے ساتھ بھوس ہے

وَالرِّيحَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۲۶﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ

اور پھول خوشبودار وک پھر کیا کیا نعمتیں رب اپنے کی جھٹلاؤ گے تم دونوں وک بنایا آدمی کو

مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝

مکھنٹائی مٹی سے جیسے شیکرا اور بنایا جن کو آگ کی پھینٹ سے وک

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۲۷﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں وک مالک دُشرق کا اور مالک دُک مغرب کا وک

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۲۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿۲۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جھلنے دُک دریا مل کر چلنے وک اُن دونوں میں ہر ایک دریا

لَّا يَبْغِيَانِ ﴿۳۰﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۳۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

جو ایک دُک دُک دُک وک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے نکلتے ہیں اُن دونوں سے موتی

وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۳۲﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي

اور مژنگا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور اُنسی کے ہیں جہاز اُن پنے کھڑے

الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۳۳﴾ كُلُّ مَنَ عَلَيْهَا

دریا میں جیسے پہاڑ وک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جو کوئی ہے زمین پر

فَإِنَّ ۝ وَبَقِيَ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

خا ہون والا ہے اور باقی رہ گیا منہ تیرے رب کا بزرگی اور عظمت والا وک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبِينَ ﴿۳۴﴾ يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي

جھٹلاؤ گے اُس سے مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں میں اور زمین میں ہر روز اُس کو ایک

شَأْنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۳۵﴾ سَنَفَعُ لَكُمْ أَيُّهُ الثَّقَلَيْنِ ﴿۳۶﴾

احد ہے وک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ہم جلد فایز ہوں اُن میں تمہاری طرف سے وک جلد فایز ہوں

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۳۷﴾ يَمْشُرُ الْحَبْنَ وَالْإِنْسَ إِن

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے گردہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر

اَسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَنْفُذُوْا
 تم سے ہو سکے کہ کل بھاگو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے تو کل بھاگو

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۳۶﴾
 نہیں مل سکنے کے بدون سند کے وگ پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وگ

یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شَوَاطِیْٓ مِنْ نَّارٍ وَّ نَحَاسٍ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۷﴾
 چھوڑے جائیں تم پر شعلے آگ کے عاف اور دھواں لے ہوئے پھر تم بدلہ نہیں لے سکتے وگ

فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَاِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَکَانَتْ رُءْدًا
 پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وگ پھر جب پھٹ جائے آسمان تو ہو جائے گلابی

کَالِدِهَآنِ ﴿۳۹﴾ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۴۰﴾ فِیَوْمَیْذِ لَا یُسْـَٔلُ
 جیسے زنی وگ پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پھر اُس دن پوچھ نہیں

عَنْ ذَنْبِہٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَانٌ ﴿۴۱﴾ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۴۲﴾
 اُس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور جن سے وگ پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

یَعْرِفُ الْمُجْرِمُوْنَ سِیْمَہُمْ فِیَوْخَذُ بِالْتَوَاحِیْٓ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۳﴾
 پہچانے پڑینگے گنہگار اپنے چہرے سے وگ پھر پکڑا جائیگا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے وگ

فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۴۴﴾ ہٰذِہٖ جَہَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِہَا
 پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے یہ دوزخ ہے جس کو جھوٹ بتاتے تھے

الْمُجْرِمُوْنَ ۚ یَطُوْفُوْنَ بَیْنِہَا وَبَیْنَ حِیْمٰنٍ ۚ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا
 گنہگار وگ پھر گئے بیچ اُس کے اور کھولتے پانی کے فل پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی

تُکْذِبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلَمِنْ خَآفٍ مَّقَامِ رَبِّہٖ جَدَّتْ ۚ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا
 جھٹلاؤ گے اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہوئے سے اپنے رب کے لئے نہیں ڈرنا وگ پھر کیا کیا تمہیں اپنے

تُکْذِبٰنِ ﴿۴۶﴾ ذٰوَا اَفْئَانٍ ۚ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۴۷﴾ فِیْہِمَا
 رب کی جھٹلاؤ گے جن میں بہت سی شاخیں وگ پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن دونوں میں

مِنَ تَجْرِبِينَ ﴿٥٠﴾ فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ

۱۱۔ ہتے ہیں وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن دونوں میں ہر

لَاكِهٖ زَوْجٍ ﴿٥٢﴾ فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٣﴾ مُتَكِينٍ عَلَىٰ فُرُشٍ

۱۲۔ اُن میں سے ہر ایک کا ایک زوجہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ہر ایک کے اپنے بچے بچھوئوں پر

بِمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ اسْتَبْرَقٍ وَجَنَّاتٍ جُنتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمَا

۱۳۔ جن کے استبرق تانے کے وہ اور سونے اُن باغوں کا جھک رہا ہو پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبِينَ ﴿٥٥﴾ فِيهِمْ قَصْرٌ مِّنَ الظَّرَفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اُنْسٌ قَبْلَهُمْ

۱۴۔ جھٹلاؤ گے اُن میں عورتیں ہیں کبھی نکاح والیاں نہیں قربت کی اُن سے کسی آدمی نے اُن کو پہلے

وَلَا جَانٍ ﴿٥٦﴾ فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَ

۱۵۔ اور کسی جن نے نہ وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وہ کیسی جیسے کہ لعل اور

الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ

۱۶۔ نہ تھا وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور کیا بدلہ ہے نیکی کا

اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا

۱۷۔ مگر نیکی وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور اُن دوسرے سوائے اور

جَعَلْنِ ﴿٦٢﴾ فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٣﴾ مُدْهَامَتَيْنِ ﴿٦٤﴾ فَبَايَ

۱۸۔ اُن میں سے دو پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے گمرے سبز جیسے سیاہ وہ پھر کیا کیا

الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا عَيْنٌ نَّصَاحَتَيْنِ ﴿٦٦﴾ فَبَايَ الْآءِ

۱۹۔ نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن میں دو چشمے ہیں اُبلتے ہوئے پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٧﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَانٌ ﴿٦٨﴾ فَبَايَ الْآءِ

۲۰۔ اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن میں سے دو پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٩﴾ فِيهِمْ خَيْرٌ حَسَنٌ ﴿٧٠﴾ فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمَا

۲۱۔ اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن میں سب باغوں میں اچھی عورتیں ہیں خوب صورت وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تَكْذِبِينَ ﴿٤١﴾ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٤٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٣﴾
 جھلاؤ گے جوڑیں ہیں رُکی رستے والیاں خیموں میں فل پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾
 نہیں ہاتھ لگایا ان کو کسی آدمی نے اُن سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے

مُتَكِينٍ عَلَى رُقْرُقٍ خَضِرٍ وَعَبَقَرِي حَسَانٍ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾
 تکیہ کرتے بیٹھے سبز مندوں پر اور قیمتی بچھوئے نفیس پر پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے

تَكْذِبِينَ ﴿٤٨﴾ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٤٩﴾
 جھلاؤ گے بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کی جو بڑائی والا اور عظمت والا ہے فل

سُورَةُ الْاَنْعَامِ ﴿٥٠﴾ اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ يَوْمَ الْاَتْقَاتِ اِيْتٌ قُلْتُمْ لَا يَكُونُ لَنَا
 سورۃ واقفہ تمہیں نازل ہوئی اور اس کی چھانوے آئیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بید مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿٥١﴾ لَيْسَ لَوْقَعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٥٢﴾ خَافِضَةٌ
 جب ہو پڑنے ہو پڑنے والی نہیں ہے اس کے ہو پڑنے میں کچھ جھوٹ فل پست کرنے والی ہے

رَافِعَةٌ ﴿٥٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًا ﴿٥٤﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًا ﴿٥٥﴾
 بلند کرنے والی فل جب اُڑے زمین کھپا کر اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹا پھوٹ کر

فَكَانَتْ هَبَاءً مُّثْبَتًا ﴿٥٦﴾ وَكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٥٧﴾ فَاصْحَابُ
 پھر ہو جائیں غبار اُڑتا ہوا فل اور تم ہو جاؤ تین قسم پر فل پھر داہنے

الْيَمِينَةِ ﴿٥٨﴾ مَا اَصْحَابُ الْمِئْمَنَةِ ﴿٥٩﴾ وَاصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٦٠﴾ مَا اَصْحَابُ
 داہے کیا خوب ہیں داہنے والے فل اور بائیں والے کیا بُرے لوگ ہیں

الْمَشْأَمَةِ ﴿٦١﴾ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴿٦٢﴾ اُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٦٣﴾ فِي
 بائیں والے فل اور اگلی والے تو اگلی والے فل اور لوگ ہیں مقرب باغوں

جَعَلَتِ السَّعِيمَ ۝ ثَلَاثَةً ۝ مِنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

نعت کے وقت انہو سے پہلوں میں سے اور تھوڑے ہیں پھلوں میں سے وہ

كُلُّ سُرٍّ مَوْضُوعَةٍ ۝ مُتَّكِنِينَ عَلَيْهِمْ مُتَقِيلِينَ ۝ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ

محلہ میں جہاز اونٹنوں پر وہ ٹکیہ لگائے ان پر ایک دوسرے کے سامنے وہ لئے پھرتے ہیں ان کے پاس

وَلَدَانِ مُخَلَّدُونَ ۝ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۝ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۝

اور دو سدا رہنے والے وقت آنچور سے اور گوز سے اور پیالہ نیکھری شراب کا

لَا يُصَدِّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُزْفُونَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝

میں سے نہ سرو کے اور نہ کو اس نگے وقت اور میوہ جو اس پسند کر لیں

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

اور گوشت اڑتے جانوروں کا جس قسم کو چاہے وقت اور عورتیں گوری بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی کے دانے

الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً لِّبِمَا كَانَ يَأْمُرُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا الْغَوَاوُ

الہ لغات کے اندر وہ جہان ان کاموں کا جو کرتے تھے نہیں سنیں گے وہاں کہیں اور

لَا تَأْسِبُهَا ۝ إِلَّا قَلِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝

ان کا کوئی بات نہ کرے بلکہ سلام سلام کے ساتھ اور وہ اپنے کیا کرتے دیکھتے

الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝

والوں کے دیکھتے ہیں ہری کے درختوں میں جن پر گناہیں مٹ اور کیلے پر تر اور سایہ لہاف

وَمَا مَسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝

اور مال بہتا ہوا اور میوہ بہت نہ اس میں سے ٹوٹا اور نہ روکا ہوا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ فُرُوعٌ ۝ إِنَّا أَنشَأْنَهُمْ إِنشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُمْ أَفْكَارًا ۝

اور نہ ان کے شاخیں تھیں ہم نے ان کو ایک ہی شکل پر پھر کیا ان کو کنواریاں

عَرَبًا أَرَبًا ۝ لَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثَلَاثَةٌ

عرب اور عرب تھے واسطے دیکھنے والوں کے وقت انہو سے پہلوں میں سے اور انہو پر

مِّنَ الْآخِرِينَ ۖ وَاصْحَابُ الشَّمَالِ ۗ مَا أَصْحَابُ الشَّمَالِ ۚ فِي سَكُومٍ ۚ
 ہچھلور میں سے مک اور بائیں والے کیسے بائیں والے تیز بہا ہیں اور

حَمِيمٍ ۚ وَظِلٍّ مِّنْ يَحُومٍ ۚ لَا يُارِدُ وَلَا يُغِيرُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ
 جھٹے پانی میں اور سایہ میں دھوئیں کے نہ ٹھنڈا اور نہ غرت کامل دھوکے تھے اس سے

ذَلِكَ مُتَرَفِينَ ۖ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحَدِّثِ الْعَظِيمِ ۚ وَكَانُوا
 پہلے خوش حال اور فخر کرتے تھے اُس جڑے گناہ پر فخر اور

يَقُولُونَ ۚ إِذَا امْتَنَّا وَكَانَّا تَرَابًا وَعِظَامًا إِنَّا لَبُعُوثُونَ ۚ أَوْ
 کہہ کرتے تھے کیا جب ہم مر گئے اور ہچکے مٹی اور ڈھریں کیا ہم پھر اُٹھائے نہ جائیں گے اور کیا

أَبَاءُ نَا الْأَوَّلُونَ ۚ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۚ لَجَمُوعُونَ ۚ
 ہمارے اچھے باپ والے بھی مک تو کہہ دے کہ اچھے اور پچھلے سب اکٹھے ہونے والے ہیں اور

إِلَىٰ مِيقَاتٍ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۚ ثُمَّ إِنَّكُمْ إِلَيْهَا الصَّالُونَ ۚ الْمَكْدُوبُونَ ۚ
 ایک دن مقرر کے وقت پھر مک پھر تم جو جو اسے پہنچے ہو وہ جھٹونے والے

لَا يَكُونُ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زُقُومٍ ۚ فَبِالْأُنْ مِنهَا الْبُطُونُ ۚ فَشَرِبُوا
 نہ کھائے ایک درخت سے پھر پھر اُس سے پیوٹ پھر پیوٹ

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۚ فَشَرِبُوا شَرِبَ الْهَمِيمِ ۚ هَذَا أَنزَلْنَاهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۚ
 اُس پر ایک جھٹا پانی پھر پیوٹ جیسے ہیں اُنٹ تو لٹے ہوئے مک یہ معافی جو ان کی انھا مک دن مک

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تَصَدَّقُونَ ۚ أَفَرَأَيْتُمْ كَاتِبُتُونَ ۚ أَمْ أَنْتُمْ
 تم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں جانتے مک بھلا کہ ہسو تو جو پانی تم چکاتے ہو اب تم

تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۚ نَحْنُ قَدْ زَايَيْنَاكُمْ الْبُوتَ وَمَا
 اُس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے مک ہم تمہارا چکے تم میں مضاف اور

نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۚ عَلَىٰ أَنْ تُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِعَكُمْ فِي مَا
 ہم عاجز نہیں اس بات سے کہ بدلیں اُس تمہاری طرح کے لوگ اور اُن کا کفر کریں تم

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٨﴾

و اں جان تم نہیں جانتے تھے اور تم جان چکے ہو پہلا اٹھان پھر کہیں نہیں یاد کرتے تھے

اَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٩﴾ اَنْتُمْ تَزْرَعُونَهَا اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٧٠﴾

بھلا دیکھو تو جو تم بڑتے ہو کیا تم اس کو کھاتے ہو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی کر دینے والے

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٧١﴾ اِنَّا الْبَغْرُمُونَ ﴿٧٢﴾ بَلْ

اگر ہم چاہیں تو کر دیں اس کو روڑا ہوا گھاس پھر تم سناؤ ان پر وہ باتیں مانتے ہیں تو فریاد رہ گئے ہلکے

نَحْنُ مُخْرَجُونَ ﴿٧٣﴾ اَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٧٤﴾ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوهُ

ہم بے نصیب ہو گئے تھے بھلا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے اُنکا اُس کو

مِنَ الْمَزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿٧٥﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ اُجَابًا فَلَ

بادل سے یا ہم ہیں اُنارنے والے تھے اگر ہم چاہیں کر دیں اس کو کھار پھر کہیں

لَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٦﴾ اَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧٧﴾ اَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ

ہم اس احسان مانتے تھے بھلا دیکھو تو آگ جس کو تم سٹگاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا

شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ﴿٧٨﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا

اُس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے تھے ہم نے ہی تو بنایا وہ درخت یاد دلانے کو فائدہ اور سہولت کو

لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٩﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٨٠﴾ فَلَا اُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ ﴿٨١﴾

پاک دل والوں کے واسطے سوہل پانی اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ہے سو میں قسم کھاتا ہوں تو کھٹکے کی وف

وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لِّوَعْلَمُونَ عَظِيمٍ ﴿٨٢﴾ اِنَّهٗ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٨٣﴾ فِيْ كِتٰبٍ

اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم بیشک یہ قرآن ہے عزت والا کہیں ہوا ہے ایک

مَكْنُونٍ ﴿٨٤﴾ لَا يَمْسُہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٨٥﴾ تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٨٦﴾

پوشیدہ کتاب میں اُس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں اُنکا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے نازل

اِنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ اَنْتُمْ قَدْ هِنُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنْتُمْ

ابھی کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ تم ہی لینے ہو کہ

كُذِّبُونَ ﴿۸۷﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْخُلُقُومَ ﴿۸۸﴾ وَأَنْتُمْ حِينِيذٌ تَنْظُرُونَ ﴿۸۹﴾

اُس کو جھٹلاتے ہوئے پھر کیوں نہیں جس وقت (۸۷) جان پہنچے خلق کو اور تم اُس وقت دیکھ رہے ہو

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تَبْصُرُونَ ﴿۹۰﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ

اور ہم اُس کے پاس ہیں تم سے زیادہ پر تم نہیں دیکھتے پھر کیوں نہیں اگر تم نہیں

غَيْرِ مُدِينِينَ ﴿۹۱﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۹۲﴾ فَأَمَّا إِنْ كَانَ

کسی کے حکم میں تو کیوں نہیں پھر دیتے اُس کو اگر ہو تم سچے حکم سوجو اگر وہ مرنے والا

مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۹۳﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ ۖ وَجَنَّتْ نَعِيمٌ ﴿۹۴﴾ وَأَمَّا إِنْ

مقرب لوگوں میں تو راحت ہے اور رفتی ہے اور باغ نعمت کا اور جو اگر

كَانَ مِنَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۹۵﴾ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۹۶﴾ وَأَمَّا

وہ ہوا دلہنے والوں میں تو سلامتی پہنچے تجھ کو دلہنے والوں سے صل اور جو

إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ الضَّالِّينَ ﴿۹۷﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿۹۸﴾ وَتَصْلِيَةٌ

اگر وہ ہوا جھٹلانے والوں سے تھکنے والوں میں سے تو صغائی ہے جلتا پانی اور ڈالنا

جَحِيمٍ ﴿۹۹﴾ إِنَّ هَذَا هُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿۱۰۰﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۱۰۱﴾

آگ میں صل بیشک یہ بات یہی حق یقین کا صل سب لوں پاک اپنے رب کے نام سے جو سب بڑا صل

سُورَةُ الْمُلِكِ ﴿۱۰۲﴾ تَرَىٰ هِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً وَفِيهَا كُؤُودٌ

سورہ ملک میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں ہیں اور دود کو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بحد مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ عَزِيزٌ ﴿۱﴾

بڑی برکت ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں ہے راج اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے صل

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ

جس نے بنایا مرنا اور جینا تاکہ تم کو جانچے کون تم میں اچھا کرتا ہے کام صل اور وہ

الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي

ان ساتھ چھٹے والا وہ جس نے ہلکے سات آسمان تہہ پر تہہ کیا ایک کتاب ہے تو

سَلَى الرَّحْمَنُ مِنْ تَفَوُّتٍ فَأَرْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ۝ ثُمَّ

راہوں کے بنانے میں کچھ فرق وہ پھر دوبارہ نگاہ کر کہیں نظر آتی ہے کچھ کو ذرا وقت پھر

أَرْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝ وَ

دوبارہ نگاہ کر دو دو بار توٹ آگئی تیرے پاس تیری نگاہ رد ہو کر ٹھیک کرے اور

لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَ

ہم نے دنیوی آسمان کو چراغوں سے ڈھک دیا اور ان سے کرکھی ہے ہم نے چھٹک اور شیطانی لٹکانے والے

أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

تیار ہے ان کے واسطے عذاب دہشت انگیز اور جو لوگ منکر ہوئے اپنے رب کے ان کے واسطے جہنم کا

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ إِذَا الْقُفُوفُ فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ

اور ہڈی جگہ جا پہنچے وہ جب اُس میں اُٹھ جائیگی نہیں گئے اُس کا دھڑلنا اور وہ اچھل رہی ہوگی اور لٹکانے

لَا يَكُ مِنْ الْغَيْظِ كُلُّهَا لَاقَى فِيهَا قُورٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

کہ نہ لٹ پڑے جوش سے وہ جس وقت پڑے اُس میں ایک گردہ پڑھیں ان کو دوزخ کے راہ دہ کیا پہنچا تھا تمہاری

نَذِيرٌ ۝ قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ

کرنی اور سنا نہ ہوا وہ بولیں کیوں نہیں ہمارے پاس پہنچا تھا تو سنا نہ والا پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا نہیں اتنی آئی اللہ نے کوئی

شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا

کچھ تو ہوتے ہوئے ہو پڑے بگائے میں وہ اور کہیں گے اگر ہم ہوتے سنتے یا سمجھتے تو

كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَأَعْرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحِقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝

ہو گئے دوزخ والوں میں وہ سو قائل ہو گئے اپنے گناہ کے اب دوزخ ہو جائیں دوزخ والے وہ

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَ

ہم دوتے ہیں اپنے رب سے جن دیکھے وہ ان کے لئے معافی ہے اور ثواب بڑا اور

اَسْرُوا قَوْلَكُمْ اَوْ ابْهَرُوا بِهِ اِنَّكَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۱۴۰

تم چھپا کر کو اپنی بات یا بھول کر وہ خوب جانتا ہے چیزوں کے بھید و بھلاؤ نہ جانے

مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝۱۴۱ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

جس نے بنایا اور وہی ہے بھید جاننے والا خبردار و وہی ہے جس نے کیا تمہارے آگے زمین کو

ذُلًّا قَامَشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَالْيَهُ النُّشُورُ ۝۱۴۲

پست اب چلو پھرو اس کے کندھوں پر اور کھاؤ کچھ اُس کی دی ہوئی بدلتی ہوئی اور اُس کی طرف جی اٹھنا تو

ءَامِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ اَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ الْأَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُورُ ۝۱۴۳

کیا تم مطمئن ہو گئے اُس سے جو آسمان میں ہے اس سے کہ وہ صاف تم کو زمین میں پھنسی دے اور اُس نے گھبرا

اَمْ اَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ اَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ

یا اندر چو گئے جو اُس سے جو آسمان میں ہے اس بات سے کہ برساتے ہو پست چھڑوں کا طوفان جو جان لوگے

كَيْفَ نَذِيرٍ ۝۱۴۴ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝۱۴۵

کیسا ہے میرا ڈر انا فلاں چھڑا چکے ہیں جو اُن سے پہلے تھے پھر کیا ہوا میرا انکار و

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَفًى وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُلْسِكُهُنَّ اِلَّا

اور کیا نہیں دیکھتے جو اُن کے جانوروں کو اپنے اوپر پکھولے ہوئے اور پکھپکھتے ہوئے اُن کو کوئی نہیں تھام رہا

الرَّحْمَنِ اِنَّكَ بِكُلِّ شَيْءٍ بِصِيرٌ ۝۱۴۶ اَمِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدُ لَكُمْ

زمین کے سوا اُس کی نگاہ میں ہے ہر چیز و بھلاؤ کون ہے جو فوج ہے تمہاری

يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ اِنَّ الْكَافِرُونَ اِلَّا فِي غُرُورٍ ۝۱۴۷ اَمِنْ

بدو کرے تمہاری زمین کے سوا منکر پڑے ہیں بڑے ہونگے ہیں و بھلاؤ

هَذَا الَّذِي يُرْزِقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝۱۴۸

کون ہے جو روزی دے تم کو اگر وہ رکھ چھوڑے اپنی روزی و فک کوئی نہیں پکڑے ہیں شرارت اور بدلتے ہوئے

اَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ اَهْدٰى اَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلٰى

بھلا ایک جو چلے اونچا اپنے منہ کے بل وہ سیدھی راہ پاتے یا وہ ٹھنڈے جو چلے سیدھا ایک

وَمَا يَسْتَقِيمُ ۖ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ

اور بنا دیئے تمہارے واسطے کان اور

الْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۖ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ

تم بہت غوراً حق مانتے ہو گے تو کہہ دو یہی ہے جس نے تمہارا بیاں کر دیا تم کو

فِي الْأَرْضِ وَالْيَدِ تَحْشُرُونَ ۖ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ

اور اُسی کی طرف اٹھتے گئے جاؤ گے وہ کہتے ہیں کب ہو گا یہ وعدہ اگر

كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۖ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۖ

تم سچے ہو گے تو کہہ دو خبر تو ہے اللہ ہی کے پاس اور میرا کام تو بس ڈرنا سنا کر کھول کر دینا

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي

پہنچا وہ دیکھیں گے کہ وہ پاس آگیا تو بڑبڑائیے گئے منکر ہو گئے اور کھنگھلا گئے یہی ہے جس کو

كُنْتُمْ بِهِ تَدْعُونَ ۖ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكْنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ

تم کہتے تھے وہ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہلاک کر دے مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ والوں کو

أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ إِلِيمٍ ۖ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ

یا ہم پر رحم کرے پھر وہ کون ہے جو بچائے منکروں کو عذاب دردناک سے وہ تو کہہ دو یہی رحمن ہے

أَمَّا بِرَبِّكَ تَعْلَمُونَ ۖ قُلْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۖ

تم نے اُس کو مانا اور اُسی پر بھروسہ کیا وہ سب اب تم جان لو گے کون بڑا ہے صریح ہدایت میں ہے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ۖ

کہہ دو اُس کو مانا اور اُسی پر بھروسہ کیا وہ سب اب تم جان لو گے کون بڑا ہے صریح ہدایت میں ہے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ۖ

کہہ دو اُس کو مانا اور اُسی پر بھروسہ کیا وہ سب اب تم جان لو گے کون بڑا ہے صریح ہدایت میں ہے

سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ

سورۃ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ

جب ہل جائے زمین کو اُس کے بھونچال سے فٹ اور نکال باہر کرے زمین

أَثْقَالَهَا ② وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ③ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

اپنے اہل سے بوجھ وٹاؤ کہے آدمی اُس کو کیا ہو گیا اُس دن کہہ دے گی

أَخْبَارَهَا ④ يَا أُنْزِلْ رَّبِّكَ أَوْحِيَ لَهَا ⑤ يَوْمَئِذٍ يُصْدِرُ

وہ اپنی باتیں اس واسطے کہتے رہے حکم بھیجا اُس کو کہ اُس دن ہو پڑیں گے

النَّاسُ أَشْتَاتًا ⑥ لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ⑦ فَمَنْ يَعْمَلْ

لوگ طرح طرح پرٹ کر اُنکو دکھا دیئے جائیں اُنکے عمل و سوجس نے کی

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ⑧ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ

ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھ لیا اُسے اور جس نے کی فہم بھر

ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ⑨

بھلائی وہ دیکھ لیا اُسے فہم بھر

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

سورۃ کافرون مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②

تو کہ اے منکروں میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجتے ہو

وَلَا أَنْتُمْ عِبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا

اور نہ تم کو جس کو تم کو پوجو جس کو میں پوجوں و اور نہ مجھ کو پوجنا ہے اُس کا جس کو

عِبْدْتُمْ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عِبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ لَكُمْ

تم ملے پوجا اور نہ تم کو پوجنا ہے اُس کا جس کو میں پوجوں و تم کو

دِينُكُمْ وَلِيَ دِينٌ ۝

تمہاری ماہ اور مجھ کو میری راہ و

سُورَةُ الْاٰخِلَاقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَاثْنَتَا

سورۃ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اکی چار آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝

لاگہ وہ اللہ ایک ہے و اللہ بے نیاز ہے و کسی کو جنم

وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

کس سے جنم اور نہیں اُس کے جوڑ کا

اَحَدٌ ۝

کوئی و

سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَاثْنَتَا

سورۃ فلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی و ہر چیز کی بدی سے جو اُس نے بنائی و

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے وقت اور بدی سے

النَّفْثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

خود توں کی جو گرہوں میں پھونک مارے وقت اور بدی سے بُرا چاہنے والے کی

إِذَا حَسَدَ ۝

جب لگے ٹوٹ لگانے کا

سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ مِنْ ثَمَانِيَةِ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ آيَةً

سورۃ ناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝

تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی

إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝

لوگوں کے معبود کی وقت بدی سے اُس کی جو پھسلے اور چھپ مہارے وقت

الَّذِي يُوسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝

وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں

مِنَ الْيَخْنَةِ وَالنَّاسِ ۝

جنوں میں اور آدمیوں میں وقت

فضائلِ آیتہ الکرسی

”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیتہ الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے بجز موت کے کوئی چیز مانع نہیں یعنی موت کے بعد وہ فوراً جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ البقرہ کی یہ آیت قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ یہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس سے نکل جاتا ہے :

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ جو سب کا تحاشے والا

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ ۭ وَلَا نَوْمٌ ۭ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ

میں کوئی سستی اور نہ نیند اس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۭ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ ۭ

اللہ ان کے جو سفارش کرے اسکے پاس گمراہی سے جانتا ہے جو کچھ غفلت کے دور ہے

وَمَا خَلْفَہُمْ ۭ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۭ وَسِعَ

اللہ کہ ان کے پیچھے ہے اور وہ سب امانہ نہیں کر سکتے کسی چیز کا اسکی ملامت میں سے گرتنا گمراہی چاہے گناہ میں

کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَا یَؤُودُہٗ حِفْظُہُمَا ۭ وَہُوَ

اللہ ان کی زمین تمام آسمانوں اور زمین کو اور گراں نہیں اس کو تحاشا ان کا اور وہی ہے

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

سب سے بزرگ عظمت والا

فضائلِ سُورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس گھر میں سُورۃ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ (ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص اُن کو راست میں پڑھے۔ تو اُس رات کھنچن شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو اُس راست میں کوئی آفت، بیماری، رنج و غم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنوں پر پڑھی جاویں تو اس کو افادہ ہو جائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں۔ — چار آیتیں شروع سورۃ بقرہ کی اَلَمْ سے مُغْلِقُونَ تک — پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیتہ الکھریسی اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ سے خَالِدُونَ تک — پھر آخر سورت کی تین آیتیں لِلّٰهِ نَاغِي السَّمَوَاتِ سے عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ تک — ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں جنت کے خزان میں سے نازل فرمائی ہیں جس کو تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خود رحمن نے اپنے ماتھے سے لکھ دیا تھا جو شخص ان کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھے تو وہ اس کے لیے قیام اللیل یعنی تہجد کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

اَمِّنَ الرَّسُولُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

ان پیامبر رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے

وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

اور مسلمانوں نے سبھی سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو

لَا تَفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

کہتے ہیں کہ ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے اور کہ اٹھے کہ ہم نے سنا اور قبول کیا

غُفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَا يَكْلِفُ اللّٰهُ نَفْسًا شَيْئًا

تو ہی بخشش عطا نہیں لے ہمارے رب اور یہی ہی طاف کوٹ کر جانا ہے اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو گنہگار

وَسَعَهَا أَهْلًا مَّا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

میں توہمہ کی گئی نسل ہے اسی کو مٹا ہے جو اس نے کمالا اور اسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا لے رب ہم سے نہ پکڑ ہم کو

إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَبِيرًا

اگر ہم بھولیں یا چڑکیں لے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا

حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

رکھنا تھا ہم سے اٹھنے والوں پر لے رب ہمارے اور اٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو

لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ رَحْمَتَنَا ۖ وَأَرْحَمِنَا ۖ أَنْتَ مَوْلَانَا

ہماری بات نہیں اور وہ گنہگار ہم سے اور بخشش ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا رب ہے

فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

میں ذکر ہماری کامیابیوں پر

فضائل نماز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص کے مکان کے سامنے اور دروازے کے بالکل ہی قریب پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ شخص اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی ہے گا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ بار نہانے کے بعد میل کہاں رہ سکتا ہے فرمایا جس طرح پانچ بار غسل کرنے والے کے بدن پر میل نہیں رہتا اسی طرح پانچ بار نماز پڑھنے کے وقت کوئی خطا باقی نہیں رہتی۔ یہ نمازیں خطاؤں کو مٹاتی ہوتی ہیں (بخاری و مسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ کا یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ (یعنی جب امام نماز کے لیے کھڑا ہو اور پہلی تکبیر اللہ اکبر کہے اس وقت امام کے ساتھ شامل ہوں) کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دو نرخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے (ترمذی شریف)

سُبْحَانَ اللَّهِ! جب چالیس دن کی نمازوں کا یہ اجر ہے تو جو لوگ ہمیشہ جماعت کی پابندی کرتے ہیں اُن کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے عشا کی نماز جماعت سے ادا کی تو اس کو

بعض رات کے قیام کا ثواب بتا ہے اور جس نے عشاء اور فجر دونوں نمازیں جماعت سے ادا کیں تو اس کو تمام رات کی عبادت کا ثواب بتا ہے : (مسلم شریف)

نمازِ اشراق کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی پھر سورج نکلنے تک ذکر الہی میں مشغول رہا اور سورج نکل آنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو اس کو نوپور سے حج اور عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے : (ترمذی شریف)

نمازِ چاشت کی فضیلت

حدیث قدسی ہے : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا بَنِي آدَمَ ارْكَعْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفَلَكَ الْخَيْرَ ترجمہ : اللہ تعالیٰ بزرگ برتر فرماتے ہیں اے آدم کی اولاد تو دن کے اول حصہ میں (میرے لیے) چار رکعتیں پڑھ لے۔ میں دن کے آخر حصہ تک تیرے لیے کفایت کروں گا (تیری ساری شکلیں آسان کر دوں گا)

نمازِ اوابین کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مبارک فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اُس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے بشرطیکہ زبان میں کوئی بُری بات یا لغو کلام نہ کہے (ابن عمرؓ)

نمازِ تہجد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ فرض نماز کے بعد رات کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے جس طرح رمضان کے روزوں کے بعد عاشورہ کا روزہ تمام روزوں سے افضل ہے (مسلم شریف)

حضرت اسحاق بن عیسیٰ یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں تمام لوگ ایک ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ایک پکارنے والا پکائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو رات کو عبادت کرنے کے باعث نے سستروں کو خالی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ یہ آواز اُس کرتیجہ گذار بندے جمع ہو جائیں۔

یہ وہ بلا حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد باقی لوگ ایک حساب پر کجا جائے گا۔ (بیہقی شریف)

استحارہ کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ سے استحارہ (مشورہ) بخدا اولاد آدم کی خوش بختی ہے اور اللہ سے استخارہ نہ کرنا اُس کی بد بختی ہے۔ جب کسی

۵۴۱ اور وہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھے اور اُس کے بعد یہ دعا پڑھ کر
 لا اِلهَ اِلاَّ اَنْتَ رَبِّ الْقَدَرِ بِرُحْمَتِكَ يَوْمَ تَكْمُلُ السَّاعَةَ اَسْتَغْفِرُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 قتالی کام کرنے یا نہ کرنے کی صورت ظاہر ہو جانے کی اگر استغفار کرنے والا خواب
 میں بد و سفید رنگ جاری پانی یا اس قسم کی کوئی پاکیزہ چیز دیکھے تو اس کو خیر و برکت والا
 سمجھے اور اسے اختیار کرے اور اگر سیاہی آگ یا دھواں دیکھے تو پھر وہ کام نہ کرے
 اگر واضح طور پر خواب میں کوئی بات ظاہر نہ ہو مگر صبح کے وقت جب اٹھے تو دل میں
 کام کی طرف قوی جذبہ اور غالب جھان ہو تو وہ کرے اِنْتَ اللّٰهُ حَسْبُ خَيْرٍ وَ بَرَکَاتُ
 ہوگا اگر دل مطمئن نہ ہو تو پھر برگزیدہ کرے۔ دُعا استغفار یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
 وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ
 وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
 تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا اَمْرٌ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَیْشَتِیْ وَ عَاقِبَةِ
 اَمْرِیْ فِیْسِرْهُ لِّیْ شَرْ بَارِكْ لِّیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ
 هَذَا اَمْرٌ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَیْشَتِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ
 فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ قُدِّرْ لِّیْ الْخَیْرَ حَيْثُ كَانَ
 اَمْرًا رَاضِیًّا بِهٖ ۔

دعا میں دو جگہ لفظ هَذَا اَمْرٌ پر لکیر کا نشان ہے۔ اس جگہ پر اپنے کام
 کا تصور اور خیال رکھیں۔

نماز حاجت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت یا ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر اللہ کریم سے اس طرح دُعا مانگے :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ
كُلِّ أَشْرٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا عَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا
حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

ف۔ یہ بات اتنی واضح ہے کہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ مخوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ کے اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھوں سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اُسی کے حکم سے پورے ہوتے ہیں۔

نماز حاجت کا جو طریقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث شریف میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرانے کا بہترین طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے ان کا یہی تجربہ ہے۔ اور انہوں نے

اور نماز کو خزانہ اللہ کی کھینچی پایا ہے۔ اللہ کریم ہر حاجت میں ہماری مدد فرماتا ہے آمین :

فضائل نمازِ جمعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ شام مبارک فرمایا کہ پانچوں نمازیں اپنے درمیانی حصے کی خطائیں نہ دینی ہیں یعنی ایک نماز دوسری نماز تک جو گناہ ہوں وہ نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں اور ایک جمعہ کی نماز سے دوسرے جمعہ کی نماز اپنے درمیانی حصے کے گناہ مٹا دیتی ہے۔ یعنی جمعہ پڑھنے سے سات دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ ہوں (مسلم شریف) :

نمازِ توبہ کی فضیلت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے اور گناہ کے بعد فوراً ہی وضو کر کے دو رکعتیں پڑھتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دیتا ہے۔ (ترمذی شریف) :

فضائل قرآن شریف

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک حرف قرآن شریف کا پڑھے اس کے لیے اُس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ الم ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے۔ میم ایک حرف ہے۔

ف : الم کہنے والے کو تیس نیکیوں کے برابر اجر ملتا ہے (ترمذی شریف)۔
حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو! پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص سے متعلق جو خود عامل ہو۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو نذر قرآن شریف پڑھائے اُس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کراتے اس کو قیامت میں چودھویں راست کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر۔ جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتیٰ کہ اسی طرح پورا قرآن شریف پُرا ہو (طبرانی شریف)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جاننا اور حرام کو حرام، حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمادیں گے اور اس کے گھرانے میں سے دس ایسے آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمادیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

مفسور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حدود و شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں — ایک وہ جس کو اللہ کریم نے قرآن شریف کی تلاوت نصیب فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے — دوسرا وہ جس کو اللہ کریم نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس کو اللہ کے نام پر خرچ کرنے میں مصروف رہتا ہے (بخاری شریف)

حج بیت اللہ شریف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو کہ بیت اللہ شریف جاسکے اور پھر ورج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ** **فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ عَلٰى الْعٰلَمِيْنَ ۝** (ترمذی شریف)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے انسانوں پر حج (فرض) ہے۔ جو استطاعت رکھتا ہو وہاں جانے کی پھر اگر وہ نہ جائے تو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں۔

ف: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والے کو عیسائی یا یہودی ہو کر مرنے کے متعلق فرمایا اور اللہ کریم نے فرمایا کہ ایسے شخص کی اللہ کریم کو کوئی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حج کی توفیق عطا فرماویں۔ اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی سے محفوظ رکھیں۔ آمین :

فَضِّلَتْ حَاجَّ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا کہ حاجی کے گھرانے میں سے چار سو آدمیوں کے بارہ میں قبول ہوتی ہے۔ حج کرنے کے بعد حاجی گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن تھا۔ (کذا فی الترغیب)

طریقہ حج

ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے حضرات کو چاہیے کہ ایئر پورٹ پر جانے سے پہلے غسل اور وضو کر کے احرام باندھ لیں، احرام کے لیے دو چادریں سفید جو کہ سلی والی نہ ہوں ایک کمر کے ساتھ باندھ لیں اور دوسری اوپر جسم پر لے کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ نفل پڑھتے وقت اوپر والی چادر سے سر ڈھانک لیں نفل پڑھنے کے بعد اگر ارادہ حج تمتع کا ہو حج تمتع اس کو کہتے ہیں کہ پہلے عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیا جائے اور

پہلے حج کے لیے دوبارہ احرام باندھا جائے تو پھر اس طرح نیت کریں :-

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحُمْرَةَ فِیْسِرَہَا لِیْ وَتَقْبَلْہَا مِنِّیْ

حج قرآن اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی احرام سے پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور پھر احرام نہ کھولا جائے اور اسی احرام سے حج ادا کیا جائے اُس کی نیت احرام یہ :-

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحُمْرَةَ وَالْحَجَّ فِیْسِرُہُمَا لِیْ وَتَقْبَلْہُمَا مِنِّیْ

اور اگر حج افراد کا ارادہ ہو حج افراد اس کو کہتے ہیں کہ عمرہ نہ کیا جائے صرف حج کا احرام باندھا جائے اُس کی نیت احرام یہ ہے :-

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فِیْسِرَہُ لِیْ وَتَقْبَلْہُ مِنِّیْ

تمام طریقوں میں نیت کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں تلبیہ اس کو کہتے ہیں :-

لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ ۙ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَ الْمُلْکَ ۙ لَا شَرِیْکَ لَکَ

نیت کرتے وقت سر نیچا کر لیں۔ اور پھر احرام کھولنے تک سر پر کپڑا رکھنا منع ہے

۱۔ تلبیہ میں اسی طرح چار بار وقف کرنا سنت ہے جب تک ارادے کا نہ ہو کہ حج نہ کرے :

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں :-
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضًاكَ وَالْجَنَّةَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ
 اب آپ کثرت کے ساتھ ہر وقت چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، لیٹتے نماز کے
 بعد تلبیہ پڑھتے رہیں۔

بحری جہاز سے سفر کرنے والے حضرات جتہ شریف سے تقریباً بمیل پہلے ٹیکنم کی
 پہاڑی آنے سے پہلے جہاز والے اعلان کرتے ہیں اس وقت احرام باندھ لیں۔
مسجد حرم (بیت اللہ شریف والی مسجد) میں داخل ہونے کے آداب

باب السلام سے مسجد میں داخل ہونا مستحب ہے، جب داخل ہوں تو تلبیہ
 پڑھتے ہوئے خشوع اور خضوع کے ساتھ یہ دُعا پڑھیں :- **اللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا**
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ اور درود شریف
 پڑھیں، جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو **اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** تین تین
 دفعہ کہیں اور دُعا مانگیں کہ اس وقت کی دُعا قبول ہوتی ہے پھر مسجد میں آکر سب سے
 پہلے طواف کریں بشرطیکہ نماز فرض یا جماعت یا وتر یا نُسُت مؤکدہ کے فوت ہو جانے
 کا اندیشہ نہ ہو ورنہ پہلے ان کو ادا کر کے پھر طواف شروع کریں۔

طواف کرنے کا طریقہ

حجر اسود سے طواف شروع کرنا واجب ہے اگرچہ کسی جزء حجر اسود سے ہو،
 اور اپنا سارا بدن اس پر گزارنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیت اللہ کے
 سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح آکر کھڑے ہوں کہ آپ کا واہنا مونڈھا حجر اسود

کے بائیں کنارے کے مقابل آجائے اور سارا حجرِ اسودِ داہنی طرف رہ جائے۔ تو طواف کی نیت کے لیے یہ کلمات پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فِیْ تَرْتِیْنِ
وَتَقْبَلُهُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ

اس کے بعد دروازہ داہنی طرف کو چلیں جب حجرِ اسود کے بالکل سامنے آجائیں تو جیسے نمازیں ہاتھ اٹھاتے ہیں ہاتھ اٹھائیں اور کہیں -

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اٰیْمَانًا بِكَ
وَوَفَاءً لِّعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

پھر ہاتھ چھوڑ کر اس سلام کریں۔ یعنی اپنی دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود پر رکھ کر اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھ کر نرمی سے بوسہ دیں چپکے نہ خبریں تمام سنت ہے۔ اگر تہجم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ترک کر دیں کیونکہ ترک ایذا واجب ہے پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف اور ہاتھوں کی پشت چہرہ کی طرف اس طرح کریں کہ گویا حجرِ اسود پر رکھے ہوئے ہیں اور یکسر تہلیل جو ابھی بیان ہوئی ہے پڑھ کر پھر اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیں اس سلام کے بعد واجب ہے کہ داہنی طرف کعبہ کے دروازہ والی طرف چلیں کہ بیت اللہ بائیں منڈھے کی طرف رہے اگر اس کے خلاف چلیں یا بیت اللہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کر لی یا طواف حجرِ اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک تھوکتے ہوئے ہیں طواف کا اعادہ کرنا چاہیئے، اگر اعادہ نہ کیا اور گھر واپس آگئے تو اب تم دینا واجب ہوگا۔ اور واجب ہے کہ حطیم کو بھی طواف میں شامل کریں اس کے بیچ میں سے نہ نکلیں ورنہ طواف کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

طواف کرتے ہوئے جب رکنِ میانی پر آئیں تو اس کو بھی استلام کرنا مستحب ہے
رکنِ میانی جنوبی جانب کا کونہ ہے، یہاں صرف دایاں ہاتھ لگانا مناسب ہے اگر یہ ممکن
نہ ہو تو یہاں اشارہ نہ کریں اور نہ بائیں ہاتھ لگائیں یہاں پر بوسہ نہ دیں۔ ان دو جگہوں کے سوا کسی
کونے یا دیوار کا استلام کرنا مکروہ ہے

جب پھر کہ حجرِ اسود پر آئیں تو حسبِ آتی پھر استلام کریں لیکن ہاتھ نہ ٹھائیں یہ صرف
پہلی دفعہ میں ہیں۔ رکنِ میانی اور حجرِ اسود کے درمیان جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماثور
ہے وہ یہ ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
یہی کلمات حجرِ اسود اور حطیم کے درمیان بھی پڑھنے چاہئیں۔ اور طواف میں یہ دعا بھی آتی ہے :
اللَّهُمَّ قِنِي عَنِّي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ
وَاحْلِفْ عَلَيَّ كُلِّ غَائِبَةٍ لِّي يَخْشِيَ لَهَا إِلَّا اللَّهَ
وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اس کے علاوہ طواف کے دوران اپنی زبان میں خشوع و خضوع کے ساتھ جو چاہیں اللہ کریم
کے حضور دعائیں کریں۔ یہ مقام قبولیت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری
اُمت کی بخشش کے لیے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ درود کر اللہ تعالیٰ
سے دعائیں مانگیں۔ حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک اس طرح ایک مرتبہ آنے کو شرط کہتے ہیں
ایک طواف میں سات شوط ہوتے ہیں۔ ساتویں شوط کے بعد پھر آٹھواں استلام
کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔

لے کانونِ ہم دونوں ہاتھوں کا اٹھا نصف پہلی مرتبہ ہے، بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے
اشارہ کرنا اور تحییر و تہلیل جیسا کہ صفحہ ۶ پر تحریر ہوا ہے ضروری کرنا ہے،

تنبیہ

مسئلہ: دل میں طواف کی نیت کرنی فرض ہے۔ بغیر نیت کے طواف معتبر نہ ہوگا۔

مسئلہ: جس طواف میں اعرام نہ ہو، اس میں طواف کرتے ہوئے تلبیہ نہیں پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ: اگر طواف کے درمیان فرض نماز کھڑی ہوگئی اور رکعت باقی رہنے کا خوف ہو تو نماز میں شریک ہو جائیں، بعد میں جس جگہ سے طواف چھوڑا تھا اُس جگہ سے آکر پورا کر لیں۔ ایسے ہی اگر وضو ٹوٹ جائے تو بھی اسی طرح کریں، اگر چار شرط سے کم میں ایسی صورت پیدا ہو جائے تو از سبب طواف کرنا افضل ہے، صفا اور مروہ کی سعی کے درمیان بھی یہی حکم ہے۔

طواف کے سات چکر دل کو ایک ہی مرتبہ پورا کرنا سنت ہے، اس لیے درمیان طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے انتظار نہ کریں۔ بلکہ جب بھی دوران طواف حجر اسود کے سامنے آئیں تو ہاتھوں سے اشارہ کر کے جس طرح پہلے ذکر کیا گیا ہے، تجسیر و تبدیل کہتے ہوئے گزر جائیں۔ البتہ اگر طواف کے شروع میں اور طواف کے اخیر میں موقع ہو تو ٹھہر کر انتظار کر لیں۔

جب ساتوں شوط (چکڑ) پُورے کر لیں تو مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور خوب رورود کر دعائیں کریں۔ اس نماز کو دو گنا طواف کہتے ہیں۔ اس کو ہر طواف کے بعد پڑھنا واجب ہے اگر مقام ابراہیم کے پاس جگہ نہ ملے تو پھر حطیم ہیں۔ پھر ساری مسجد میں جہاں آسانی سے جگہ ملے پڑھیں، طواف ہر

وقت کر سکتے ہیں۔ مگر دو گانہ نفل مکروہ وقت مثلاً فجر کی نماز کے بعد سُبُوحِ نَحْلَے تک
 زوال کے وقت اسی طرح غروب آفتاب کے وقت نہ پڑھیں۔ ان اوقات کے
 بعد فوراً پڑھ لیں۔ دو طواف کو جمع کرنا کہ درمیان میں دو گانہ نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے لیکن
 اگر وقت مکروہ ہو، تو جائز ہے۔ پھر جب وقت مکروہ گزر جائے تو ہر طواف
 کے لیے دو رکعت پڑھیں۔

اس سے فایده ہو کہ مقامِ مُکَرَّم جو کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ ہے، پر آئیں اور
 اس سے پیٹ کر خوب دو رو کر اللہ کریم کے حضور التجائیں کریں کہ یہ اللہ کے گھر کی چوکھٹ ہے جو
 اللہ کا دروازہ کھڑا ہے وہ کبھی بھی محروم نہیں رہتا۔ اس عاجز نذیر احمد اور اُس کے والدین مشائخ و
 لاحقین اور جن لوگوں نے اس کتاب میں حصہ لیا ہے سب کے نیچے بخشش کی دعائیں کریں
 حضور ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے محض اللہ کے
 لیے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے پر بھی وہی جہر باریاں فرماتا ہے اور اس کی دعائیں
 قبول کرتا ہے۔ اس کے بعد چاہے زمزم پر آئیں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب
 پیٹ بھر کر زمزم پئیں اور یہ دعا پڑھیں: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا
 وَاسِعًا وَشِفَاءً لِّکُلِّ دَآءٍ**۔

ضطباع اور رمل | جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس میں اضطباع اور رمل کرنا سنت ہے اضطباع
 یہ ہے کہ چلو کا دایہا حصہ اپنی داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے
 پر ڈال لیں اور رمل یہ ہے کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں چلنے میں جھپٹ کر جلدی جلدی اور زور
 سے قدم اٹھائیں اور قدم نزدیک نزدیک رکھیں اور مونڈھوں کو خوب ہلاتے جائیں۔

لہ رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں اور اضطباع پورے طواف میں کرنا سنت ہے

طواف کی دعائیں

جب طواف کی جگہ کے سامنے آئیں اور یہاں پہلے آپ پڑھ چکے ہیں حجر اسود پر پا کر بھیرا اور ہجوم زیادہ ہو اور بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو ہاتھوں سے اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے کر بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتے ہوئے طواف کے پہلے چکر کی دعا شروع کیجئے :

پہلے چکر کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَنَحْمَدُ اللّٰهَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ

اقرار کرتا ہوں کہ اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور ہر خوبی اور نعمت صرف اللہ کے لیے ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اَنْبَسَ وَلَا سَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

وہی سب سے بڑا ہے ، یہ قوت و طاقت اسی اللہ کی دی ہوئی ہے جو سب بلا اور برتر ہے۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اور اللہ کے رسول (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت و سلام نازل ہو :

اَشْهَدُ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِیْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَقَاءً بِعَهْدِكَ

اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکامات پر یقین کرتے ہوئے اور تجھ سے جو عہد

وَ اِتِّبَاعًا لِسُنَّتِکَ بِمَنْکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کیا ہے اسے پورا کرتے ہوئے تو میرے لیے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے طواف کہہ کر رہا ہوں :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمَعَاْفَةَ الدَّائِمَةَ فِیْ

اے اللہ میں تجھ سے ہر گناہ کی معافی اور ہر بلا سے سلامتی اور دین و دنیا

الَّذِينَ وَالْتَنِيَا وَالْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ بِأَلْمُنَىٰ وَالنَّجَاةِ

اور آخرت میں دائمی نجات کے ساتھ جنت کی نعمتیں اور جہنم کی آگ سے

مِنَ الشَّارِ - رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ أَوْفِنَا الْبَحْثَةَ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور اپنے مقبول بندوں کے ساتھ

الْأَنْبِيَاءِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

ہمیں جنت میں داخل فرما اے سب سے برتر اے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے۔

اب حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر جہنم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اُسی طرح

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے

دوسرے چکر کی دُعا

اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْأَمْنُ أَمْنُكَ وَ

اے اللہ! میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ گھر تیرا ہی گھر ہے اور یہ پاک مقام تیرا مقدس حرم ہے۔ یہاں کا

بِالْعَبْدِ عَبْدُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ وَهَذَا مَقَامُ

امین تیرا ہے اور میں بندہ تیرا ہی بندہ ہے میں تیرا بندہ ہوں اور میرا باپ بھی تیرا ہی بندہ تھا تیری

الْعَائِدِيكَ مِنَ الشَّارِ - مُحَرَّمٌ لِّمُحَرَّمَاتِنَا وَبَشَرْتَنَا عَلَى النَّارِ

پناہ میں آنے والے کے لیے جگہ جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ ہے اب ہمارے جسم کے ہر حصہ کو جہنم کی آگ سے بچا لے۔

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا

اے اللہ! ایمان کو ہماری سب سے محبوب چیز بنادے اے ہمارے دلوں کی زینت اور روئی بنا دے، نافرمانی

اَلْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ

کفر سے کافروں اور سرکشی سے لافرت پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر دے۔ اے اللہ

قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَنْبَعَثُ عِبَادُكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ

مجھے اپنے عذاب سے اس دن کیجا جب تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اے اللہ مجھے جنت دے کر میری رستہ دے جنت

حَبَابِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما۔ اور جہنم

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا

کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما اے

عَزِيْزٍ يَّا غَفَّارٌ يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

سے بڑے اے بخشش والے اے تمام عالم کو پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر بھیر اور ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے

یہ دعا شروع کیجئے :

تیسرے پکڑ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَ الشَّرْكِ وَ الشِّقَاقِ وَ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھے تجھ پر یقین نہ ہو اور میں تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھوں

وَالْإِنْفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

پناہ مانگتا ہوں اختلاف و انفاق اور بد اخلاق سے مجھے سامانِ زندگی اور مالِ بھری کی تباہ حالی و بربادی سے بچ

اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا مندی چاہتا ہوں اور جنت کا میلہ اور ہوں اور پناہ مانگتا ہوں تیرے غضب و خشم کی آگ سے

اعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط رَبَّنَا

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے، اے ہمارے

اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَاَوْعِنَّا الْجَنَّةَ مَعَ

پروردگار میں دنیا میں بخشنے اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کی آگ سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول

الْاَبْرَارِ، یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَسَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بخشندوں کے ساتھ داخل فرما اے سب سے بڑے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبِحَدِّهِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے :

پوتھے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَجِبْ دُعَا مَبْرُوْرًا وَسُئَالًا مَّشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَ

اے میرے اللہ میرے اس رُج کو قبولیت اور اس کو شکر کو کامیابی عطا فرما اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ

عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَتَجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ، یَا عَالِمُ مَا فِی

بنا اور میرے نیک اعمال قبول فرما اور ایسا کاروبار جس میں کبھی نقصان نہ ہو۔ اے دلوں کے مال کو

الصُّدُورِ أَخْرِجْنِي يَا اللَّهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اللَّهُمَّ

جلد سے واسے میری تاریک زندگی کو اے اللہ انہی رحمت سے پُر نور بنا دے۔ میرے اللہ رحمت کا

اِنِّی اَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مُخِيفَتِكَ وَالتَّسْلِمَةَ مِنْ كُلِّ

بے روزگاری اور مغفرت کا ہر طریقہ نصیب فرما اور ہر گناہ سے بچنے اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا راستہ

اِيْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ يَوْمٍ وَالفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالتَّجَاوُزَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قِنِّعْنِي

وہ کام جس سے جنت کے حاصل ہونے اور جہنم سے نجات پانے کا طلب گار ہوں۔ میرے مالک تو نے

بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهَا اَعْطَيْنِي وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ

مجھے جو کچھ دیا ہے اس پر مبرور قناعت عطا کر اور جو نعمتیں میرے حصہ میں آئی ہیں ان میں برکت دے

لِي مِنْكَ بِخَيْرٍ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

اور ہر نقصان کا اپنے کرم سے مجھے نعم تبدیل عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَوْحِنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ

بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما۔ اے

يَا عَزِيزُ يَا عَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

سب سے بزرگے بخشش واسے اے تمام عالم کو پالنے والے۔

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو

اُنسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِلَّا اللّٰهَ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے:

پانچویں سکر کی دُعا

اللَّهُمَّ أَطْلِنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ عَرْشِكَ

میرے اللہ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے مواجہیں سایہ نہ ہوگا۔ اور تیری ذات کے سوا کوئی

وَلَا يَأْتِي إِلَّا وَجْهَكَ وَاسْتَفْنِي مِنْ حَوْضٍ بِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ

پاتی نہ رہے گا مجھے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا کر اور اپنے حبیب پاک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيئَةً مَرِيئَةً لَا تَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا۔

وتم کے حوض سے وہ خوش ذائقہ دل بہار شربت نصیب ہو جس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے ،

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ رُسُلُكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ

اے اللہ میں تجھ سے وہ سب بھلائیوں طلب کرتا ہوں جو تیرے حبیب پاک سیدنا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ رُسُلُكَ سَيِّدِنَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگیں اور ان برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی

مُحَمَّدٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَتَعِيمَهَا وَ مَا يُعْتَرِبُنِي

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت کا اور اس کی نعمتوں کا طلب گزار ہوں اور اس

إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا يُعْتَرِبُنِي

قول یا فعل یا عمل کی ترقی چاہتا ہوں جو مجھے جنت کا حقدار بنائے اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس قول یا

إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ۔ رَبَّنَا إِنِّي أَسْأَلُكَ

فعل یا عمل سے جو مجھے تیرے عذاب سے قریب کرے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دُسیب میں مبتلا نہ

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَوْفِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ

الْأَبْرَارِ يَا غَنِيُّ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

ہمیں داخل فرما۔ اے سچے برتر سے بخشش والے۔ اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے
تو اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے:

چھٹے پکڑ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ كَلْتَ عَلَى خَلْقِكَ كَثِيْرَةً فَيَمَّا يَنْبِئُنِي وَبَيْنَكَ وَخَلْقُكَ

اے اللہ مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں جو صرف میرے اور تیرے ہی درمیان ہیں اور بہت

کَثِيْرَةً فَيَمَّا يَنْبِئُنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ۔ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا

سے ایسے حقوق ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں اے اللہ ان حقوق میں سے جن کا تعلق تیری

فَاغْفِرْ لِيْ وَمَا كَانَ لَخَلْقِكَ فَتَمِّمْ رِعَّتِيْ وَ اَغْنِنِيْ

ذات سے ہے تو ان کو معاف کر دے اور جو حق تیری مخلوق کا مجھ پر رہ چکے اس کی معافی کا تو ذمہ دار بن جا۔

بِحَدِّكَ اَلَا اَنْتَ عَنْ حَرَائِكِ وَ اِبْطَاعِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَ بِفَضْلِكَ عَنْ

اور رزقِ حلال عطا کر تاکہ حرام سے بچتا رہوں اور فرما نہ ڈاری کی توفیق دے کہ نافرمانی نہ کروں اور اپنے فضل

مِنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْنَكَ عَظِيْمًا وَ

کرم سے مجھے دوسڑن کا عقل اور دستِ نگر نہ بنا اے چاہتا بخشش والے۔ اے اللہ میں تیرے اس کرم

وَبَيْنَكَ كَرِيْمًا وَ اَنْتَ يَا اللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تَحِبُّ

کی محبت کا قرار کرتا ہوں اور تیری ہی ذات ہی عزت والی ہے میرے لئے تو بلا ہی بردبار کرم والا بڑی عظمت والا ہے۔ تو معافی کو

الْعَفْوُ فَأَعْفُ عَنِّي - رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ

پسند کرتے ہیں اس لیے میری خطاؤں کو بھی معاف کر دے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا

عَذَابِ النَّارِ وَأَذِلَّةً لِّلْجَنَّةِ مَعَ الْآبِرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ -

فرما اور جہنم کے عذاب کو بھی آسان کر دے اور اپنے مقبول بندوں کے ساتھ ہمیں جنت میں داخل فرما اے جسے ہر گنہگار کے لیے تمام اعمال کے پالنے والے

اب حجر اسود پر پہنچ کر بوسہ دینے کا موقعہ بھیڑ کی وجہ سے نہ مل سکے تو اسی طرح

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دعا پڑھ کر رکعتیں پڑھیں۔

ساتویں چکر کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا كَامِلًا وَ لَيْقِيْنًا صَادِقًا وَ قَلْبًا خَاشِعًا

اے اللہ میں تجھ سے ایمان کامل اور سچے یقین کا طالب ہوں، ڈرنے والا دل۔ تجھے یاد

وَسَانًا ذَاكِرًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا وَ تَوْبَةً تَصُومًا وَ تَوْبَةً قَبْلَ

کرنے والی زبان عطا کر، رزق میں کثرت و پاک کماؤں کا طلبگار ہوں، سچے دل سے توبہ اور مرنے سے پہلے

الْمَوْتِ وَ رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ

مرنے کی توفیق نصیب کر موت کے وقت آسانی اور مرنے کے بعد تیری رحمت و مغفرت کا امیدوار ہوں۔

عِنْدَ الْحَبَابِ وَ الْفَقْرَ بِالْجَنَّةِ وَ التَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

حساب کے وقت معافی اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے بچاؤ، مہلتا ہوں اے بڑی عظمت والے اے بخشش

يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَ اَلْحَسْبُ

اے۔ پروردگار مجھ تیری ہی رحمت سے حاصل ہوگا میرے مالک جسے علم میں اضافہ ہوتا رہے اور مجھ پرانے مقبول

بِالصَّالِحِينَ۔ رَبِّ اِنِّى اِلٰهٌ نَّيَّيْتُكَ وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ

بندوں میں شامل فرما۔ اسے ہمارے پروردگار میں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب

التَّارِ وَاَوْفِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما لے سب برترے بخش دے اے تمام عالم کو پالنے والے

اب حجرِ اسود پر پانچ کریمیں کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْمُلْكُ پڑھتے ہوئے مقامِ ابراہیم کے قریب جہاں سہولت کے ساتھ جگہ

پلے دو رکعت واجب الطواف ادا کر کے یہ دُعا پڑھیں :

دُعا مقامِ ابراہیم

اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَتَعْلَمُ بِهَرِّى وَغَلَايَسْتِى فَاَقْبَلْ مُعْذِرَتِى وَتَعْلَمُ

اے اللہ تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اس لیے میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورتوں سے

حَاجَتِى فَاَعْطِنِى سُؤْلِى وَتَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى فَاغْفِرْ لِى ذُنُوبِى ،

واقع ہے اس لیے جو مانگا ہوں وہ عطا کر اور تو میرے دل کا حال جانتا ہے اس لیے میرے گناہوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَشِّرُ تِلْبِى وَيُغْنِى

کو معاف کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کی التجا کرتا ہوں جو میرے دل کی گہرائیوں تک اتر جائے اور

صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيبُنِى اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِى وَرِضًا

ایسا پختہ اور سچا حقین کہ میں جان لوں جو کچھ تو نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو قسمت میں لکھا ہے

مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِى اَنْتَ وَرِى فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ تَوْفِى

اس پر صبر و رضا کی توفیق عطا کر دنیا و آخرت میں توہی کا رما زوہ مددگار ہے۔ اسلام پر مجھے موت نصیب ہو

مُسْلِمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَدْرُغْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبٌ

اور اپنے نیک بندوں میں مجھے شامل فرما۔ میرے اللہ اس مقدس مقام کی دھڑکی پر ہمارا کوئی گناہ ایسا بالیٰ نہ ہے جسے

اِلَّا تُغْفِرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَ لَيْسَتْ بِهَا فَيْسُرٌ

ممانعت نہ کیا جائے اور ہر پریشانی دور ہو اور کوئی حاجت و ضرورت ایسی نہ ہے جسے تو پورا نہ کرے ہمارے مشکلات

اُمُوْرَنَا وَاَشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ تَوَزِّرْ قُلُوْبَنَا وَ اَخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ

آسان فرما ہمارے سینوں کو نورِ ہدایت سے کھول دے ہمارے دلوں میں ایمان کا نور پیدا کر اور جائے تمام کاموں کا انجام

اَعْمَانَا۔ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَالْحَقْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ

بخیر فرما اے اللہ ہم اسلام پر قائم رہتے ہوئے تیرے سامنے پیش ہوں اور تیرے نیک بندوں میں ہمارا شمار جو نہ ہم ذلیل و خوار

نَحْزَا اَيَا وَلَا مُفْشُوْنِينَ۔ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ہوں نہ آزمائش و مصیبت میں گرفتار و دونوں جہان کے مالک تو ہی ہماری التماس کو قبول کرنے والا ہے،

یہ دُعا ختم کرنے کے بعد حجرِ اسود کے داہنی طرف بیت اللہ کے دروازہ کے آگے
جسے منترم کہتے ہیں۔ کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھیں :-

دُعا مقامِ مُلتَمَم

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، اَعْتَقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابِ

میرے اللہ اے کعبہ کے مالک گناہوں کی گرفت میں بندھی ہوئی ہماری اور ہمارے ماں باپ

اَبَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا، مِنْ السَّيِّئَاتِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ

اور ہمارے بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے اے بخشش و کرم والے،

وَالْفَضْلَ وَالْمِنَّةَ وَالْعَطَاءَ وَالْإِحْسَانَ - اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْنِيْ عَنْ قَبْضَتَيْنِ الْاُمُوْرَ

اے فضل و احسان والے اے بے حد و حساب دینے والے۔ اے اللہ ہماری تمام معاملات اور کاموں کا

کلبہ و اجزائے ناز و غریب دنیا و عذابِ الاخرۃ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عِنْدَكَ وَاِنْ

انجام بخیر فرما اور میں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرا غلام ہوں

عَبْدُكَ وَاَقِفْ تَحْتَ يَدَيْكَ مُسْتَسْتَضِیْمٌ بِاَعْتِيَاكَ مُتَدَلِّلٌ بِیَدَيْكَ

ہوں۔ تیرے مقدس گھر کے دروازہ پر اور اس کی چوکھٹ سے پٹا ہوا اپنی بے کسی اور بے بسی کا تھکا کر رہا

اَرْجُو رَحْمَتَكَ وَاَخْشَى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ یَا قَدِیْمُ الْاِحْسَانِ - اَللّٰهُمَّ

ہوں۔ تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور جہنم سے ڈرتا ہوں اے ہمیشہ احسان کرنے والے۔ اے اللہ میری

اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْفَعْ ذِكْرَیْ وَتَضَعْ وَزْرِیْ وَتَصْلَحْ اَمْرِیْ وَتَطْهِّرَ

انتہا ہے کہ جس قدر تجھے یاد کروں اور تیری حمد و تعریف کرتا رہوں اس کو قبول فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہٹا کر اور میرے

قَلْبِیْ وَتَمْوِزْ لِّیْ قَبْرِیْ وَتَقْفِیْ لِّیْ ذُنْبِیْ وَ اَسْأَلُكَ

لوگوں کو درست فرما میرے قہر پاک کو میری قبر کو میرے لیے روشن فرما میرے گناہ معاف کر اور میں تجھ سے جنت

الدَّرَجَاتِ اَعْلٰی مِنْ الْجَنَّةِ - آمین :

میں جنت و جہات کا امیدوار ہوں۔ ان التماسوں کو قبول فرما

دُعَا زَمْرَم

اس کے بعد زم زم شریف پر آئیں اور قبدر و ہو کر مہم اللہ
پڑھ کر تین سو بار زم زم شریف پر آئیں اور قبدر و ہو کر مہم اللہ

کہہ کر یہ دُعا مانگیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عَلٰی مَا فَعَلْتُ وَرَزَقْتُ وَاَسْعَا وُشِفْتُ اَنْ تَمُنَّ لِّیْ وَ اَنْ

اے اللہ مجھے علم نافع نصیب فرما اور دوست اور فراخی کے ساتھ روزی دے اور ہر بیماری سے شفا عطا فرما

طواف کی دُعا میں اُردو رسم الخط میں اس لیے لکھی ہیں کہ اُردو دان حضرات جو عربی نہیں
پڑھ سکتے وہ بھی آسانی سے پڑھ لیں :

سعی کرنے کا طریقہ

آب زم زم پی کر پھر حجر اسود کے سامنے آئیں اور نواں استلام کریں۔ یہ نواں استلام اُس وقت مستحب ہے

جب کہ طواف کے بعد سعی کرنی ہو پھر پہلے صفا پر چڑھیں اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور کہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ایک بار۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات بار کرنے کے بعد یہ دعا فرمائی :

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اَدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ
لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تُزْعِلَنِيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

اور اس کے علاوہ خوب دعائیں کریں یہ مقام قبولیت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھیں پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان چلیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

جب پلٹتین انھریں پر پہنچیں تو ذرا دوڑ کر چلیں۔ عورتوں کو اپنی چال چلنا چاہیے اسی طرح طواف میں عورتیں رمل بھی نہ کریں پھر مروہ پر آکر صفا کی طرح ذکر اور دعائیں کریں صفا سے مروہ تک آنا ایک چکر (شوط) ہوا۔ اسی طرح مروہ سے پھر صفا کی طرف جائیں اور ہر مرتبہ اسی طرح صفا اور مروہ پر دعائیں اور ذکر کریں اسی طرح سات چکر پورے کریں اس حساب سے سعی کی ابتدا صفا سے اور انتہا مروہ پر ہوگی۔ سعی سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں آئیں اور دو رکعت نماز نفل پڑھیں یہ مستحب ہیں۔

ساتھ ظہر اور عصر کی نماز اٹھی ادا کریں اور اگر آپ اپنے خیم میں ہوں تو پھر خالی ظہر کی نماز ادا کریں اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کریں اگر ہو سکے تو ظہر کی نماز کے بعد جب سب رحمت کے قریب جا کر دو ال قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دعائیں کریں، اگر ہجوم کی وجہ سے راستہ بھولنے کا احتمال ہو تو وہیں اپنے خیم میں اللہ تعالیٰ کے حضور خوب رورو کر التجائیں اور دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کے لیے اور اپنے لیے کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن بعد زوال میدان عرفات میں قبلہ رخ ہو کر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهَ الْمَلَكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .. ابار اور سورۃ اہلام قل ہو اللہ احد پوری سورت .. ابار اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُم .. بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتے! کیا جزا ہے میرے اس بندہ کی کہ اس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور بڑائی اور عظمت بیان کی اور ثنا کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا بندہ اہل موقف تمام عرفات والوں کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا۔ سبحان اللہ، اللہ کریم کی کتنی شان رحیمی ہے کہ ساری زندگی کا گنہگار سیاہ کار بندہ آج ایسا ہے کہ جیسا کہ اس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا۔ بالکل گناہوں سے پاک بلکہ اور خصوصی مہربانی دیکھئے کہ اس بات کا وعدہ فرمایا کہ اگر تمام اہل عرفات والوں کے لیے بخشش کی دعا کرے۔ تو سب کو بخش دیا جائے گا تو پھر اس مبارک موقع سے خوب فائدہ اٹھانا چاہیے اور تمام اہل

عرفات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کی بخشش کے لیے دعائیں مانگیں۔ حضور علیہ السلام کی ساری اُمت پریشانیوں، غموں اور مصیبتوں میں پھنسی ہوئی ہے، سب کے لیے دو رو کر دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی پوری امیدیں رکھیں۔

اب سوچ غروب ہونے کے بعد مزدلفہ آکر مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں ایک اذان اور ایک تکبیر سے پہلے مغرب کی نماز اذان اور تکبیر کے ساتھ اور بعد میں عشاء کی نماز بغیر اذان اور تکبیر سے ادا کریں، درمیان میں سنت نوافل نہ پڑھیں، بلکہ فرضوں کے بعد سنت نوافل اور قراد ا کریں۔ جماعت افضل ہے۔ اگر اکیلے پڑھیں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد صبح صادق تک مزدلفہ میں ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اس شب کی عبادت شب قدر سے افضل ہے۔

یہاں وقوف کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے اور یہ وقوف واجب ہے چاہے ایک لمحہ ہی ہو۔ مگر سنت یہی ہے کہ اسفار (روشنی) تک ٹھہریں۔ وقوف میں اسی طرح یہاں بھی کثرت سے تلبیہ اور دعائیں کریں جیسے عرفات میں کریں۔ مزدلفہ میں جہاں چاہیں ٹھہریں صرف وادی محشر میں نہ ٹھہریں یہاں اصحاب فیل ٹھہرے تھے یہاں وقوف معتبر نہ ہوگا۔ مزدلفہ سے، لنگریاں باقہ کے دانہ کے برابر اٹھالیں، مزدلفہ سے صرف، لنگریاں اٹھانا مستحب ہے باقی ۴۳ لنگریاں چاہے جہاں سے لے لیں، مگر حجرود کے پاس سے نہ لیں کہ یہ نامقبول ہوتی ہیں۔

۱۰۔ ذوالحجۃ | طلوع آفتاب میں جب بقدر دو رکعت کے وقت رہ جائے تو منیٰ کو چلیں جب وادی محشر کے کنارے

پر پہنچیں تو دو رکعت رکھ جائیں۔ وادی محشر کے ابتدا اور انتہا پر حکومت کی طرف سے

نشانات لگے ہوئے ہیں اور یہ جگہ تقریباً ۵۴۵ گز ہے۔ جب یہ جگہ گزر جائے، تو اپنی رفتار پر چلیں۔ تلبیہ اور ذکر اذکار کرتے ہوئے منیٰ آجائیں منیٰ اگر آج آپ کے ذمہ چار کام ہیں، سب پہلے حمرہ عقبی (بٹے شیطان) کو سات کنکریاں ماریں، اس کو رمی کہتے ہیں رمی واجب ہے، رمی کا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ اور زوال سے غروب تک مباح (جائز) ہے۔ غروب کے بعد اسی طرح طلوع آفتاب سے پہلے صبح صادق کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔ مگر کمزور، بیمار اور عورتوں کے لیے اگر یہ لوگ مزاحفہ سے سویرے آکر طلوع آفتاب سے پہلے رمی کر لیں تو مکروہ نہیں، اگر گیارہویں تاریخ کی آخری شب تک رمی نہ کی تو دم دنیا واجب ہوگا۔ رمی سات کنکریوں سے سات بار کرنی واجب ہے اگر اس سے زیادہ کریں تو مکروہ ہے اور کم کریں تو رمی نہ ہوگی۔ پے درپے کنکریاں مارنا سنت ہے۔ کنکر کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے سرے سے پکڑ کر ماریں اور رمی کے وقت یہ خیال ہے کہ منیٰ دہانے اور کعبہ آپ کی دائیں جانب ہو اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہیں اور تکبیر کے ساتھ یہ عارضہ شریف میں آئی ہے: **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مُّبْرُورًا وَ ذَنْبًا مُّغْفُورًا**۔ اگر کنکر حمرہ کے قریب گر جائے تو بھی جائز ہے۔ اگر دور گرے گی تو معتبر شمار نہ ہوگی۔ تین ہاتھ دور شمار ہے اور اس سے کم قریب۔

مسئلہ: حمرہ عقبی پر پہنچ کر تلبیہ کہ احرام کے وقت سے لے کر اب تک برابر پڑھتے رہے ہیں پہلی کنکر مارنے کے ساتھ ہی ختم کر دیں۔ منیٰ سے فارغ ہو کر سیدھے منیٰ آجائیں کیونکہ آج صرف ایک ہی حمرہ کی رمی کرنا ہے۔

مریضوں اور عورتوں کی رمی کا وقت: اگر کوئی شخص نیاری یا ضعف

کی وجہ سے خود رمی نہیں کر سکتا تو اس کو چاہئے کہ دوسرے شخص کو اپنا نائب بنا دے اگر اس حکم کے بغیر کسی نے دوسرے کی طرف سے رمی کی تو جائز نہیں جو شخص کسی دوسرے کی طرف سے رمی کرنے اس کو لازم ہے کہ پہلے خود اپنی طرف سے کرے بعد میں دوسرے کی کرے۔ مریضوں اور عورتوں کو حجرۃ العقیقی اور اس کے بعد والے دنوں میں تنیوں جبرأت کی رمی غروب آفتاب کے بعد کرنی جائز ہے۔ بلکہ مردوں کو چاہئے کہ بعد والے دنوں میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ کو رمی کا وقت زوال سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، زوال کے وقت اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ بعض کمزور لوگ کچلے جاتے ہیں اس لیے مرد اطمینان کے ساتھ عصر کے بعد جا کر رمی کر لیں کہ ہجوم بہت ہی کم ہو جاتا ہے۔ مریضوں اور عورتوں کو مغرب کے بعد ساتھ لے جا کر اطمینان سے رمی کر دیں، عورتوں کو رات کے وقت رمی کرنا افضل ہے جو عورتیں یا مریض کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتے ہوں اور حجرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔ وہ معذور ہیں۔ اگر سوا ہو کر حجرات تک آسکتے ہوں اور مرض کی زیادتی اور تکلیف کا اندیشہ نہیں تو ان کو خود رمی کرنی ضروری ہے دوسروں سے رمی کرانا جائز نہیں، ہاں اگر سواری یا

کوئی شخص اٹھانے والا نہ ہو تو پھر معذوری کی وجہ سے دوسروں سے رمی کر سکتے ہیں،

ضروری تنبیہ: بعض مرد صرف ہجوم کی وجہ سے عورتوں کی طرف سے رمی کر دیتے ہیں اور بعض عورتیں ہجوم کی وجہ سے دوسروں کو اپنی طرف سے رمی کرنے کی اجازت دے دیتی ہیں، ان کی رمی نہیں ہوتی ان کے ذمہ فدیہ واجب ہوگا:

فتح رمی سے فارغ ہو کر اب جانور ذبح کریں۔ یہ قربانی مفرد کے لیے مستحب ہے اور قارن اور تمتع والے کے لیے واجب ہے۔ اس قربانی کے احکام مثل عید الاضحیٰ

کی قربانی کے ہیں جو جانوروں یا جانزیں یہاں بھی جائز ہیں اور جن طرح وہاں اونٹ، کائے جینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں یہاں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

حلق فنج سے فارغ ہو کر سر منڈائیں یا کتروائیں۔ چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے۔ بلا اس کے حرام نہیں کھل سکتا۔ اگر بال کتروائیں تو ایک انگلی سے کچھ زیادہ کتروائیں اس سے کم نہ کتروائیں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں عورت کو سر منڈانا حرام ہے صرف چوتھائی سر کے بال بقدر ایک انگلی کے ایک پور کتروانے کافی ہیں لیکن ایک پور سے کچھ زیادہ کتروائیں تاکہ سب بال آجادیں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ مرد کو تمام سر کے بال کٹنا یا منڈانا سنت ہے۔ صرف چوتھائی سر کے بالوں پر اکتفا کرنا جائز ہے لیکن مکروہ تحریمی ہے حلق کے بعد اعرام کھول دیں اب جو چیزیں اعرام کی وجہ سے منع تھیں اب سب کی اجازت ہے سوا عورت کے کہ وہ طواف زیارت کے بعد حلال ہوگی۔

طواف زیارت سر منڈانے سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جائیں۔ اس کو طواف زیارت کہتے ہیں یہ دسویں یا بیسویں کو کرنا افضل ہے اور جائز بارہویں کا آفتاب غروب ہونے تک ہے اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔ مگر عورت کو اجازت ہے اگر وہ حیض کی حالت میں تو جو حیض سے پاک ہو کر طواف کرے۔

منہ طواف زیارت کے بارے میں صفحہ نمبر ۱۸۶ پر مفید مشورہ پڑھیں

لے جنایات اعرام اعرام کی حالت میں جناح، بوسہ، کنارہ وغیرہ، عورتوں کے سامنے ذکر جراح، لڑائی، مکر، خنک کے جانور کو شکار کرنا یا شکاری کو بتانا یا اس کی مدد کرنا جیسے بھڑی نیزہ وغیرہ پکڑنا، خوشبو لگانا، بال کٹنا، سر یا منڈھا کرنا، اسانا، تھوڑا، یہ سب ممنوع ہیں خوشبو کا یا خوشبو دار مہوہ کا ٹوکھٹا مکروہ ہے، اگر کسی پر ہاتھ رکھ لے تو کچھ ذرا نہیں اور کسی پر سر رکھنا اور رخسار رکھنا درست ہے۔ مگر اٹھے ہو کر چٹائی (باقی صفحہ ۹۱ پر)

گیاہویں بازہویں اور تیرہویں تاریخ میں جہالت کی رمی

دسویں تاریخ کے بعد تین دن اور رمی کرنی ہوتی ہے۔ گیاہویں، بازہویں، تیرہویں، ان تاریخوں میں تینوں جہر دل کی رمی کرنی ہوتی ہے۔ اور ان دنوں میں رمی کا وقت نوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور سنت یوں ہے کہ پہلے جہرہ اولیٰ کو رمی کریں۔ یہ مسجد خیف کے قریب ہے پھر وسطیٰ کو پھر عقبیٰ کو جہرہ اولیٰ کو رمی کر کے ذرا آگے بڑھیں قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کریں پھر وسطیٰ اور عقبیٰ کو اسی طرح رمی کریں اور اس کے بعد نہ ٹھہریں، اگر بازہویں کی رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے

دعایہ جانتے نہ ہو گزشتہ تکبیر پر کہنی مکروہ ہے اور سر پر کپڑا رکھنا ڈھانکنے کے حکم میں ہے، کپڑوں کی گھڑی یا خوان سر پر رکھنا جائز ہے، اگر کعبہ کے پردے کے نیچے آئے اور سر یا چہرہ کو پردہ لگے تو مکروہ ہے ورنہ کچھ حرج نہیں، اور سر اور دار بھی کو خطمی سے نہ دھوئے۔ باوجود کہ شبہ کے صابن سے دھونا جائز ہے اور آنکھوں کے پردے بال جہرہ سے جانز میں اور سٹے کپڑے جیسے کرتے، پاجامہ اور عمامہ اور ٹوپی اور موزہ نہ پہنے، اگر سہا ہوا کپڑا غیر معمولی طرح سے پہنے، مثلاً کرتے کو چادر کی طرح اوڑھے تو جائز ہے، مگر ترک اولیٰ ہے، اگر تورتہ نہ ہو تو موزہ کو وسط قدم پر سے کاٹ کر پہنے، اگر کپڑے خوشبو دار چہرے میں لگا ہوا ہو تو اس کو سینا جائز نہیں، ہاں اگر اس طرح دھو ڈالے کہ خوشبو نہ رہے تو جائز ہے، حمام میں جانا جائز ہے، مگر سبب یہ ہے کہ نہ غسل قبول دور نہ کرے، نہ گرم پانی سے نہ سرد پانی سے، اگر غسل کرے نہ خشکی یا طہارت کی نیت سے کرے۔ خیر اور کیا دوسے کے نیچے سلاہ میں آنا جائز ہے۔ مگر سر اور چہرہ کو نہ لگے، اگر گنگے کا تو مکروہ ہے، بیانی اور پیشی اور تھپیار لگانے اور انگشتی پہننے اور سر پر بنے خوشبو کا گھانا جائز ہے اگر خوشبو کا گھنا ایک دو قطر لگائیں تو صدقہ دینا واجب ہے اور زیادہ میں ذکر کرنا واجب ہے، غصہ اور فصد کرانی اور پیچھے لگانے اگر بال نہ موڑنے پر جس اور داڑھہ نکالنی اور شکستہ حشر کا باندھنا جائز ہے اور اگر پیچھے میں بال موڑے تو وہ دینا ہکا اور سر کھانا جائز ہے، ہاں اگر بال نوشتے یا بول کرے کا خوف ہو تو نرمی سے کھائیں، کھانی پر گھڑی لگانا، داڑھہ نکھانا اور آنکھیں کھانا بھی جائز ہے۔

عورت کا احرام اور اس کی جہالیات، عورت بھی مرد کی طرح احرام باندھنے اور افعال حج ادا کرے، مکروہ سر نہ کھولے، اپنا چہرہ کھلا رکھے اور چہرہ پر اس طرح کپڑا لٹکانا کہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے، اجنبی کے سامنے واجب ست اور تعبیہ پکار کر نہ کہے بلکہ اس طرح کہے کہ آپ ہی تھنے، سہا ہوا کپڑا پہنے رہے، مگر عذر ان اور کسے پکار لگا ہوا نہ ہو، اگر ان سے رنگا ہوا ہو تو دھو ڈالے اور موزہ اور زلیور پہنے رہے۔ دستار پہنے جائز ہیں مگر ترک اولیٰ ہے، عورت حیض و نفاس کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہے اور طواف کے علاوہ سب افعال حج ادا کر سکتی ہے۔

ہی منیٰ سے آجائیں تو تیرہویں کی رمی واجب نہیں اور اگر منیٰ میں آفتاب غروب ہو گیا۔ تو تیرہویں کی فجر ہونے سے پہلے پہلے بھی چلے آنا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ اگر تیرہویں کی فجر منیٰ میں ہو گئی تو اب تیرہویں کی رمی بھی واجب ہو گئی اگر رمی کے بغیر آئیں تو دم دینا واجب ہو گا۔ تیرہویں تا یضح کو زوال سے پہلے بھی رمی کرنا جائز ہے مگر گیارہویں اور بارہویں کو زوال سے پہلے جائز نہیں،

طواف وداع جب گھر کو واپسی کا ارادہ کریں تو ایک طواف ادا کرنا چاہیے۔ اس کو طواف وداع یا طواف صدر کہتے ہیں یہ میقات سے باہر والے حاجی

کے لیے واجب ہے صرف عمرہ کرنے والے پر واجب نہیں اس طواف کا اول وقت طواف زیارت کے بعد ہے جب واپسی کا ارادہ ہو اور اس کا آخر وقت متعین نہیں جب چاہے کریں۔ اگرچہ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں رہیں مگر مستحب یہ ہے کہ جب مکہ مکرمہ سے چلے لگیں تو اس وقت کریں تاکہ بیت اللہ شریف سے آخری ملاقات پر مفارقت ہو۔

طواف کے بعد دو گانہ نفل ادا کر کے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب پیٹ بھر کے آب زمزم پیئیں۔ زمزم چہرہ، سر اور بدن کو ملیں، پھر دہلیز کعبہ کو کہ زمین سے اُبھری ہوئی ہے بوسہ دیں۔ سینہ اور داہنا رخسار طہنم کو لگا کر داہنا ہاتھ اوپر کو اٹھا کر بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ لیں جیسے ایک فیلیل غلام اپنے آقا کے کپڑے پکڑتا ہے اگر پردہ تک ہاتھ نہ پہنچے تو دونوں ہاتھ سر کے اوپر اٹھا کر دیوار پر سیدھے کھڑے کر کے پھیلا دیں اور خوب رو رو کر اللہ کریم کے حضور التجائیں دُعائیں کریں، پھر حجر اسود کو بوسہ دے کر اُسے پاؤں مسجد سے باہر آئیں۔

افعال عمرہ		(۱۰) رمی جمار	واجب
		(۱۱) طواف وداع	واجب
افعال قرآن		شرط	
		رکن	
(۱) احرام عمرہ		(۱) اعزام حج و عمرہ	شرط
(۲) طواف منہ رمل		(۲) طواف عمرہ مع رمل	رکن
(۳) سعی	واجب	(۳) سعی عمرہ	واجب
(۴) سر منڈانی یا کتوانا	واجب	(۴) طواف قدوم مع رمل	سنت
افعال حج افراد			
(۱) احرام	شرط	(۵) سعی	واجب
(۲) طواف قدوم	سنت	(۶) وقوف عرفہ	رکن
(۳) وقوف عرفہ	رکن	(۷) وقوف مزدلفہ	واجب
(۴) وقوف مزدلفہ	واجب	(۸) رمی جمرہ عقبہ	واجب
(۵) رمی جمرہ عقبہ	واجب	(۹) تہائی	واجب
(۶) تہائی	اختیاری	(۱۰) سر منڈانی	واجب
(۷) سر منڈانی	واجب	(۱۱) طواف زیارت	رکن
(۸) طواف زیارت	برگن	(۱۲) رمی جمار	واجب
(۹) سعی	واجب	(۱۳) طواف وداع	واجب
۱۔ رمل سنت ہے۔ ۱۲۔ امنہ			

افعال تمتع جبکہ مَدی ساتھ نہ ہو

(۱)	اسلام عمرہ	شرط	(۸)	ری جمرہ عقبہ	واجب
(۲)	طواف عمرہ مدہل	رکن	(۹)	ستہ بانی	واجب
(۳)	سعی عمرہ	واجب	(۱۰)	سر منڈانا	واجب
(۴)	سر منڈانا	واجب	(۱۱)	طواف زیارت	رکن
(۵)	سعی عمرہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط	(۱۲)	سعی	واجب
(۶)	وقوف عرفہ	رکن	(۱۳)	ری جمار	واجب
(۷)	وقوف مزدلفہ	واجب	(۱۴)	طواف دواع	واجب

تَنبِيْہ

- (۱) قارن کے لیے سعی طواف قدوم کے بعد افضل ہے اگر اس کے بعد سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو مدہل اور اضطیاع بھی نہ کرے اور سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔
- (۲) طواف دواع اہل مکہ مکرمہ پر واجب نہیں۔
- (۳) اکثر پاکستانی لوگ چونکہ بدی ساتھ نہیں لے جاتے اس لیے ہم نے تمتع کی اسی صوت کے احکام لکھے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ بدی ہو تو اس کو عمرہ کی سعی کے ساتھ سر منڈانا نہ ہوگا، بلکہ اسی طرح احرام بے گا اور آٹھویں کو دوسرا احرام حج باندھنا ہوگا۔
- (۴) افراد کرنے والا اگر سعی طواف قدوم کے بعد کرے تو طواف قدوم میں ٹل اور اضطیاع بھی کرے مگر افضل یہ ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔

۱۔ ہی متہ بانی کے جانور کہتے ہیں

فضائلِ عمرہ

عمرہ کی فضیلت بہت سی احادیث میں بیان کی گئی ہیں ہم صرف تین روایتیں ذکر

کرتے ہیں :-

۱۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبْرُ نُجُثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو کر نہ کہ وہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے کہ میاں کو بھٹی لوسہ اور سونے اور چاندی کے سیل کو ڈر کر دیتی ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرہ سے نہ صرف گناہ معاف ہو جاتے ہیں بلکہ انسان سے ان دونوں کی برکت سے فقر و فاقہ بھی دور ہو جاتا ہے اور ظاہر و باطن دُنیا و آخرت کی دولتوں سے حج اور عمرہ کرنے والا مالا مال ہو جاتا ہے لیکن ان ملاص شرط ہے

۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةِ السَّيِّمِ حَجَّةٌ مَعِي.

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر اور ایک ولایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔

الْحَجَّاجُ وَالْعُمْرَارُ وَقَدْ أَتَى اللَّهَ أَنْ دَعَاهُ إِجَابَتُهُمْ وَإِنْ اسْتَغْفَرُوا غُفِرَ لَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

رج اور عموماً کرنے والے اللہ تعالیٰ کے جہان میں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتے ہیں اور اگر خطا معاف کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی خطا معاف کرتے ہیں۔

فضیلت طواف

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لیے ہیں اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس رحمتیں اللہ کو دیکھنے والوں کے لیے (طبرانی شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔ مگر مزید یہ کہ جس قدر وہ طواف کرتے رہیں اور اکثر وقت حرم میں گزاریں نمازیں باجماعت ادا کریں کہ یہاں پر ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کے ثواب کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ان مقامات پر بھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ خانہ کعبہ کے اندر مقام ابراہیم کے چھے مطاف میں۔ حجر اسود کے مقابل رکن عراقی کے قریب جو عظیم اور دروازہ کے درمیان ہے۔ منبر کے سامنے عظیم خصوصاً میزاب رحمت کے نیچے رکن میانی اور حجر اسود کے درمیان۔ رکن شامی کے نزدیک اور ان مقامات پر اپنے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کی بخشش کی دعائیں کریں اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ عورتوں کے برابر کھڑے نہ ہوں اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اگر عورتیں نماز میں آپ کے آگے ہوں تب بھی نماز نہ ہوگی۔

در بار شفیق المنیرین رحمۃ اللہ علیہم حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضری و زیارت پستہ منورہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ أَيْتُهَا النَّحْيُ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

۱۔ واضح ہے کہ روزہ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنا افضل مستحب
سے ہے بلکہ بعض نے قریب قریب واجب لکھا ہے فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔
جس نے میری قبر (روزہ شریف) کی زیارت کی اس کے واسطے میری شفاعت
واجب ہوگئی:

۲۔ جو میری زیارت کو آئے اور مقصود میری ہی زیارت ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں
قیامت میں اس کا شفیع ہوں۔

۳۔ اگر کوئی میرے انتقال کے بعد میری قبر (روزہ شریف) کی زیارت کرے تو ایسا ہے
جس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

پس جس شخص پر حج فرض ہو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے چاہے پہلے
حج کریں یا پہلے مدینہ منورہ آجائیں مغرض جب مدینہ منورہ کا ارادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ روزہ

مطہرہ کی زیارت کو آنے کی نیت کریں تاکہ اس حدیث کے مصداق ہو کہ جو کوئی میری
 زیارت کو ہی آئے اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی اور جب مدینہ منورہ کو چلیں تو
 راستہ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں پھر جب دہاں کے درخت نظر پڑیں تو
 اور زیادہ کثرت کریں جب دہاں کی عمارات نظر پڑیں تو درود شریف پڑھ کر کہیں:
 اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمٌ نَبِيَّتِكَ فَاَجْعَلْهُ وَقَايَةً لِّيْ مِنَ السَّارِ وَ اَمَانًا
 مِنَ الْعَذَابِ وَ سُوءِ الْحِسَابِ اور مستحب ہے کہ غسل کریں یا وضو اور
 صاف ستھرے کپڑے اور اچھا لباس پہنیں اگر نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے اور
 خوشبو لگائیں اور پہلے سے پیادہ ہو لیں، خشوع و خضوع اور تواضع جس قدر
 ہو سکے فرو گذاشت نہ کریں اور عظمت مدینہ منورہ کا خیال کئے ہوئے درود شریف
 پڑھتے ہوئے چلیں جب مدینہ منورہ میں داخل ہوں تو یہ کہیں: رَبِّ اَدْخِلْنِيْ
 مُنْجَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ
 سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَرْزُقْنِيْ
 مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَاءَكَ وَ
 اَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَعْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ يَا اَخِيْرَ مَسْئُوْلٍ اور ادب اور حضور
 قلب کے ساتھ دعا اور درود شریف بہت پڑھیں کہ اس جگہ جا بجا مواقع قدم رسول علیہ
 الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں سوار نہیں
 ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ کو حیا آتی ہے کہ سواری کے گھوڑوں سے اس زمین کو پامال
 کروں جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہوں۔

مسجد نبوی میں داخلہ

جب مسجد نبوی میں داخل ہوں تو اول داہنا پاؤں داخل کریں اور دخول مسجد کی دعا پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے۔ پھر ریاض الجنۃ میں (کہ ماہین قبر شریف اور منبر کی زمین کا نام ہے اور یہ قطعہ جنت کا ہے) تحیۃ المسجد پڑھیں اس طرح کہ منبر دہنے موڑھے کی سیدھ میں رہے اور وہ ستون کہ جس کے نیچے صندوق ہے، سامنے رہے کہ یہی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور بعد تحیۃ المسجد کے سجدۂ شکر ادا کریں کہ حق تعالیٰ نے آپ کو نعمت نصیب کی اور جو چاہے دعا کریں پھر روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور سر ہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑے ہوں۔ اور پشت قبلہ کی طرف کریں اور کچھ بائیں طرف کو مائل ہوں کہ چہرہ شریف کے خوب مقابل ہو جائیں اور ادب تمام خشوع کے ساتھ کھڑے ہوں اور زیادہ قریب نہ ہوں اور دیوار کو ہاتھ نہ لگائیں کہ یہ ادب اور معیت کا مقام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے ہوئے اور لیٹے ہوئے تصور کریں اور کہیں :-

حُضُوْا اَکْرَمَ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ پَر دُرُوْدُ وَاَسْلَامْ

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللہِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللہِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدَ وَلَدِ اَدَمَ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ يَا رَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - أَشْهَدُ
 أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ
 الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرَ جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَاذَى نَبِيًّا
 عَنْ أُمَّتِهِ - اللَّهُمَّ اعْظِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ
 وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مُحَمَّدَوَاتٍ الَّذِي وَعَدْتَهُ
 إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْوَعْدَ وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ إِنَّكَ
 ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور پھر حضرت مکی اللہ علیہ السلام کے وسیلے سے دعا کریں۔ اور
 شفاعت چاہیں۔ کہیں یا رسول اللہ اسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَأَتَوَسَّلُ بِكَ إِلَى
 اللَّهِ فِي أَنْ أَمُوتَ مُسْلِمًا عَلَى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ اور ان الفاظ میں جس قدر چاہے
 زیادہ کریں مگر ادب اور محرم کے کلمات ہوں لیکن سلف یہاں جہاں تک اختصار ممکن ہو سکتا
 رکھتے ہیں اور بہت پکار کر نہ بولیں بلکہ آہستہ حضور اور ادب سے عرض کریں اور جس کسی کا
 سلام کہنا ہو عرض کریں۔ اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
 يَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ -

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بعد ایک اتھ ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں۔ اَلْسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ وَثَانِيَهُ فِي الْغَارِ رَفِيقَهُ فِي الْأَسْفَارِ
 أَمِينَهُ عَلَى الْأَسْرَارِ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ
 مُحَمَّدٍ خَيْرًا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بقدر ایک ہاتھ کے اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقَ الَّذِي أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ
 الْإِسْلَامَ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَمَيِّتًا جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ مُجَدِّدًا خَيْرًا
 اور یہاں بھی الفاظ کی کمی زیادتی میں اختیار ہے اور جس نے کہہ دیا ہو اس کا سلام پہنچا دیں۔

پھر ذرا آگے بڑھ کر کہیں۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِيقِيهِ جَزَاكُمَا اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ
 جِئْنَاكَمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ
 لَنَا وَيدْعُوْنَا رَبَّنَا أَنْ تَجْعِلَنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَسُنَّتِهِ وَيَحْشُرَنَا فِي
 زُمْرَتِهِ وَجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

پھر آگے بڑھ کر چہرہ شریف کے مقابل کھڑے ہو کر جو کچھ ہو سکے دعا کریں مخصوصاً اپنے
 اور والدین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کے واسطے بخشش کی دعا کریں اور ان لوگوں کے
 لیے بھی دعا کریں جنہوں نے اس کتاب میں حصہ لیا پھر وہاں سے نکل کر ستون اسطوانۃ الالباب
 کے پاس آ کر دو رکعت پڑھ کر دعا کریں پھر ریاض الجنۃ میں آ کر نفلیں پڑھیں اگر وقت مکروہ ہو
 تو پھر اذکار و استغفار و دعا کرتے رہیں جب تک ہو سکے پھر منبر کے پاس رُتبانہ منبر پر ہاتھ رکھیں
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر دست مبارک رکھتے تھے پھر اسطوانۃ خانہ کے پاس آئیں اور ب
 جگہ درود شریف اور دعا سے غافل نہ رہیں جس قدر اس میں کثرت ہو سکے بہتر ہے اور جب تک

مدینہ منورہ میں رہیں تلاوت اور ذکر کرتے اور صلوٰۃ و سلام خوب پڑھتے رہیں اور راتوں میں بہت جاگیں اور وقت ضائع نہ کریں اور حتی الوسع نماز مسجد نبوی میں پڑھیں اور زیارتِ روضہ مبارک کے بعد ہر روز یا جمعہ کو زیارتِ مزاراتِ بقیع کی بھی ضرور کریں کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت حسنؓ اور حضرت ابراہیمؓ اور ازواجِ مطہرات اور اصحابِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہاں تشریف رکھتے ہیں اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے اقصیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے کی بھی زیارت کریں اور مسجدِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جا کر نماز پڑھیں اور ہفتہ کے روز مسجدِ قبہ میں جا کر نماز پڑھ کر دُعا کریں اور جب رخصت ہوں تو دو رکعت مسجدِ نبوی میں پڑھ کر حضرت مکیؓ علیہ السلام کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور جس طرح مذکور ہو چکا ہے، سلام پڑھیں اور پھر رخصت ہو کر آئیں۔

ریاضُ الجنتہ میں ستونہائے رحمت

ریاضُ الجنتہ میں قدیم مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر سات ستون ہیں، ان کو اسطواناتِ رحمت کہا جاتا ہے ان پر سنگِ مرمر چڑھا ہوا اور طلائی کام ہے، پہلی قطار میں چار ستون سنگِ سُرخ کے ہیں اور ان پر ان کا نام کندہ ہے۔

۱۔ اسطوانہ حنانہ : یہ ستون اس تنہ کجور کی جگہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر منتقل ہونے پر زور زور سے رویا تھا۔

۲۔ اسطوانہ حرس : جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولتِ مکہ میں تشریف لے جاتے تو کوئی صحابی پہرہ دینے کی غرض سے آ بیٹھتے۔

۳۔ اسطوانہ وفود : باہر سے جو وفودِ مشرف بہ اسلام ہونے کے لیے آتے

تو یہاں بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوتے۔

۳۔ اسطوانہ ابی لبابہ۔ حضرت ابی لبابہ صحابی سے بہ تعاضلے بشریت غزوہ

تبوک میں ایک خطا سرزد ہو گئی تھی جس کا قرآن مجید کے پارہ ۷۱ میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہے

اس کی وجہ سے ابولبابہ نے اپنے کو اس ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خود نہیں کھولیں گے بندھا رہوں گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ فرمایا کہ جب تک مجھے خدا

کی طرف سے حکم نہیں ہو گا میں بھی نہیں کھولوں گا چنانچہ پچاس روز کی طویل مدت کے بعد اللہ

تعالیٰ نے ابولبابہ کی توبہ قبول کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے کھولا۔

۵۔ اسطوانہ سرسیر۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکام فرمایا کرتے تھے اور رات

کو آرام کے لیے آپ کا بستر مبارک بچھا دیا جاتا تھا۔

۶۔ اسطوانہ جبرئیل۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت وحیہ کلبی کی صورت

میں وحی لے کر تشریف لاتے تو اکثر اس جگہ بیٹھے نظر آتے۔

۷۔ اسطوانہ عائشہؓ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک

جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو تو ترجیح کے لیے

قرعہ اندازی کی نوبت آئے، اس وقت سے صحابہ کرامؓ کو اس جگہ کے معلوم

کرنے کی جستجو رہی، بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے

عبداللہ بن زبیرؓ کو یہ جگہ بتائی جہاں اب یہ ستون ہے۔

ابن ستونوں کے قریب جا کر دُعا استغفار کریں۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز کا ثواب

اکثر وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بنیت اعتکاف گذاریں، اور نچگانہ نماز عجمت سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ادا کریں اور تکبیر اولیٰ اور پہلی صفت کا اہتمام کریں، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نماز کا ثواب ہزار بنی مسلمان کی روایت کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ
إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ)

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب مذکور ہے اور امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھی جائے گی اور عذاب نفاق سے بھی برأت لکھی جائے گی اس واسطے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز باجماعت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مستقل طور سے اعتکاف بھی کریں۔ اور قرآن شریف ختم کریں اور صدقہ خیرات حسب حیثیت کریں مساکین و مجاورین اور باشندگان، یہ منورہ کا خاص طور سے خیال رکھیں ان کے ساتھ محبت سے پیش آئیں اگر ان کی طرف سے کوئی زیادتی بھی ہو تو تحمل کریں اور شرفیاء نہ بڑاؤ کریں خرید و فروخت میں بھی ان کی امداد کی نیت کریں تاکہ ثواب بٹے

درود شریف

ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان

اللہ تعالیٰ ارشاد مبارک فرماتے ہیں :
 لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ
 رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ (قرآن شریف پ: ۱)
 ترجمہ : اللہ کریم کا ایمان والوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے انہیں میں سے اُن پر رسول بھیجا

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی و رسول کا ہوتا ہے انسا لول پر
 خاص کہ اُن بندوں پر جن کو اُس نبی کے ذریعہ سے ایمان ملا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ امت
 محمدیہ کو ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے واسطہ سے ملی۔ اس لیے یہ اُمت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنون احسان
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک اور پروردگار ہے اس کا
 حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اسی طرح اس کے پیغمبروں
 کا حق ہے کہ اُن پر درود و سلام بھیجا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے رحمت و
 رافت اور رفع درجات کی دعا کی جائے۔ درود و سلام کا مطلب یہی ہوتا ہے
 اور یہ دراصل ان محنوں کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا ہدیہ۔ وفا داری و نیاز کیشی کا تذکرہ
 اور ممنونیت و سپاس گزاری کا اظہار ہوتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دعاؤں کی کیا

اعتیاج ہے۔ بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے برائیوں اور تنہوں کی کیا ضرورت ہے۔
 تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی اُن کی خدمت میں پہنچاتا ہے۔ اور
 ہماری اس فُعادۃ التبا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف و عنایات میں اضافہ
 ہوتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ درود شریف کا خود ہم کو پہنچاتا ہے۔ ہمارا ایمانی رابطہ
 مستحکم ہوتا ہے اور ایک دفعہ کے مخلصانہ درود کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس
 رحمتوں کے ہم مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ ہیں درود و سلام کے فوائد اور منافع۔ اللہ کریم ہمیں اپنے
 محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرماویں۔

فضائل درود شریف

۱۔ سب سے بڑھ کر تو فضیلت درود شریف کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود
 درود شریف کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرمائی ہے پُناہِ اللہ کریم نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم قرآن شریف میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَيُّهَا
 الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُن کے لئے تعالیٰ

مکمل ارشاد فرماتے ہیں اے ایمان والو! درود بھیجو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سلام بھیجو۔

ف: اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ فرشتوں اور

انسانوں کا درود بھیجا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنا مراد ہے :

۲۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے

زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر بہت زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا (ترمذی شریف)

۳۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے

اس کام پر مقرر ہیں کہ ستیاچی کرتے رہتے ہیں جو شخص میری امت میں سے سلام

بھیجتا ہے اُس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں (ابوداؤد شریف)

۴۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے

بلا ہاتھوں نے مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر درود شریف پڑھے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا۔ اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا

میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں نے یسٰں کی سجدہ شکر ادا کیا (صحیح مسلم)

۵۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھ کے روز مجھ پر کثرت سے

درود شریف پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۶۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہیے

کہ مجھ پر درود پڑھے۔ (نسائی شریف)

۷۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک بار

درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماویں اور اُس کے دس گناہ معاف

ہوں اور اُس کے دس درجے بڑھیں اور دس نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں

لکھی جاویں گی (نسائی شریف)

۸۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود پڑھا کرو مجھ پر تمہارا درود

مجھ پر پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (سنائی شریف)

۹۔ ایک اور روایت میں ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لیے ستر بار دُعا کرتے ہیں۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پائے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ (مسلم)

۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار قیامت کے روز اُس کے لیے میری شفاعت ہوگی (طبرانی)

۱۲۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ہر روز ستر بار درود پڑھے اُس کی ستر حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ تیس دنوں کی دنیا کی باقی آخرت کی۔

۱۳۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر درود کی کثرت کرتا ہوں تو کس قدر درود اپنا معمول رکھوں۔ فرمایا جس قدر تہارا دل چاہے میں نے عرض کیا کہ ایک بُج (یعنی ایک حصہ تین حصہ اور وظائف دیں) فرمایا جس قدر تہارا دل چاہے اگر اور بڑھا دو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر زیادہ کرو تو اور بہتر ہے۔ میں نے کہا تو پھر درود ہی درود رکھوں گا، تو فرمایا اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہو جائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ (صحیح المستدرک للحاکم)

۱۴۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تمام دُعائیں رُکِ رہتی ہیں جب تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھو (طبرانی)

۱۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا، آسمان و زمین کے درمیان رُک

رہتی ہے اور نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو (ترمذی)

۱۶۔ موابب الدنیل میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کے برابر کمال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پتہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے مال باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔ (ماشیہ ص ۵۵)

۱۷۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ جلیل القدر تابعی اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روزہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (ماشیہ ص ۵۵ از فتح القدر)

۱۸۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایسے آدمی کو نصف ات کو اٹھے اور کسی کو خبر نہ ہو پھر وضو کرے پھر حمد الہی کرے پھر درود شریف پڑھے پھر قرآن مجید پڑھنا شروع کرے (انسائی)

۱۹۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھے اور وسیلہ کی دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (ترمذی)

۲۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اُس کو میں خود سنا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے (یعنی بذریعہ ملائکہ) (بیہقی)

۲۱۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر مجھ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو

اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فائز ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی حضور نے ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

خاص خاص درود شریف کے خاص خاص فضائل

درود شریف کن الفاظ سے پڑھنا چاہیے؟

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے میں تجھے ایک ایسا ہیرہ دوں جو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلادیا کہ آپ پر سلام جیسا کہ نماز میں السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ پڑھنے کا حکم ہے آپ پر درود شریف کن الفاظ کے ساتھ پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ سے ارشاد مبارک فرمایا کہ ہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ

عَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ (بخاری شریف)

ف - ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اُن حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاں جہانوں اور دوستوں کے لیے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات تھے۔

۲۔ حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسی مرتبہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم۔ اُس کے اسی برس کے گناہ معاف ہو جائیں گے (طبرانی)

۳۔ حضرت روفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم۔ اُن کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے (طبرانی)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دُعا کرے جَزَى اللّٰهُ عَنْہُمْ حَقَّهَا هُوَ اَهْلُہٗ تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ (طبرانی)

ف - 'مشقت میں ڈالے گا' سے مراد کہ ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

درود شریف برائے کشادگی رزق

۵۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے وہ یوں کہا کرے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ (طبری)

۶۔ روضۃ الاجاب میں امام اسماعیل بن ابراہیم مذنی سے جو امام شافعی کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم دیا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جاؤں اور سب برکت ایک درود کی ہے جس کو پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے فرمایا یہ ہے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ (ماشیہ حسن حصین)

درود شریف برائے حفاظت جمیع آفات مبینات

۷۔ منہاج الحسنات میں ابن فاکھانی کی کتاب فہر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضربی تھے۔ انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے بیان کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا، میں اُس میں موجود تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو نہرا رہا پڑھیں، ہنوز تین سو بار پڑھتے پہنچے تھے کہ جہاز نے نجات پائی وہ درود شریف یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 صَلَوةً تُجَيِّنُا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا
 جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ
 تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا
 اَقْصٰى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَ بَعْدَ
 الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ف بحکم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد السعید کے ماشیہ
 پر اس درود شریف کا کثرت سے پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چپاں
 کرنا تمام امراض و بآسیہ ہیضہ و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے
 لیے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب اطمینان بخشتا
 ہے۔ تحریر فرمایا ہے :

- ۸۔ مسجد میں جلنے اور اس سے باہر آنے کے وقت حدیث شریف میں پڑھنا
 آیا ہے :- بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
- ۹۔ مسلم شریف اور ترمذی شریف میں ہے کہ بعد اذان کے درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر اور مانگے آپ کے لیے وسید اللہ تعالیٰ سے ۔
- ۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نہیں وضو ہوتا اُس شخص کا جو درود نہ بھیجے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔“ ف ؛ یعنی پورا ثواب نہیں ملتا ۔
- ۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ جو میری قبر کے پاس درود شریف
 بھیجتا ہے میں سُن لیتا ہوں ۔ (بخاری)

دُرود شریف برائے زیارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاو السعید میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر تو خاصیت دُرود شریف کی یہ ہے کہ عشاق کو دُرود شریف کی کثرت کی وجہ سے خواب میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ بعض دُرودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب ترغیب اہل السعادت میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں گیارہ بار آیتہ الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ اور بعد سلام ستوا بار دُرود شریف پڑھے انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ دُرود شریف یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

دیگر۔ شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ھو اللہ اور بعد سلام کے ایک ہزار مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے تو دولت زیارت نصیب ہو۔ وہ یہ ہے:

صَلِّ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

دیگر۔ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس دُرود شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہوتی ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحَرِّ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اسْرَارِكَ
وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوَسِ مَمْلَكَتِكَ وَاَمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ
مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نَوَاضِيَانِكَ

صَلَوۡتُ تَدۡوِمَ دَوَامِکَ وَتَبَقِی بَبَقَائِکَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوۡنَ عِلْمِکَ
صَلَوۡتُ تَرْضِیۡکَ وَتَرْضِیۡہِ وَتَرْضٰی بِہَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیۡنَ

دیکر۔ اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الزَّکَنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوۡحِ سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں
قلب کا شوق سے پڑھنا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے :

تنبیہ : خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے، لیکن وہاں
قابل ذکر ہیں۔ — اول یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس

کے لیے جہانے اس کے خواب میں زیارت سے شرف ہو جانا نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت
کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں، محض اللہ کریم کی عطیہ ہے، ہزاروں کی عمریں اسی حالت میں ختم
ہو گئیں، البتہ غالب یہ ہے کہ دُور و شریفیت کی کثرت اور اتباعِ سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا
غلبہ ہو تو مولانا کریم اپنی رحمت مہربانی فرمائی دیتے ہیں، لیکن چونکہ لازمی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم
نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لیے اسی میں اللہ کریم کی ملکت ہے۔

دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے
یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔ اعلیٰ ریش صحیح سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو
اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ خواب میں آکر وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا ظاہر
کرے، مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نبی سمجھ بیٹھے، لیکن اس کے باوجود اگر
دیکھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مطابق حدیث شریف دکھائی دے تو اس کا اپنا قصور ہے،
اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کی پوری کوشش کرے۔
اللہ کریم تو فقی نصیب فرمادیں۔ آمین :

دُعائے مانگنے کی فضیلت

۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا — دُعائے مانگنا بعینہ عبادت کرنے کے برابر ہے پھر آپ نے (بطور دلیل) قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی :-
 وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ
 يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ
 دَاخِرِينَ

ترجمہ : اور تمہارے رب نے فرمایا ہے : مجھ سے دُعا مانگا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ (ازراۃ بختہ) میری عبادت سے سرتابی کریں وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل و خوار ہو کر۔

۲۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تم میں سے جس شخص کے لیے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دُعائے مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دُعائیں مانگی جاتی ہیں، اُن میں اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اُس سے (دُنیا اور آخرت میں) عافیت کی دُعا مانگی جائے۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ (اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے گئے) آتا ہے اور بعض طرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ

اَلْجَابَةِ (اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیے گئے)
 آیا ہے۔ (تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے)

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دُعَا کے سوا کوئی چیز قضا
 (تقدیر کے فیصلے) کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی (عمل خیر) کے سوا کوئی چیز
 عُمر کو نہیں بڑھا سکتی۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ (قضا و) قدر سے بچنے کی کوئی
 تدبیر فائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ سے دُعَا مانگنا اس (آفت و مصیبت)
 میں بھی نفع پہنچاتا ہے جو نازل ہو چکی اور اس (مصیبت) میں بھی جو ابھی
 تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے
 میں دُعَا اس سے جا ملتی ہے۔ پس قیامت تک ان میں کش مکش ہوتی
 رہتی ہے۔ (اور انسان دُعَا کی بدولت اس بلا سے بچ
 جاتا ہے)۔

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعَا سے زیادہ
 کسی چیز کی وقعت نہیں۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے

کوئی سوال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں مَنْ لَعَبِدُ عِ اللّٰهِ غَضِبَ عَلَيْهِ (جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے)۔ آیا ہے۔ (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے صحابہ سے خطاب کر کے فرمایا : تم اللہ سے دُعا مانگنے میں عاجز نہ بنو (اور کوتاہی نہ کرو) اس لیے کہ دُعا کرتے رہنے کی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ناپائی آفت سے) ہلاک نہ ہوگا۔

۸۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا مستحیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائیں، اس کو چاہیے۔ کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دُعا مانگا کرے۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : دُعا مومن کا ہتھیار ہے دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

۱۰۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے سے روگردانی والہ یا ناجائز طور پر نفرت و عنبر کا مظاہر ہے، جو اللہ تعالیٰ کی شدید ترین ناراضگی کا موجب ہے اور دُعا مانگنا سلسلہ عبادت (بندگی) کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ ۱۲

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو کسی مصیبت میں، گرفتار تھی، تو (ان کی حالت دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیست کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔

۱۱۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو بھی مسلمان (کسی چیز کے) مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب مُنہ اُٹھاتا ہے (اور دعا مانگتا ہے)، اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دیتے ہیں، یا وہی چیز اس کو فی الفور دے دیتے ہیں یا اُس کے واسطے (دُنیا یا آخرت میں) اس کو ذخیرہ کر دیتے ہیں۔

۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا یا اَازَ الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ تو آپ نے فرمایا: تیری دعا قبول کی جائے گی! اب تو (جو چاہے) مانگا! ۱۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص تین مرتبہ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

۱۔ یعنی دعا کے قبول ہونے کی تین صورتیں ہوتی ہیں (۱) اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرینِ صحت ہوتا ہے تو فوراً مراد پوری کر دی جاتی ہے (۲) اگر فوراً مراد پوری کرنا قرینِ صحت نہیں ہوتا تو بہ تاخیر مناسب وقت پر وہ مراد پوری کر دی جاتی ہے (۳) ورنہ اس کا نعم البدل دنیا یا آخرت میں دے دیا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا اجر تو ہر صورت میں ہی جاتا ہے اس لیے کوئی بھی دعا رائیگاں کسی بھی صورت میں نہیں جاتی ۱۲۔

کہتا ہے وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے بے شک سب بڑا رحم کرنے والا
تیری طرف متوجہ ہے اب توجہ چلے سوال کر :

۱۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ کہہ رہا تھا۔ آپ نے اُس سے فرمایا۔ تو (جواب دیا)
ماگ اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم تیری طرف ہے :

۱۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ
اس شخص کو جنت میں داخل فرما دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جہنم
سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے اے اللہ تو اس شخص کو جہنم کی آگ سے
پناہ دے دے“

۱۶۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دُعا کرے گا وہ جو سوال بھی اللہ سے کرے
گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کریں گے (وہ پانچ کلمے یہ ہیں) :-

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

(۲) لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

(۳) وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(۴) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حضور ﷺ کی صبح و شام کی دعائیں

(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے بچھونے بہت تکلیف پہنچائی۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ تُو نے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّلَاقَاتِ مِنْ شَيْءٍ مَّا خَلَقَ کیوں نہ پڑھا۔ اگر تو ان کلمات کو پڑھ لیتا تو کچھ کو بچھو سے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ (مسلم شریف)

ف۔ جو شخص فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا و آفات سے محفوظ رکھیں گے۔

(۲)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ صبح و شام بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پڑھنے والے کو دنیا کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (ابوداؤد شریف)

(۳)

حضرت حارث بن مسلم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ نبی کریم ﷺ نے میرے کان میں بچکے سے فرمایا کہ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد جس نے سات مرتبہ **اللَّهُمَّ اجِرْنِي مِنَ النَّارِ** پڑھ لیا۔ وہ رات دن میں کبھی بھی مر جائے تو جنت میں جائے گا۔ (نسائی شریف)

ہر نماز کے بعد کی دُعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ معاذ! خدا کی قسم مجھے تجھ سے محبت ہے، حضرت معاذ نے عرض کیا میرے مال باپ آپ پر سے قربان ہو جائیں۔ قسم خدا کی میں بھی آپ کو چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ کسی نماز کے بعد ان کلموں کا کہنا نہ چھوڑو۔ **اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ** (نسائی شریف)

مجلس کا کفارہ

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے یہ کلمات **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ** کسی خیر کی مجلس میں پڑھ لیے تو اس پر گہر لگا کر محفوظ کر دیا جاتا ہے اور جس شخص نے کسی بُرائی کی مجلس میں پڑھ لیے تو یہ کلمات اس بُرائی کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ (نسائی شریف)

چھوڑا پھنسی اور زخم کے لیے دُعا

جس شخص کو چھوڑا پھنسی یا زخم ہو تو اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا تھوک لگا کر پھر
پٹی پر رکھ کر موضع زخم پر رکھے اور یہ دُعا پڑھے :

يَسْمِعُ اللهُ تَرْبَةً اَرْضًا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفِيَ سَقِيمًا يَا ذَا
رِقَبَاتِنَا۔ (اسلم شریف)

انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کریم صحت عطا فرمادیں گے۔

عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والے کے لیے حضورؐ کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی رحمت ہو اُس نبی پر جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے (ترمذی شریف)
حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے والوں کے جسم پر اللہ تعالیٰ دُفعہ فرما کر دے گا۔ (ابن ماجہ)

اس دُعا کے پڑھنے سے خوشی نصیب ہو

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی شخص کو کوئی رنج و غم
مصیبت و پریشانی ہو تو وہ یہ دُعا پڑھے تو اللہ کریم اُس کے رنج و غم کو خوشی میں بدل دیں گے
اللَّهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ وَبْنُ عَبْدِكَ وَبْنُ اَمَتِكَ تَا صِيتِي

بِيَدِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ إِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِعْتَ
 بِهِ نَفْسِكَ أَوْ أُنْزِلَتْهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
 أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ
 الْعَظِيمَ رَبِّعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَ
 ذَهَابَ هَوْنِي (مسند احمد)

بیت الخلائق میں جانے اور آنے کی دُعا

جب بیت الخلائق میں داخل ہوں تو پہلے بائیں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں :-
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ
 اور جب فارغ ہو کر باہر نکلیں تو پہلے دائیں پاؤں باہر نکالیں اور یہ دُعا پڑھیں :-
 عَفْرَانِكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي
 اللہ کریم جن دشمنیوں کی شر سے محفوظ رکھیں گے (صحیح حسین)

رات کو سونے کے وقت کی دُعا

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو نماز کا سادھو کر کے
 بسترے پر داہنی کر دٹ پر لیٹا کرو اور پھر یہ کلمات پڑھ لیا کرو :-
 اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ لِقِسْمِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ

فَوَضَّعْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً
إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ
الَّذِي أُنْزِلَتْ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

جو شخص یہ کلمات پڑھ کر وجائے اور اس کے بعد کوئی کلام نہ کرے ایسا شخص
اگر اسی رات میں مر جائے تو اس کی موت فطرت سلیمہ پر ہوگی۔ (بخاری شریف)
ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ اگر یہ شخص اسی رات میں مر جائے تو
جنت میں جائے گا۔

سید الاستغفار

حضرت شاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شام کو سید الاستغفار
پڑھتا ہے پھر اگر رات میں مر جائے تو جنت میں جاتا ہے۔ اور اگر
کوئی صبح کو پڑھتا ہے پھر دن میں مر جاتا ہے تو جنت میں جاتا ہے۔ سید الاستغفار یہ ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا سَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (بخاری شریف)

رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو فرمایا کرتے :

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَيُوجِّهُ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پھر فرماتے جو ان کلمات کو کہہ لیتا ہے وہ تمام دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ (ابوداؤد شریف)

قرضہ دُور اور فراخی رزق کی دُعا

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے علی! جو شخص یہ دُعا پڑھے گا۔ اس پر اگر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ادا کر دے گا۔
اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ
سِوَاكَ (ترمذی شریف)

دُنیا اور آخرت کے غموں کے لیے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات سات بار یہ دُعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کے غموں سے بچالیں گے حَبِیْبِی اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (صحیحین)

موت کے علاوہ ہر چیز سے حفاظت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم نے بستر پر لیٹ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل جو اللہ پڑھ لی تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو گئے۔

نیند میں ڈر جانے کی دُعا

اگر خواب میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اچھٹ جائے تو یہ دُعا پڑھے۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَنَاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَ
شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ (مسند احمد)

درد کے لیے دُعا

اگر بدن میں کہیں درد ہو تو درد کی جگہ اٹھ کر بیٹھ کر اللہ تین مرتبہ اور اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَ
قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحَدٌ وَ أَحَادِ رُسَاتِ مرتبہ پڑھے۔ اللہ کریم صحت عطا فرمادیں گے۔

سور اٹھنے کی دُعا

جب صبح سوکر اٹھے تو یہ دُعا پڑھے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ
النُّشُورُ (بخاری ص ۱۷۷) اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی ترقی و وسعت عنایت فرمادیں گے۔

وضو کے وقت کی دُعا

جب وضو کرنے بیٹھیں تو پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں
اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

اور جب وضو سے فارغ ہوں تو یہ دُعا پڑھیں :-

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - ۳ بار

اس کے بعد :

اَللّٰهُمَّ لَجَعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَجَعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ - ایک بار

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت مذکور بالا دُعا پڑھتا ہے اس کے لیے مغفرت کا ایک پتہ
لکھ کر اور اس پر مہر لگا کر رکھ دینا جاتا ہے قیامت کے دن تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی (حسن حسین)

بسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ

ترجمہ : اے اللہ تو ہمیں اس سے بچا جس طرح تو چاہے (مسلم شریف)

پریشانی اور گھبراہٹ کی دُعا

حضرت اسماعیل علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ پریشانی اور گھبراہٹ کے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے

اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا (ابراہیم و اسماعیل علیہ السلام)

شب قدر کی دُعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو حاصل کروں تو کیا دُعا کروں۔ فرمایا یہ پڑھنا:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَفْوَ تَحِبُّ الْعَفْوَ عَفْ عَفْ (ترمذی شریف)

گھر سے باہر جاتے وقت کی دُعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص گھر سے نکلے وقت حسبِ فیل کلمات پڑھ لیتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ کلمات تجھ کو کافی ہیں۔ تو نے صحیح راہ پائی اور تو شیطان سے بچ گیا۔ ان کلمات کو سن کر شیطان اُس سے علیحدہ ہو جاتا ہے کلمات مبارک یہ ہیں:

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (ترمذی شریف)

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابو البقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی صحابی کے مکان پر دعوت میں گئے اور وہاں اول نازی کھجوریں کھائیں اس کے بعد بھنا ہوا گوشت کھایا۔ اور ٹھنڈا پانی پیا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یہ بات بڑی دشوار محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہیں ایسی چیزیں کھانے کو ملائیں تو بِسْمِ اللہِ وَعَلَى بَرَکَةِ اللہِ پڑھ لیا کرو اور کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعُنَا وَاَرْوَاْنَا وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ پڑھ لینے سے نعمت کا شکر ادا ہو جائے گا۔ (حسن حصین)

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعا

جب مسجد میں داخل ہوں تو دریاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اور جب مسجد سے باہر نکلیں تو یہ پڑھیں : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (حسن حصین)

اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دعا کو بار بار پڑھے۔ (حصن حصین)

نانوے بیماریوں کی دعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ نانوے دُکھ اور بیماریوں کی دعا ہے جس میں سب کے ملکی بیماری فکر و پریشانی ہے۔ (حصن حصین)

مذمتورہ میں وفات اور شہادت کی دعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهِادَةً فِىْ سَبِيْلِكَ وَجْعَلْ مَوْتِيْ بَيْنَ رَسُوْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہرِ مدینہ میں مجھے موت دے)۔ (حصن حصین)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے اللہ کے راستہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پہ پہنچائے گا۔ (حصن حصین)

اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دعا کو بار بار پڑھے۔ (محسن حصین)

مثلاً ۹۹۱ سے بیماریوں کی دعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ ننانوے دُکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے اعلیٰ بیماری فکر و پریشانی ہے۔ (محسن حصین)

مذمتورہ میں وفات اور شہادت کی دعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهِادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَجْعَلْ مَوْتِيْ بَيْنَ رَسُوْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہرِ مدینہ میں مجھے موت دے)۔ (محسن حصین)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے اللہ کے راستہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدِ دل کے درجوں پر پہنچا دے گا۔ (محسن حصین)

برائے دفع جن و شیاطین و سحر

حضرت شاہ احمد سعید صاحب مدنی قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک بار صبح کی نماز کے بعد اور ایک بار مغرب کی نماز کے بعد یہ تینتیس آیتیں پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کی خط و امان میں رہے گا۔ بحکم الہی اس پر زہر اور بددعا کا اثر نہیں ہوگا۔ شیاطین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا۔ (مناقب شریف)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ تینتیس آیتیں مع سورہ فاتحہ و چار قل و سحر میں مجید بخش میں شیاطین چورں اور رندوں سے پناہ بخواتی ہے (قول مجید) دفع امراض و حسد کے لیے پانی پر دم کر کے پیئیں : (لطیف سعید)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

(۱) اَلَمْ تَرَ ذٰلِكَ الْكِتٰبَ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ (۲) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (۳) وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ
بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ ۝ (۴) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۵) اَللّٰهُ لَا

إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ
 عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
 وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ
 الْعَظِيمُ ○ (٦) لَا أَكْرَاهُ فِي الدِّينِ مَا قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ
 مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدْ
 اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ
 سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ (٧) اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ
 مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَّتُهُمُ
 الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
 أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ (٨) لِلَّهِ
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّ أَمَا فِي
 أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُا يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
 يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(٩) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
 كُلُّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ
 بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ قَدْ قَالُوا سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا
 غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ (١٠) لَا يَكْلِفُ اللّٰهُ
 نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا
 لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَا نَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
 عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا
 وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَنُفِّهِ
 لَنَا ذَنْبًا وَارْحَمْنَا ۚ وَنُفِّهِ اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلٰى الْقَوْمِ
 الْكَافِرِيْنَ ○ (١١) اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلٰى الْعَرْشِ قَدْ
 يَغْشٰى السَّمَاءَ الرَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيْثًا ۖ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
 وَالنُّجُوْمُ مُسْتَخِرَتٌ بِاَمْرِهٖ ۚ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۚ
 تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (١٢) اَدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
 وَخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ (١٣) وَلَا تَقْسِدُوْا

فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ
 رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ○ (١٣) قُلِ ادْعُوا
 اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ
 الْحُسْنَى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُ بِهَا وَابْتَغِ
 بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا هـ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَمْ يَتَّخِذُ
 وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
 وَلِيٌّ مِّنَ الذَّلِيلِ وَكَثِيرَةٌ تَكْبِيرًا ○ (١٥) وَالصَّفَاتِ
 صَفًّا ○ (١٦) فَالزَّجْرَاتِ زَجْرًا ○ (١٧) فَالتَّسْلِيَتِ
 ذِكْرًا ○ (١٨) إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ (١٩) رَبُّ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ (٢٠) إِنَّا زَيْنَا
 السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ○ (٢١) وَحِفْظًا مِّنْ
 كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ○ (٢٢) لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ
 الْأَعْلَى وَيُقَدَّرُونَ مِّنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ (٢٣) دُحُورًا وَ
 لَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ○ (٢٤) إِلَّا مَن خَطِفَ الْخَطْفَةَ
 فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ ثَاقِبٌ ○ (٢٥) فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ

خَلَقْنَا مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ○
 (٢٧) يَمْعَشِرَ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا
 مِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ
 إِلَّا بِسُلْطَانٍ ○ (٢٨) فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمْ تَكْذِيبٍ ○
 (٢٨) يُرْسَلُ عَلَيْكُمْ شَوَاطِلٌ مِنْ ثَأْنٍ وَنَحَاسٍ فَلَا
 تَنْتَصِرَانِ ○ (٢٩) لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ
 لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ
 الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ (٣٠) هُوَ
 اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ
 الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ○ (٣١) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ
 الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○
 (٣٢) هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ
 الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (٣٣) قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ

نَفَرٍ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي
 إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَنُثْبِتَنَّ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۖ
 وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۖ
 وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۖ قُلْ بِآيَاتِهَا
 أَنْكُرُونَ ۖ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۖ وَلَا أَنْتُمْ
 عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۖ وَلَا
 أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۖ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۖ اللَّهُ الصَّمَدُ ۖ لَمْ يَلِدْ ۖ وَلَمْ
 يُولَدْ ۖ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۖ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
 الْفَلَقِ ۖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۖ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا
 وَقَبَ ۖ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۖ وَمِنْ شَرِّ
 حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۖ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۖ مَلِكِ
 النَّاسِ ۖ إِلَهِ النَّاسِ ۖ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۖ
 الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۖ
 مِنَ الْخِثَّةِ وَالنَّاسِ ۖ

برائے حصول حفظ و امان

یہ وظیفہ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ دشمنوں اور چوڑوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلاول سختہ یار یوں اور آفتوں سے حفاظت فرماتا ہے (اللہ جلّ شمعہ عنہما) (ابن ابی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَدِينِي بِسْمِ اللَّهِ عَلَى
 أَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي بِسْمِ اللَّهِ عَلَى مَا آعْطَانِي
 اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِمَّا
 أَخَافُ وَأَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ
 غَيْرُكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ
 كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ فَإِنْ
 تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ إِنَّ وَلِيََّ اللَّهُ الَّذِي
 نَزَلَ الْكِتَابَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ○ بِسْمِ اللَّهِ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ
 إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا شَاءَ
 اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
 وَأَخْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا
 إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 حَفِيفٌ إِنَّ وَلِيَّكَ اللَّهُ الَّذِي نَزَلَ الْكِتَابُ بِهِ وَهُوَ
 يَتَوَكَّلُ الْمُتَصَلِّينَ ○ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۚ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○

جس کی فضیلت کسی بھی وقت اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں



(۱) جہاں بھی ہو جس وقت بھی ہو جتنا ممکن ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ذکر کرے۔
ف۔ احادیث شریفین میں آیا ہے کہ :

وہ ذکر جو کسی وقت جگہ اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ یہی سب سے افضل ذکر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے : یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور وہ شخص ہوگا جس نے دل و جان سے (یعنی خلوص قلب کے ساتھ) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہوگا۔

۳۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس شخص نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُس کے دل میں جو برابر بھی خلوص اور ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا، اور جس شخص نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں گہیوں کے دانہ کے برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جس نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ

سے نکال لیا جائے گا۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جس شخص نے (دل سے) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اگرچہ اس نے زنا اور چوری (جیسے گناہ) بھی کئے ہوں اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو (تین مرتبہ فرمایا) :
۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا : تم اپنے ایمان تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! ایمان کو کس طرح تازہ کریں آپ نے فرمایا : کثرت سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے رہا کرو۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو اللہ تک پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روکتی ،

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (کا ذکر) کوئی گناہ باقی نہیں رہنے دیتا اور کوئی بھی عمل اس کے برابر نہیں ہے :

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پڑے میں ہوں۔ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دو سرے پڑے میں ہو، تو وہ ان سب سے بڑھ جائے گا :

۹۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے :

جب بھی کوئی بندہ دل سے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرشِ پاک پہنچ جاتا ہے، جب تک کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو :

کلمہ توحید کی فضیلت

(۱) کلمہ سے کلمہ ایک مرتبہ اور زیادہ جتنا بھی ہو کے یہ کلمہ توحید پڑھا کرے :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کا
سب ملک ہے اور اُسی کی (تمام تر) تعریف ہے، وہی جلاتا ہے
اور وہی مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے :

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

- ۱۔ جو شخص اس کلمہ توحید کو دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ اُس شخص کے مانند ہوگا جس
نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد (عرب قوم) میں چار نفر آزاد کئے ہوں،
- ۲۔ اور جو ایک مرتبہ پڑھے گا وہ اُس شخص کے مانند ہوگا جس نے (کسی بھی قوم کا)
ایک غلام آزاد کیا ہو۔

۳۔ اور جو سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھے گا اُس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب
ملے گا اور اس کے لیے سونکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سونبدیاں

مٹا دی جائیں گی اور یہ کلمہ اُس کے لیے شیطان سے بچاؤ کا سامان (محافظ) ہوگا اور قیامت کے دن کوئی بھی اس سے افضل عمل پیش کرنے والا نہ ہوگا بجز اُس شخص کے جس نے اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہوگا۔

۴۔ یہی وہ کلمہ ہے جو حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو سکھلایا تھا، (مگر اُس نے اس سے کام نہ لیا اور طوفان میں ہلاک ہو گیا) اس لیے کہ اگر تمام آسمان ایک پڑے میں (رکھے) ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پڑے میں) تو یہ کلمہ اُن سے بڑھ جائے گا اور اگر (سب) آسمان حلقہ کے مانند ہوں، تو یہ کلمہ (اپنے بوجھ سے) اُن کو ہلاک کرے گا۔

(۲) کثرت سے یہ کلمہ پڑھا کرے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت و قوت اللہ کے سوا (دوسرا) نہیں)۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ دو کلمے ہیں، ان میں سے ایک (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) تو عرش سے وُسے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا اللَّهُ أَكْبَرُ آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتا ہے۔

۲۔ یہ دونوں کلمے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کے ساتھ (مل کر) تو رُوئے زمین پر جو شخص بھی ان (تینوں کلمات) کو پڑھے گا اس کی خطاؤں (اور گناہوں) کا ضرر رکتا ہو کر دیا جائے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں برابر ہوں؛

کلمہ شہادت کی فضیلت :

(۱) جس قدر ممکن ہو دھڑکتے پھرتے، یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

میں (دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں :

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی یہ گواہی دے گا کہ بے شک

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ

اُس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیں گے۔ حضرت معاذ بن جبل نے (یہ حدیث

سُن کر عرض کیا : یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں کہ وہ

خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا تب تو لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے اور

سب نیک کام چھوڑ بیٹھیں گے اور ان کے اجر و ثواب سے محروم رہ

جائیں گے، چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف (حق بات

چھپانے کے) کے گناہ سے بچنے کے لیے اپنی وفات کے وقت اس

حدیث کو بیان کیا ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ :

جو شخص صدق دل سے، اس کلمہ شہادت کو کہے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا

اور عمل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیں گے :

(۲) یا یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
میں (سچے دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی
دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

ف: کاغذ کے پرچے والی (مُشہو) حدیث میں آیا ہے کہ وہ پرچہ جس پر أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

لے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن میری اُمت کے ایک آدمی کو اپنے حضور میں طلب کریں گے تو اس کے خلاف نتائج فرمائے
دراز (احمال نامے) پھیلا دیے جائیں گے جن میں ہر فقرہ نظر کے برابر دراز ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو
اس (بد اعمالیوں کی فہرست) میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ (کو میں نے فلاں گناہ نہیں کیا) یا میرے کہنے
والے محافظ فرشتوں نے تیرے اوپر کوئی ظلم کیا ہے (کو کوئی گناہ کرنے نہ کیا ہو اور انہوں نے کلمہ دیا ہو) یا
میری پیش کردہ تیرے پروردگار (نہ میں ان میں سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہوں نہ ہی کہنے
والوں پر ظلم کا الزام لگاتا ہوں) تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیوں نہیں بے شک ہاں ہے پاس تیری ایک
نیکی ہے (اس کا بھی وزن کرنا) اس لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا کہ اس کا وزن نہ کیا جائے) "مَلَأَ وَزَنَ كَرُو"
تو ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
لکھا ہوگا تو (اس کو دیکھ کر) وہ کہے گا: اسے پروردگار اس پرچہ (پرچہ) کی ان فقرات سے دراز کے سامنے
کیا حقیقت ہے (میں اسے کیا وزن کروں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں اس کا وزن ضرور کرنا چاہیے گا اس
لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا۔ تو وہ تمام دفتر (احمال نامے) ایک پڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے
پڑے میں تو (اس کے وزن سے) ان دفتر (احمال ناموں) کا پڑا اور پادھ جائے گا اور وہ پرچہ جاری ہو جائے گا
(وہ ایک نیکی اخلاص کی برکت سے بے شمار بد اعمالیوں اور گناہوں پر غالب آجائے گی) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (کی توحید)
کے مقابلہ پر کوئی چیز بھی جاری نہیں ہو سکتی۔

(ترمذی ۱۰ ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۸۶)

لکھا ہوگا وہ ان ننانوے دفتروں (اعمال ناموں) پر جن میں سے ہر دفتر حد نظر تک (دراز) ہوگا بھاری ہو جائے گا (وزن بڑھ جائے گا)
(۳) یا یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ
أُمِّهِ وَكَلِمَتُهُ الْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ
وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد
اُن کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کی کینز
(میرم) کے بیٹے اور اللہ کا وہ کلمہ (کلمہ) ہیں جو مریم کی طرف القا فرمایا اور اس
کی جانب سے (نچو کی ہوئی) رُوح ہیں اور یہ کہ جنت بھی حق ہے اور
دوزخ بھی حق ہے :

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جو شخص یہ (مذکورہ بالا) شہادت دے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ
دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے گا،
(داخل فرمائے گا)

(۴) یا یہ کلمہ شہادت پڑھے :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ

وَرَسُولُهُ وَابْنُ أَمَّتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ
وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالتَّارَحُوقُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک
نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے
اور رسول ہیں اور اس کی کنیز کے بیٹے ہیں اور خدا کا وہ کلمہ (حکم) ہیں جو مرم کی
جانب القا فرمایا اور اس کی جانب سے (پھونکی ہوئی) نوح ہیں اور یہ کہ
جنت حق ہے اور جہنم حق ہے:

ف: حدیث شریف میں ہے کہ:

جو شخص یہ شہادت دے گا (اور اس پر عمل کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کو
جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے عمل خواہ کچھ بھی ہوں یا (یہ فرمایا کہ جنت
کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے
(داخل کر دیا جائے گا)

(۵) یا یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَحَدٌ جَدُّهُ وَنَصْرَ عَبْدِهِ
وَعَلَبَ الْأَحْزَابِ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ -

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ کتنا واحد ہے۔ اسی نے اپنے (بندوں کے) لشکر کو غلبہ عطا کیا
اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی (چنانچہ وہ) ان تباہ و شمنوں کی فوجوں پر غالب
آگیا۔ پس اب اس (مشاہدہ) کے بعد کچھ نہیں رہا۔

(۶) اور یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ

كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ سب
بڑا بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریف ہے بہت بہت تعریف اور تمام
جہانوں کا پروردگار اللہ (ہر برائی سے) پاک ہے، کوئی طاقت اور کوئی قوت (سب
پر غالب اور محکوم) اے اللہ کی مرضی کے بغیر (میسر) نہیں۔ اے اللہ! تو مجھے بخش دے
مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما۔

ف۔ ایک لعناتی (دیہاتی) کی حدیث ہے کہ :

اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا
دیجئے جسے میں پڑھا کروں تو آپ نے اُس کو مذکورہ بالا کلمہ اور دُعا بتلائی،

تسبیح و تحمید اور اُس کی فضیلت

(۱) زیادہ سے زیادہ یہ تسبیح پڑھا کرے :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

اللہ پاک ہے اور اُسی کی حمد و ثنا ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

۱۔ جو شخص ایک دفعہ یہ تسبیح و تحمید پڑھے گا اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں
گی اور جو شخص دس مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور
جو سو مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اس سے

زیادہ مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے لیے اللہ (اسی حساب سے) اس سے زیادہ نیکیاں لکھے گا۔

۲۔ دوسری حدیث میں ہے کہ :

جو دن میں سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا اُس کی خطائیں اُس سے ساقط (معاف) کر دی جائیں گی اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے بقدر (کیوں نہ) ہوں۔

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

یہ وہ سب افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے انتخاب فرمایا ہے۔

۴۔ ایک اور حدیث میں ہے :

یہی وہ کلمات ہیں جن کا حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا۔ اس لیے کہ یہی (تمام) مخلوق کی عبادت اور سچ ہے اور اسی (کی برکت) سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے :

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

جو شخص ان کلمات کو (ایک مرتبہ) کہتا ہے اُس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جس شخص کو کسی دکھ بیماری یا خوف و پریشانی کی وجہ سے (ڈر ہو کہ رات کرے بے چینی سے بسر ہوگی یا جس کا مال خرچ کرنے میں دل دکھتا ہو یا جو دشمن سے لڑنے سے جان چھڑاتا ہو اس شخص کو (ان تمام کمزوریوں اور برائیوں سے بچنے

کے لیے) کثرت سے اس تسبیح و تحمید کا ورد کرنا چاہیے (اللہ پاک ان کو دُور کر دے گا) اس لیے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہیں کہ تم اس کی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کر دو۔
(۲) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ

میل پروردگار پاک ہے اور اُسی کی (سب تعریف ہے)

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمات اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں
(۳) یا یہ کلمات پڑھا کرے :

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

اللہ بزرگ و برتر پاک ہے :

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :
جو شخص یہ کلمات کہتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک پودا لگ جاتا ہے
(۴) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ

پاک (عیان کرتا ہوں) بزرگ و برتر اللہ کی اور اسی کی تعریف کے ساتھ

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

۱۔ جو شخص (مذکورہ بالا) تسبیح (ایک مرتبہ) پڑھتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۲۔ اس لیے کہ یہی (تسبیح) مخلوق کی عبادت ہے اور اسی (کی برکت) سے ان کو

رزق تقسیم کیا جاتا ہے

(۵) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

پاک (بیان کرتا ہوں) اللہ کی اور اس کی ہی تعریف پاک (بیان کرتا ہوں) بزرگ برتر اللہ کی،

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- دو کلمے ہیں جو زبان پر نہایت ہلکے (عمل کی ترازو میں نہایت وزنی ہیں) - رحم کرنے والے (پروردگار) کو بہت محبوب ہیں :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

(۶) ان کے ساتھ یہ کلمے اور ملا کر پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

الْعَظِيمِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمِ وَاتُوبُ اِلَيْهِ

اللہ کی پاک (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی حمد کے ساتھ، خدا نے بزرگ برتر کی پاک (بیان کرتا ہوں)

ہوں، خدا نے بزرگ برتر سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں،

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- جو شخص ان (چار) کلمات کو پڑھے گا تو یہ کلمات

جیسے اُس نے پڑھے ہوں گے (جوُن کے توُن) لکھ دیے جائیں گے اور پھر عرش

کے ساتھ لٹکا دیے جائیں گے، کوئی بھی گناہ جو وہ کرے گا، ان کو نہیں مٹا سکے گا،

یہاں تک کہ وہ شخص جب قیامت کے دن اللہ سے ملے گا تو وہ ان کلمات کو

جیسے اُس نے پڑھے تھے (جوُن کا توُن) سر مہر پائے گا،

(۷) یا کم از کم تین مرتبہ اس طرح تسبیح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى

نَفْسِهِ وَزِينَةِ عَرْشِهِ وَمِذَاذَ كَلِمَاتِهِ :

اللہ کی پاک (بین کرنا ہوں) اور اسی کی تعریف کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعریف کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے بعد اور اس کے کلمات کی سیما ہی کے بعد :

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ کے پاس سے صبح سوئیے ہی فجر کی نماز پڑھ کر (باہر) تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنے مصطفیٰ پر (بیٹھی) تسبیح و تہلیل میں مصروف تھیں۔ پھر آپ عاقبت کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی (تسبیح و تہلیل میں مصروف) تھیں۔ تو حضور نے دریافت فرمایا : کیا تم اسی طرح بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا۔ تہلکے (پاس سے جانے کے) بعد میں نے صرف چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں جو اگر اس (تمام تسبیح و تہلیل) کے ساتھ وزن کئے جائیں جو تم نے دن بچھلنے سے (اس وقت تک) پڑھا ہے تو وہ اس سب کے وزن میں بڑھ جائیں۔ وہ (مذکورہ بالا چار کلمات) ہیں :

(۸) یا اس طرح پڑھ لیا کرے :

اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

دس مرتبہ دس مرتبہ دس مرتبہ

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- حضرت ابو رافعؓ کی بیوی اُمّ سلمیٰؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللہ مجھے چند کلمات بتلا دیجئے (جو میں آسانی سے یاد کر لوں اور پڑھ لیا کروں) زیادہ نہ بتلائیے"

آپ نے فرمایا: ”تم دس مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔ اللہ تعالیٰ (اس کے جواب میں) فرمائے گا ”یہ میرے لیے ہیں“ اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہا کرو (اس کے جواب میں بھی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”یہ (بھی) میرے لیے ہے اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (اے اللہ! تو مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”میں نے بخش دیا“ تو اس طرح دس مرتبہ تم کہو گی دس مرتبہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو تمہاری مغفرت انشاء اللہ ضرور ہو جائے گی:

(۹) یا اس طرح تسبیح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَيَحْمَدُهُ سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَيَحْمَدُهُ

پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے۔ پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَيَحْمَدُهُ سُبْحَانَ رَبِّيَّ

وَيَحْمَدُهُ سب سے افضل کلام ہے:

(۱۰) یا اس طرح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لیے (بھی) ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْمَاءُ

اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھرتے ہیں اور (صرف) الْحَمْدُ لِلّٰهِ

(عمل کی) ترازو بھر دیتا ہے :

(۱۱) یا اس طرح پڑھا کرے :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ

پاک ہے اللہ اور اللہ کے لیے ہی سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے :

ف: (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ (چار) کلمے اللہ کو سب سے زیادہ

محبوب ہیں ان میں سے جس سے چاہو شروع کرو۔ کوئی حرج نہیں :

۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :- قرآن عظیم کے بعد یہ سب سے افضل

کلام ہے اور (درحقیقت) یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں :

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :- ان (چاروں) کلمات کو جو شخص پڑھا

کرے گا اس کے لیے ان کلمات کے ہر حرف کے عوض میں دس

نیکیاں لکھ دی جائیں گی :

۴۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: مجھے ان چار کلمات کا پڑھ لینا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے

جس پر سورج طلوع ہوا (یعنی دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جنت کی مٹی نہایت عمدہ ہے اور پانی نہایت

شیریں وہ خالی ہوتی ہے اور اس کے پوٹے یہ ہی (چاروں) کلمات

ہوتے ہیں (جو شخص جتنا زیادہ ذکر کرتا ہے اسی قدر اس کی جنت ہری

بھری ہوتی ہے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ہر کلمہ کے عوض تہا بے لیے ایک درخت

کا پودا لگا دیا جاتا ہے :

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے (بچاؤ کے لیے) سپر (ڈھال) سنبھال لو۔ یعنی ان (چاروں) کلمات کو پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ کلمات (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں سے (ہر پہلو سے) اور آگے پیچھے سے (ہر طرف سے) (بچانے کے لیے) آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر سبح (سُبْحَانَ اللَّهِ) صدقہ (موجبِ ثواب) ہے اور ہر تحمید (الْحَمْدُ لِلَّهِ) صدقہ (باعثِ ثواب) ہے اور ہر تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) صدقہ (موجبِ اجر و ثواب) ہے اور ہر تکبیر (اللَّهُ أَكْبَرُ) صدقہ (موجبِ ثواب) ہے :

صلوۃ التسبیح کا طریقہ اور ثواب

چار کلمات سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صلوۃ التسبیح میں (۳۰۰) مرتبہ پڑھے جاتے ہیں :

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا ثواب اور طریقہ اس طرح بیان فرمایا :

اے عجم بزرگوار! اے عباس! کیا میں آپ کو ایسے دس تحفے نہ عطا کروں، دس نعمتیں نہ دے دوں، دس عطیے نہ بخش دوں (یعنی) دس بائیں نہ بتلا دوں کہ جب آپ ان پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے کچھلے پرانے سے قصداً سہواً چھوٹے بڑے،

پوشیدہ علانیہ کئے ہوئے (سب) گناہ معاف فرمادیں ؟

آپ چار رکعت نماز پڑھیں (اس طرح کہ) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی
 سی بھی (سُورت پڑھیں) قُرأت سے فاسخ ہونے کے بعد کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں پھر
 رکوع میں جائیں تو (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنے کے بعد) دس مرتبہ
 رکوع کی حالت میں یہی (چاروں کلمات) کہیں پھر رکوع سے کھڑے ہو کر (کھڑے
 کھڑے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں پھر آپ سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ
 رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں پھر
 سجدہ سے سر اٹھائیں اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کے بعد (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی
 کلمات کہیں پھر (دوسرے) سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
 کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں
 اور (اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کے بعد) کھڑے ہونے سے پہلے (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ
 یہی کلمات کہیں یہ کل ۷۵ کلمات ہر رکعت میں ہوئے۔ اسی طرح آپ چار رکعت میں
 کل ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اگر ہو سکے تو ہر روز ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر
 جمعہ میں (جمعہ کی نماز سے پہلے) ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک
 مرتبہ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر یہ بھی (میسر) نہ ہو
 تو عمر میں ایک مرتبہ (توضو پڑھیں) :

(۱۲) یا اِن (چاروں) کلمات کے ساتھ (پانچویں کلمہ کا) اضافہ کر کے اس طرح پڑھے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ

اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

یاک ہے اللہ اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت اور قوت بزرگ بزرگ اللہ تعالیٰ (اکبر) کے بغیر (میسر) نہیں

ف۔ ۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے ۱۔ یہ (کلمات) باقی رہنے والی (یا دو گار) نیکیاں ہیں اور یہ (انسان کی) خطاؤں کو اس طرح بھارتی ہیں جیسے درخت (مکرم غزاں) میں اپنے پتے بھارتیہ ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہے ۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ کلمات جو شخص قرآن نہ پڑھ سکتا ہو اس کے لیے قرآن (کی جگہ) کفایت کرتے ہیں :

۲۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تم میں سے ہر شخص روزانہ اُحد (پہاڑ) کے برابر عمل کرنے سے قاصر ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ایسا کون کر سکتا ہے ؟ آپ نے فرمایا تم سب کر سکتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے ؟ آپ نے فرمایا۔ سُبْحَانَ اللَّهِ اُحد سے بہت بڑا ہے اور وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بھی اُحد سے بہت بڑا ہے اسی طرح وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اُحد سے بہت بڑا ہے۔ اسی طرح وَاللَّهُ أَكْبَرُ اُحد سے بہت بڑا ہے ۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ تو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا اولادِ اسماعیل علیہم السلام (یعنی عرب) میں سے متوغلانوں کے آزاد کر دینے کے برابر ہے اور تو مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا سوزین کے سونے

لگام پڑے ہوئے گھوڑوں کے برابر ہے، جن پر جہاد کے لیے (غازیوں کو) سوار کیا جائے اور وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا خدا کے اہل ایسے مقبول افئوں کے برابر ہے جن کے گلے میں قربانی کے ہار پڑے ہوں (اور وہ مکہ میں فوج کئے جائیں) اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو زمین و آسمان کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے۔

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: واہ واہ واہ واہ

یہ پانچ چیزیں عمل کی ترازو میں کس قدر بھاری (وزنی) ہیں (ایک) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (دوسرے) وَسُبْحَانَ اللّٰهِ (تیسرے) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (چوتھے) وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور (پانچویں) کسی مسلمان کا وہ نیکو کار کا جو فوت ہو جائے اور وہ اُس پر صبر کرے (یعنی جنت فرج روٹا پیٹنا نہ کرے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم لیا۔ تم جو

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار کرتے ہو، تمہارے یہ کلمات عرشِ رحمن کے چاروں طرف اس طرح گھومتے (اور طواف کرتے) رہتے ہیں کہ ان کی آواز (گوئی) اُن کے الی شہد کی مکھیروں کی مانند گونجتی رہتی ہے اور اس طرح (یہ گونجنا پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں کیا تم میں ہر شخص اس کو پسند نہ کرے گا کہ اس طرح (برابر) ہوتا ہے یا (فرمایا) اس کی یاد دہانی برابر ہوتی ہے؟

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ زیادہ سے زیادہ

ابھی یاد گاریں قائم کرو یعنی اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی فضیلت

(۱) یا صرف یہی پڑھا کرے :

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

ف۔۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

پڑھا کرو۔ اس لیے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے :

۲۔ دوسری حدیث میں ہے : جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے :

۳۔ تیسری حدیث میں ہے : جنت (کے درخت) کا ایک پودا ہے :

۴۔ اس سے پہلے (صفحہ ۱۲۹ پر) ایک حدیث میں گزر چکا ہے کہ یہ کلمہ ننانوے

بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے بڑی بیماری رنج و غم اور فکر و پریشانی ہے

(جس کو یہ کلمہ دور کرتا ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ) میں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود

تھا (اتفاقاً) میری زبان سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ نکلا تو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم جانتے ہو اس کے معنی کیا ہیں ؟ میں

نے عرض کیا : اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا۔ (اس کے معنی یہ ہیں کہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو

اللہ کی نافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ کی مدد (اور توفیق)

کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی اطاعت کی طاقت نہیں :

۶۔ اور یہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنجَا مِّنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ
(اللہ کے سوا اور کوئی اس (کے غضب) سے نجات کی جگہ نہیں، کے اضافہ کے ساتھ
تو جنت کے عزائوں میں سے ایک (بہت بڑا) عزانہ ہے :

رَضِيتُ بِاللّٰهِ كِي فَضِيَّتْ

۱۔ وقتاً فوقتاً دین میں دو چار مرتبہ یہ پڑھا کرے :

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ
بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَسُوْلًا

میرا اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے رسول ہونے پر دل سے راضی ہو چکا ہوں :

ف، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے یہ کلمات رَضِيتُ بِاللّٰهِ
کہہ لیے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

اللّٰہ سے عہد و پیمان

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّہَادَةِ اِنِّیْ اَعٰہَدُ اِلَیْكَ فِیْ ہٰذِہِ الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا اِنِّیْ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ

فَإِنَّكَ إِن تَكَلَّنِي إِلَى نَفْسِي تَقَرَّبَنِي مِنَ
الشَّرِّ وَتَبَاعِدَنِي مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِ أَثِقُ
إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا
تُقَوِّدُنِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِعَادَ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے
میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں عہد کرنا ہوں کہ میں (صدق دل سے) اس پر گواہی
دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو (اپنی ذات اور صفات میں) اکلا ہے
تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (یہ عہد)
اس لیے کرتا ہوں کہ بے شک تو نے اگر مجھ کو میرے نفس (آمارہ) کے حوالہ کر
دیا تو (گواہ) تو نے مجھ سے شریک کر دیا اور خیر سے دور کر دیا لہذا تو
ایسا نہ کیجیو اس لیے کہ میں تو تیری رحمت کے سوا اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں
کرتا اس لیے تو مجھ سے ایسا عہد کر لے جسے تو قیامت کے دن پورا کرے (کہ تو
مجھے جنت میں داخل کر دیجیو) بے شک تو اپنے وعدے کا خلاف کبھی نہیں کرتا۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے مذکورہ بالا عہد و معاہدہ کر لے گا
(اور پھر اس پر قائم رہے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اپنے (مقرب) فرشتوں
سے فرمائیں گے کہ ”میرے اس بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے تم اس کو
پورا کرو“ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو (محض اپنے فضل و کرم سے) جنت میں داخل
فرما دیں گے۔ (راوی حدیث حضرت سہیلؓ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبد الرحمنؓ کو
بتلایا کہ عوف نے مجھے ایسی ہی (یعنی مذکورہ بالا) حدیث سنائی ہے تو اس پر حضرت
قاسم نے فرمایا (اس میں تعجب کی کیا بات ہے) ہمارے گھر کی تو ہر درپہ نشین (یعنی
بالغ اکثر کی اپنے پرے (گھر) میں اس دعا کو پڑھا کرتی ہے۔

اللہ کی حمد کا ایک اور طریقہ

(۱) اس طرح اللہ کی حمد و ثنا کیا کرے :

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ
رَبُّنَا وَيَرْضَى

سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے۔ ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے، پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے :

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

(ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا، تو جب وہ آدمی بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو نہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے ان کی طرف پہنچے۔ ہر ایک حریفین تھا کہ میں اس کو لکھ لوں، لیکن ان کی یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ رب العزت کے سامنے ان کو پیش کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ایسے ہی لکھ دو جیسے میرے بندے نے کہا ہے (میں خود ان کا ثواب دوں گا) :

استغفار اور اس کی فضیلت

(۱) سید الاستغفار (سب بڑے استغفار) کا ذکر اس سے پہلے
 آچکا ہے (تاہم دوبارہ لکھتے ہیں) اسے زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے۔
 اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا
 عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ
 عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ
 الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے
 اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں تیرے وعدے اور عہد پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہو سکا۔ میں اپنے
 انکارتوں اور تمام کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان
 کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہوں کو بخش
 دے اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما
 میں دین میں ستر مرتبہ (دوسری روایت میں ہے) ستر مرتبہ سے بھی زیادہ
 اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ تیسری روایت میں ہے۔ سو مرتبہ
 ۲۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما
 تم (زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو اس لیے کہ میں (دن
 دین میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

۳۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے (ہر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ و استغفار کر لیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ ستر مرتبہ (توبہ استغفار کے بعد بھی گناہ کرے۔

۴۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر بھی (دنوی فتنہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہونے کی وجہ سے غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے (اسی لیے) میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے (توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اُس قدر مطلق کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنی خطائیں بھی کرو کہ ان خطاؤں سے زمین و آسمان بھر جائیں اور پھر بھی تم اللہ سے مغفرت طلب کرو تو اللہ پاک ضرور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا اور قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ اگر بالفرض تم بالکل خطائیں

لے گناہ اور خطاؤں سے محسوم مخلوق فرشتے ہیں! اگر انسان گناہ اور خطا باطل چھوڑ دے تو اس نے نہ دین فرشتے ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی صفت عفو و مغفرت (معاف کرنے اور بخشنے) کا کوئی محل نہ رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات کو اپنی صفات کمالات کے اظہار کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے لازمی طور پر ایسے فرشتہ صفت انسانوں کی جگہ اللہ پاک مجبور ہو کر اپنے اپنی خطاؤں اور گناہوں سے معافی مانگنے والی مخلوق کو پیدا کرے گا تا کہ اس کی دو عظیم صفاتوں کا خیر بوز وہ خطائیں کریں اور معافی مانگیں اور اللہ معاف کرے وہ گناہ کرتے ہیں تو فوراً توبہ کریں اور اللہ پاک ان کے گناہ بخشیں۔ غرض حدیث کا مطلب صرف یہ بتلانا ہے کہ خطا تصور اور گناہ کو دیکھنا انسان کی فطرت میں داخل ہے اس پر خدا کی رحمت مایوس نہ ہونا چاہیے بلکہ فوراً توبہ و استغفار کرنا چاہیے چنانچہ ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (اللہ تعالیٰ سے ڈرو) اِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ الْاُذُنَ الْفَاسِقِ (اللہ تعالیٰ فاسق کی زبان کو بند کر دے گا) اور اللہ تعالیٰ رحمت مایوس نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ تم گناہوں کو معاف کر دیتا ہے (واللہ اعلم ۱۲)

نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے جو خطائیں کرے اور پھر اس سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کے گناہ معاف کر دے :

۶۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ : قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر بالفرض تم گناہ (بالکل) نہ کرو تو اللہ تم کو دنیا سے اٹھائے اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں اور پھر مغفرت طلب کریں اور اللہ ان کے گناہ بخشے :

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو بھی اللہ سے مغفرت مانگتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے ۔

۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص قیامت کے دن چاہے کہ اس کا نام اعمال اس کو خوش کر دے تو اس کو کثرت سے (توبہ و) استغفار کرتے رہنا چاہیے ۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو بھی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے گناہ

لکھنے پر مقرر فرشتہ تین گھڑی (کچھ دیر) توقف کرتا ہے اگر اس نے اس تین ساعت کے وقفہ کے کسی بھی حصہ میں اللہ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت مانگ لی تو وہ فرشتہ (اس گناہ کو نہیں لکھتا اور) قیامت کے

دن اس کو اس گناہ پر واقف نہ کرے گا اور نہ اس پر عذاب دیا جائے گا ؛

۱۰۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ابلیس (شیطان) نے پروردگار عز و جل

سے عرض کیا : تیری عزت و جلال کی قسم میں اولادِ آدم کو جب تک ان کے

(تن بدن) میں جانیں ہیں برابر گمراہ کرتا رہوں گا تو اس پر پروردگار نے

فرمایا : تو مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں بھی ان کی برابر مغفرت کرتا

رہوں گا۔ جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے ،

۱۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بھی دو محافظ فرشتے کسی بھی دن (کسی بندے کا) نامہ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتے ہیں اور وہ اس نامہ اعمال کے اول اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے بے شک میں نے معاف کر دیے وہ تمام گناہ جو اس نامہ اعمال کے دونوں طرفوں (اول و آخر) کے درمیان (لکھے ہوئے) ہیں :

۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی تمام مومن (بھائیوں) اور مومن (بہنوں) کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد اور مومن عورت کے (استغفار) کے بدلے ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتے ہیں :

۱۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کثرت اور پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی (مہیبت) سے رہائی اور ہر غم و اندوہ سے کشائش نصیب فرمائیں گے اور جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا، وہاں سے اس کو روزی عطا فرمائیں گے۔

(۲) کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے :-

اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ
أَرْجَىٰ عِنْدِي مِنْ عَمَلِي

اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ امید ہے۔

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں (روتا پڑتا) "ہائے میرے گناہ" "ہائے میرے گناہ" کہتا آیا۔ آپ نے اس شخص کو مذکورہ بالا دعا تعلیم

فرمائی۔ اُس نے اسی طرح دعا کی۔ آپ نے فرمایا ”دوبارہ کہو“ اُس نے دوبارہ
یہی کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا ”سہ بارہ کہو“ اس نے تیسری مرتبہ یہی کلمات
کہے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اُٹھو جاؤ اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیے :
(۳) کم از کم ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کر لیا کرو۔
۱۵۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار
(دن کے گناہوں سے) توبہ کر لے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ
رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کر لے (یہ سلسلہ برابر جاری
رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب تکھے (اور قیامت آئے) :
۱۶۔ اسی طرح ایک اور شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،
اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟)
حضور نے فرمایا۔ (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے
عرض کیا۔ پھر وہ اس گناہ سے توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اس
کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا : وہ
دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا : پھر اس کے ذمے لکھ دیا جاتا ہے،
اُس نے عرض کیا۔ وہ پھر توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ پھر اس کی
توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اور یاد رکھو اللہ (توبہ اور
مغفرت سے) نہیں ٹھکتا۔ تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ :

۱۷۔ ایک اور حدیث قدسی میں آیا ہے کہ : اللہ تعالیٰ (اولادِ آدم سے خطاب فرما کر)

کہتے ہیں، اے آدم کی اولاد! بے شک توجہ تک مجھ سے دعا مانگتا ہے گا۔ اور (مغفرت کی) اُمید رکھے گا۔ میں تجھ کو معاف کرتا ہوں گا، کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور (مطلق) پروا نہ کروں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جاتیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تیرے گناہ بخش دوں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے گا اور پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ تو نے کسی بھی چیز کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہوگا تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لیے ضرور لاؤں گا (وسیع تر مغفرت سے سرفراز کر دوں گا)۔

۱۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

کوئی بھی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے اور پھر (اسی وقت نادوم ہو کر) کہتا ہے ”اے میرے پروردگار میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو اس کو بخش دے“ تو اس کا پروردگار (فرشتوں کے سامنے) فرماتا ہے : کیا میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہو اور اُن پر پکڑ بھی کرتا ہے ؟ (سُن لو) میں نے اپنے اس بندہ کو بخش دیا۔ پھر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے اس عہد پر قائم رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادوم ہو کر) کہتا ہے ”اے میرے پروردگار میں تو یہ ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی بخش دے“ تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں ”میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اُن پر مواخذہ بھی کرتا ہے ؟ (سُن لو) میں نے اس کو پھر معاف کر دیا۔ پھر

جب تک خدا چاہے وہ گناہوں سے باز رہتا ہے۔ پھر اور کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نام ہو کر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو پھر یہ اور گناہ کر بیٹھا۔ تو اس کو بھی بخش دے۔" اللہ تعالیٰ پھر (فرشتوں سے) فرماتے ہیں "میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور ان پر سزا بھی دیتا ہے (سنو) میں نے اپنے اس بندے کو پھر معاف کر دیا۔"

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) تین مرتبہ اس بندہ کے گناہ اور توبہ کرنے کا ذکر فرمایا اور (اس کے بعد) فرمایا۔ پس اسی طرح جو چاہے کرتا ہے (یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے)

۱۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار موجود ہو۔

(۴) جو شخص بد زبان فحش گفتار ہو اسے پابندی سے استغفار پڑھنا چاہیے :

۲۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے :

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بد زبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا : تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔ میں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔



استغفار کا طریقہ

- (۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کثرت سے پڑھا کرے۔
 (۲) (صدق دل سے معنی کا دھیان کر کے) یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ ان کلمات کے ساتھ استغفار پڑھا کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
 وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ہمیشہ
 ہمیشہ زندہ رہنے والا (آسمان و زمین کو) قائم رکھنے والا ہے اور اُسی کے
 سامنے توبہ کرتا ہوں۔

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جو شخص ان کلمات کے ساتھ (صدق دل سے) مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدان چلا سے ہی بھاگا ہو، دوسری روایت میں ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگوں کے مانند (بیشمار) ہوں اور ایک روایت میں تین مرتبہ ہے، دوسری میں پانچ مرتبہ:

(۳) ان الفاظ کے ساتھ بکثرت استغفار کیا کرے:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ مَبِّ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيْمُ

اے میرے پروردگار توبہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کرے، بے شک توبہ بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ف، ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

۱۔ صحابہ کہتے ہیں : ہم رسول اللہ کی زبان مبارک سے ان (مذکورہ بالا) کلمات کو ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ شمار کیا کرتے تھے۔

۲۔ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو استغفر اللہ و اتوب الیہ نہ کہنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ (کہنا) جھوٹ اور گناہ ہو جائے بلکہ اللھم اغفر لی و توب علی کہنا چاہیے :

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس طریق پر استغفار (درحقیقت) جھوٹ (اور گناہ) ہوتا ہے جیسا کہ جمائے بعض علماء

۳۔ استغفر اللہ و اتوب الیہ (میں اس مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) اور اللھم اغفر لی و توب علی (اے اللہ توبہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما) اگرچہ دونوں جیسے قرآن و حدیث میں استغفار اور توبہ کے لیے آئے ہیں اور شرعاً دونوں طرح توبہ و استغفار درست ہے تاہم جیسا کہ ان کے ترجمے ظاہر ہے ان میں نمایاں فرق ہے پہلے جملہ میں اپنے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کرنے کی خبر دے رہا ہے۔ پھر اگر واقعہ کے مطابق ہو تو سچی ہوتی ہے اور اگر واقعہ کے خلاف ہو تو جھوٹی ہوتی ہے اسی لیے ہر خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا امکان ہوتا ہے چنانچہ یہاں بھی اس بات کا امکان ہے کہ یہ محض کسی کو دکھلانے یا سنانے کے لیے کہہ رہا ہو فی الحقیقت اللہ سے مغفرت طلب کرنا اور توبہ کرنا مقصود نہ ہو یا صرف زبان سے کہہ رہا ہو یا دل کسی اور طرف لگا ہوا ہو ایسی صورت میں یہ کہنا جھوٹ ہوگا اور گناہ بھی اگرچہ یہ صرف امکان ہے ایسا ہونا نہیں برعکس اس کے دوسرے جملہ میں کسی بات کی خبر نہیں دیتا بلکہ کسی گناہ پر خدا کو یاد دلاتا ہے اس سے مغفرت اور توبہ قبول کر لینے کا سوال کرتا ہے انسان جب کسی کو یاد دلاتا ہے تو اس کی توجہ اس کی طرف ضرور ہوتی ہے اس لیے پہلے جملہ کی نسبت دوسرے جملہ سے توبہ و استغفار کرنا بہتر ہے۔ یہ تو شرعی حکم ہے باقی اہل باطن اور اولیاء اللہ چونکہ بے حد مشغول ہوتے ہیں ان کے ہاں ذرا ایسی بات پر پکڑ ہوتی ہے اس لیے محض اس احتمال کی بنا پر پہلے جملہ کو جھوٹ اور گناہ کہہ دینا اور دوسرے جملہ سے توبہ و استغفار کی ہدایت فرمائی ہے۔ واللہ اعلم

سمجھ بیٹھے ہیں بلکہ (بیع کے قول کا مطلب یہ ہے کہ) یہ گناہ اس لیے کہ جب (کوئی شخص) غافل اور بے پروا دل کے ساتھ مغفرت طلب کرے گا، اور دل سے مغفرت طلب کرنے کی طرف متوجہ اور مضطرب ہوگا تو بے شک یہ (غفلت اور بے پرواہی) ایک گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت دعا سے) محرومی ہے اور یہ (بیع کا قول) ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا تو استغفار خود بہت کچھ استغفار کا معمول ہے (کیونکہ ہم زبان سے تو اَسْتَغْفِرُ اللہَ کہتے ہیں اور دھیان ہمارا کہیں اور ہوتا ہے) لیکن جو شخص (زبان سے) اَتُوبُ اِلَى اللہِ کہتا ہے اور (دل سے) توبہ نہیں کرتا تو اس میں شک نہیں کہ یہ جھوٹ ہوگا۔ (اس لیے کہ واقعہ کے خلاف ہے)

باقی رہی توبہ اور مغفرت کی دعا تو اگر بے توجہی کے ساتھ بھی کرے گا، تب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دعا کی قبولیت کا وقت ہو اور قبول ہو جائے اس لیے کہ (مثلاً مشہور ہے کہ) جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے کبھی نہ کبھی (دروازہ کھل ہی جاتا ہے اور) وہ اندر داخل ہو ہی جاتا ہے :

۱۔ معترف علیہ الرحمہ کا استغفر اللہ اور اتوب الیہ میں یہ فرق کرنا کہیں لی اور بے توجہی کے ساتھ استغفر اللہ کہنا گناہ تو ہے جھوٹ نہیں اور اتوب الیہ جھوٹ ہے کچھ واضح نہیں بلکہ دونوں کلمے کہاں ہیں اور اگر بے دل اور بے توجہی کی صورت میں اتوب الیہ جھوٹ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی بے دل اور بے توجہی کی صورت میں استغفر اللہ جھوٹ نہ ہو اور اگر استغفر اللہ بے دل اور بے توجہی کی صورت میں ایک ایسا گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت سے) محرومی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اتوب الیہ کو ایسا گناہ جس کی سزا قبولیت سے محرومی ہو نہ کہا جائے واللہ اعلم اصل بات وہی جو پچھلے صفحہ کے حاشیہ میں عرض کی گئی ہے ۱۷۔

اس حقیقت کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنی کثرت کے ساتھ استغفار کرنے سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے؛ اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ (صدق دل اور توجہ کامل کے ساتھ) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ کہا۔ آپ نے قطعی طور پر اس کی مغفرت کا حکم لگا دیا اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے کیوں نہ بھاگا ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! لو اب تو (استغفار کے دونوں طریق کی حقیقت تمہارے سامنے بے نقاب کر دی گئی ہے اب جو طریق تمہیں اچھا معلوم ہو اسے اپنے لیے انتخاب کر لو۔ مصنف فرماتے ہیں کہ:

کتاب الزہد میں حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ تم اپنی زبان کو اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي کاغور بنا لو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں بھی ہیں کہ ان میں وہ کسی بھی سائل (کے سوال) کو رد نہیں فرماتا۔ (دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)



اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

(۱) حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تنہائی میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اُسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔“

(۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ کے) راہ میں خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں

لے لے حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کسی قول یا فعل کو روایت کریں۔ ۱۲۰۔ مستحکم

اللہ اسی بندہ کو اپنے رب اچھا لگان اور خیر کی توقع رکھنی چاہیے۔ اس لیے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سَبَقْتُ رَحْمَتِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ (میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے) ۱۲۱

کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟ (صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے! آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے :
 (۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
 کوئی صدقہ (عمل خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے ۔
 (۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر آمین) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں ۔ پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اؤ! اپنے مقصد (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ تو سب فرشتے بل کر آسمان دنیا تک ان ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں ۔ آخر حدیث تکمیل :
 (۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے اُن کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے کون

۱۔ اس سے کہ تمام بنی اور مانی عبادتوں کا حاصل ہی اللہ کا ذکر ہے ۔ چنانچہ اہم ترین عبادت نماز ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ اَحْسِرُوا الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ (تم نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لیے) اسی پر اور تمام عبادتوں کو قیاس کر لیجئے ۱۲

۲۔ جب کوئی بھی شخص کسی نبیؐ کی حدیث کے قدر ضروری حصہ کو بیان کرتا ہے اور باقی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ آخر میں الحدیث کہہ دیتا ہے تاکہ ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ حدیث کا باقی حصہ اور بھی ہے ۔ ۱۲

الطینان ان پر برسے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) سے ان ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے پاس (موجود رہتے) ہیں؛

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ؛
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا ”زندہ“ اور ”مردے“ کی سی مثال ہے؛

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ؛
ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے (موجبِ اجر و ثواب) احکام تو بہت ہو گئے آپ تو مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں۔
(اور برابر کرتا رہوں) آپ نے فرمایا: تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہنی چاہیے؛

(۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ؛
ایک صحابی (معاذ بن جبل) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کے دریافت کیا کہ کونسا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو؛

سے جس شخص کے دل میں اللہ کی یاد اور زبان پر اس کا نام ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص ان دونوں سے محروم ہے وہ مردہ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ مومن کو ”زندہ“ اور کافر کو ”میت“ ”مردہ“ کے نام سے ذکر فرمایا ہے؛

(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

انہی صحابی (معاذ) نے عرض کیا - یا رسول اللہ آپ مجھے (کچھ) وصیت کیجئے
آپ نے فرمایا : اپنے مقدور بھرا اللہ کے تقویٰ (خوف و خشیتہ) کو
اپنے اوپر لازم کر لو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ کا ذکر
کیا کرو اور جو بھی کوئی بُرا کام کرے بیٹھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس
سے از سہر تو توبہ کرو۔ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ : اور علانیہ
گناہ کی علانیہ توبہ :

(۱۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں
کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ کے عذاب سے نجات
دلائے والا ہو :

(۱۱) اسی روایت میں آیا ہے کہ :

صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) نہ اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپ نے
فرمایا : (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے
دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (آخری جملہ آپ
نے تین مرتبہ فرمایا :

(۱۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ اُن کو (برابر)
تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ کا ذکر کر رہا ہو، تو اللہ کا ذکر

کرنے والا اس (درجہ تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہوگا :

(۱۳) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چرچا کرو (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کر لیا کرو)۔ صحابہ نے عرض کیا : بہشت کے باغ کیا ہیں ؟ آپ نے فرمایا : ذکر کے حلقے (مجھے)

(۱۴) ایک اور حدیث قدسی میں ہے کہ :

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : آج تمام اہل محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت و احترام) کے لائق کون لوگ ہیں ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا : یا رسول اللہ یہ عزت و احترام کے لائق کون لوگ ہیں ؟ آپ نے فرمایا وہ مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں (منعقد) کرنے والے (ذاکرین) ہیں :

(۱۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان۔ پس جب وہ شخص اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مستط ہو جاتا ہے) اور (طرح طرح کے) دوسرے ڈالتا رہتا ہے :

(۱۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک

ادہیں بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کی مانند اجر ملے گا، پونے (حج اور عمرہ) کا۔ پونے حج اور عمرہ کا۔ پونے حج اور عمرہ کا :

اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں : وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا اجر ملے گا (مسجد سے) واپس ہوگا :

(۱۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(ذکر اللہ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے جو (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت) میں ثابت قدم رہا :

(۱۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کئے بغیر وہاں سے منتشر ہو گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی نعش پر جمع ہوئے تھے اور اسے کھا کر منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن اُن کے لیے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہوگی :

(۱۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لیے) چلا اور اس (اتنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حیران کا موجب ہو گی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حیران کا موجب ہوگی :

(۲۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذر رہا ہے جس نے (گذرتے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہو تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے ”ہاں“ تو وہ خوش ہوتا ہے اور اُس کو (مبارکباد دیتا ہے) آخر حدیث یہاں

(۲۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لیے سوج چاند ستاروں اور سالیوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں اور ہر وقت اور موقعہ کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں :

(۲۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے بجز اس ساعت کے جو ان پر گذر گئی اور اس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، (کہ کاش اس ساعت میں بھی ہم اللہ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے)

(۲۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں :

(۲۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تجتہد (اللہ اکبر) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ) اور تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)

علماء کو آزاد کر دوں اور اسی طرح میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کریں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولاد اسمعیل کم) آزاد کروں :

(۲۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں : اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے: "اللہ کے ذکر کرنے شیعائی۔ یہ اللہ کا ذکر ان کے (گنہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے، چنانچہ وہ قیامت کے دن (اللہ کے دہار میں) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے :

(۲۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہ السلام) کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں (راوی نے) پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم (کثرت سے) اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اس لیے کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اس

کثرت سے اور پابندی کے ساتھ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنے والے گویا زندگی کا سفر اللہ کے ساتھ طے کرتے ہیں اس لیے کہ ہر وقت اسی سے ٹوٹ گئے رہتے ہیں اسی کے ذکر کے شیعائی ہیں اُنھیں بیٹھے بچے بچتے سوتے جاگتے ہر حالت میں اسی کی یاد ان کے دل میں اور نام ان کی زبان پر رہتا ہے ۱۲

شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ بھلا ہو اور وہ (شخص بھاگتے بھاگتے) ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے اپنی جان بچا لی ہو، بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ (اپنے دشمن) شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا :

(۳۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سوئے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا :

(۳۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر (دو تارہ) رہتی ہیں۔ وہ بہتے ہوئے جنت میں جاویں گے :

۱۔ واضح ہو کہ یہ ذکر اللہ جس کے فضائل مذکورہ بالا احادیث میں بیان کئے گئے ہیں، صرف اللہ کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ تمام مسنون اذکار اور دعائیں، تمام قرآنی اور فنی عبادتیں اور ملائیں، قرآن و حدیث، اور علوم دینیہ کا درس و تدریس، و غلط و نصیحت سب اس میں شامل ہیں اور سب سے مقدم اور سب سے فہرست کلام اللہ کی تلاوت ہے کہ وہ تو خود اللہ کا کلام ہے۔ جس کی شان یہ ہے اَللّٰہُ یَذِکْرُ اَللّٰہُ قَطْمَتِیْنِ الْقُلُوْبِ (مُن) اللہ کے ذکر (تلاوت کلام اللہ) سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں یہ کتاب بھی انہی اور یہ و اذکار کا مجموعہ ہے اور اسی لیے مرتب کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ پابندی کے ساتھ ان کو پڑھا کریں اور ہم ہلکے پھلکے اور بہتے ہوئے جنت میں جاویں آمین :

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد مبارک فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اللہ تعالیٰ کے سنا تو ۹۹ نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا: (بخاری و مسلم)



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ - هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ

الْعُومَنُ	الْمُهَيَّمِنُ	الْعَزِيزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ
الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ	الزَّارِقُ
الْفَتَّاحُ	الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الزَّافِعُ

الْعَزُزُّ	الْمُذِلُّ	السَّمِيعُ	الْبَصِيرُ	الْحَكَمُ	الْعَدْلُ
اللَّطِيفُ	الْخَبِيرُ	الْعَلِيمُ	الْعَظِيمُ	الْغَفُورُ	الشَّكُورُ
الْعَلِيُّ	الْكَبِيرُ	الْحَفِيفُ	الْمُقِيتُ	الْحَسِيبُ	الْجَلِيلُ
الْكَرِيمُ	الرَّقِيبُ	الْمُجِيبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِيمُ	الْوَدُودُ
الْمُجِيدُ	الْبَاعِثُ	الشَّهِيدُ	الْحَقُّ	الْوَكِيلُ	الْقَوِيُّ
الْمَعْتِنُ	الْوَلِيُّ	الْحَمِيدُ	الْمُحْصِي	الْمُبْدِي	الْمُعِيدُ
الْمُحْيِي	الْمُمِيتُ	الْحَيُّ	الْقَيُّومُ	الْوَلِيدُ	الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ	الرَّاحِدُ	الصَّمَدُ	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ
الْمُؤَخِّرُ	الْأَوَّلُ	الْآخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ	الْوَالِي
الْمُتَعَالَى	الْبَرُّ	التَّوَابُ	الْمُنْقِمُ	الْعَفْوُ	الرَّؤُوفُ
مَالِكُ الْمُلْكِ			ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ		
الْمَغْنَى	الْمَغْنَى	الْمَانِعُ	الضَّارُّ	النَّافِعُ	السَّوَرُ
الْهَادِي	الْبَدِيعُ	الْبَاقِي	الْوَارِثُ	الرَّشِيدُ	الصَّبُورُ

چہل احادیث نبوی

جن کے یاد کرنے پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا وعدہ فرمایا :

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْأَرْبَعِينَ حَدِيثًا الَّتِي قَالَ مَنْ حَفِظَهَا مِنْ أُمَّتِي
دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْ
تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ
وَالنَّبِيِّينَ وَالْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ
مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيَمَ الصَّلَاةَ بِوُضُوئِهَا بِوَقْتِهَا وَ
تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتُحَاجَّ الْبَيْتَ إِنْ كَانَ
لَكَ مَالٌ وَتُصَلِّيَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
وَالْوَيْسَرَ لَا تَشْرِكْهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ وَلَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَ
لَا تَعُقْ وَالِدَيْكَ وَلَا تَأْكُلْ مَالَ الْيَتِيمِ ظُلْمًا وَلَا تَشْرَبِ
الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَخْلِفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا وَلَا تَشْهَدَ
شَهَادَةَ زُورٍ وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوَى وَلَا تَعْجَبَ أَخَاكَ
الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفَ الْمُحَصَّنَةَ وَلَا تَغْلُ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ
وَلَا تَلْعَبَ وَلَا تَلْعَبَ مَعَ الْلَاهِيَيْنِ وَلَا تَقُلَّ لِلْقَصِيرِ

يَا قَصِيرُ تُرِيدُ بِذَلِكَ عَيْبَهُ وَلَا تَسْخَرُ بِأَحَدٍ
مِنَ النَّاسِ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيمَةِ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ
وَأَشْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى نِعْمَتِهِ وَتَصُبُّ عَلَى الْبَلَاءِ
وَالْمُصِيبَةِ وَلَا تَأْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللَّهِ وَلَا تَقْطَعْ
أَقْرَبَاتِكَ وَصَلَّهُمْ وَلَا تَلْعَنَ أَحَدًا مِمَّنْ خَلَقَ اللَّهُ وَ
أَكْثَرُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَلَا تَدْعُ حُضُورَ
الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ
لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَا تَدْعُ
قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَلَى كُلِّ حَالٍ :

(رواه الحافظ ابو القاسم بن عبد الرحمن بن محمد)

بن اسحق بن مندة والحافظ ابو الحسن علي بن ابي

القاسم بن بابويه الرازي في الاربعين و

ابن عساكر والرافعي عن سلمان)

ترجمہ : حضرت سلمان بنی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا کہ وہ چالیس حدیثیں جن کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جو ان کو یاد کر لے جنت میں داخل ہوگا وہ کیا ہیں ،
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یعنی اس کی ذات و صفات پر (۲) اور آخرت کے دن پر (۳) اور فرشتوں کے
وجود پر (۴) اور پہلی کتابوں پر (۵) اور تمام انبیاء علیہم السلام پر (۶) اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر (۷) اور تقدیر
پر کھلا اور پورا جو کچھ ہوتا ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے (۸) اور گواہی دے کہ اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں (۹) ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے (کامل وضو وہ کہلاتی ہے جس میں آداب و مستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے وقت اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نئی وضو ہر نماز کے لیے کرے اگرچہ پہلے سے وضو ہو اور نماز کے قائم کرنے سے اس کے تمام سنتیں اور مستحبات کا اہتمام کرنا مراد ہے چنانچہ دوسری روایت میں وارد ہے۔ ان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوۃ (یعنی جماعت میں صفوں کا ہموار کرنا کہ کسی قسم کی کمی یا درمیان میں خلل نہ ہے) یہ بھی نماز قائم کرنے کے مفہوم میں داخل ہے (۱۰) زکوٰۃ ادا کرے (۱۱) اور رمضان کے روزے رکھے (۱۲) اگر مال ہو تو حج کرے یعنی اگر جانے کی قدرت ہو حج بھی کئے چونکہ اکثر مال ہی مانع ہوتا ہے اس لیے اسی کو ذکر فرمادیا وہ فقہ حنفیہ ہے کہ حج کے شرائط پائے جاتے ہیں تو حج کرے۔ (۱۳) بارہ رکعات تحت مذکورہ روزانہ ادا کرے اس کی تفصیل دوسری روایات میں اس طرح آئی ہے کہ صبح سے پہلے دو رکعت ظہر سے قبل چار، ظہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد دو رکعت (۱۴) اور وتر کو کسی ات میں نہ چھوٹے چونکہ وہ واجب ہے اور اس کا اہتمام سنتوں سے زیادہ ہے اس لیے اس کو تاکید ہی لفظ سے ذکر فرمایا (۱۵) اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے (۱۶) اور والدین کی نافرمانی نہ کرے (۱۷) اور علم سے تمیز کا مال نہ کھائے یعنی اگر کسی وجہ سے قیام کا مال کھا جائے ہو صیائے بعض صورتوں میں جتا ہے تو مضائقہ نہیں (۱۸) اور شراب نہ پیئے (۱۹) زنا نہ کرے (۲۰) جھوٹی قسم نہ کھائے (۲۱) جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) اور خواہشاتِ نفسانیہ پر عمل نہ کرے (۲۳) مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۴) پاک عورت کو تہمت نہ لگائے (اسی طرح پاک مرد کو) (۲۵) اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھے (۲۶) لہو و لعب میں مشغول نہ ہو (۲۷) تماشائیوں میں شریک نہ ہو (۲۸) کسی پستہ قدر کو عیب کی نیت سے ٹھگنا مت کہلانی اگر کوئی عیب دار لفظ ایسا مشہور ہو گیا ہو کہ اس کے کہنے سے نہ عیب سمجھا جاتا ہو نہ عیب کی نیت سے کہا جاتا ہو صیائے کسی کا نام بڑھو ٹپو جاوے تو مضائقہ نہیں لیکن طعن کی غرض سے کسی کو ایسا کہنا جائز نہیں (۲۹) کسی کا مذاق نہ اڑائے (۳۰) نہ مسلمانوں کے دین چیلن کری کئے (۳۱) اور ہر حال میں اللہ جل شانہ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرے (۳۲) بلا اور مصیبت پر صبر کرے،

(۳۳) اور اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو (۳۴) رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کرے (۳۵) بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے (۳۶) اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت نہ کرے (۳۷) یٰحٰمِلِی اللّٰہُ اَکْثَرُ دَلّٰہُ اَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اِنّ اللّٰہَ کَاکْثَرُ دُرُودِ کَحَا کَرَّے (۳۸) جمعہ اور عیدین میں حاضر نہ چھوڑے (۳۹) اور اس بات کا یقین رکھے کہ جو کچھ تکلیف راحت سمجھے پہنچی وہ مقدر میں تھی جو ملنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا وہ کسی طرح پہنچنے والا نہ تھا (۴۰) اور کلام اللہ شریعت کی تلاوت کی حال میں بھی نہ چھوڑے :

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ جو شخص اس کو یاد کرے اس کو کیا اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ و تقدس اس کا انبیاء اور علماء کے ساتھ حشر فرمادیں گے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ ہماری سنیاات سے درگزر فرما کر اپنے نیک بندوں میں محض اپنے اطف سے شامل فرمائیں تو یہ ان کی شانِ کبریٰ سے کچھ بھی بعید نہیں پڑھنے والے حضرات سے بڑی ہی لمبا جت کے ساتھ استدعا ہے کہ دعائے خیر سے اس سیکار کی بھی دیکھیری فرمادیں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ عَلِمُہُ اَتَعَرُّ وَ اَحْکَمُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْمَلَائِکَۃِ وَالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَ اَرْزُقْنَا رِضَاکَ وَ حَیَّا وَ مِیَّتَا یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اٰمِیْنَ شَرَّاهِیْنَ۔

مشورہ

مفید

طواف زیارت دسویں تاریخ کو افضل ہے مگر اس کا وقت بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب تا سہ پہر اگر آپ نیت نہ کرنا ہوں تو دسویں تاریخ کو طواف زیارت ضرور کریں، اگر آپ کے ساتھ عورتیں اور نوپے آدمی ہوں یا آپ خود کمزور ہوں تو اس نیت میں اللہ تعالیٰ کی آسان قرانی جوتی ہر بیوی تک فائدہ اٹھائیں، آپ گیا رہیں تاریخ کو کھانا کی نماز منی میں پڑھ کر اپنا ضرورت سے زاد سامان جاننا اور لوگوں کے علاوہ ساتھ لے کر طواف زیارت کے لیے مگر کمزور آجائیں ایک شخص یا کئی گاہ پر سامان پہنچا کر فوراً بیت اللہ شریف آجائے، اطمینان سے طواف زیارت کریں، اگر آپ کے ذمہ سعی ہو تو وہ بھی ادا کریں، بعد فراغت فوراً منی آجائیں اس کا ہمیں تقریباً آپ کی ساری رات ہی صرف ہو جائے گی، فجر کی نماز پڑھ کر منی میں آجائیں، بارہویں تاریخ کو بعد عصر نکریں مگر اطمینان کے ساتھ واپس مکتہ آجائیں، رات کو طواف زیارت کرنے میں جو جمع ہو گا، آسانی ہوگی تمام سامان پریشانی، پہنچ جائے گا تقریباً تین میل کا سفر ہے اگر تہمت ہو تو واپس پیدل آجائیں راستہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے کرتے رہیں، دوبارہ پھر بطور یاد دہانی اور محذوری کے عرض ہے اس کو خوب یاد رکھیں دس گیا، اور بارہویں یا ہمیں لنگریاں خود بعد عصر پائیں اور عورتوں سے دس اور گیا، کو بعد مغرب اور بارہ کو بعد عصر خود اپنے ساتھ جاکر لنگریاں موافقین عورتوں کی طرف سے قطعاً خود لنگریاں نہ پائیں سوائے معذور شخص کے جو کہ کمر ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو اور حجرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو، اس کے علاوہ کسی کی طرف سے لنگریاں ہاری جائیں تو ادا نہ ہوں گی، غصہ واجب ہوگا، نذال کے وقت حجوم ہیں حج و لنگریاں لے جاتے ہیں وہ حجوم میں بغیر جاتے ہیں اور کئی کمزور لوگ انتقال کر جاتے ہیں اس لیے احتیاط بہتر ہے اسی طرح قرانی بھی دسویں تاریخ کو افضل ہے اگر آپ دسویں تاریخ کو لنگریوں سے بعد عصر فاش ہوں تو بعد عصر ہی قربان گاہ جاکر قرانی کر لیں اس وقت بکل حجوم نہ ہوگا اور آسانی سے قربانی ہوگی اور اگر دسویں تاریخ کو نہ کر سکیں تو گیا، تاریخ کو بعد ظہر قربان گاہ جائیں، فجر کے وقت بہت ہی حجوم ہوتا ہے،

قرآنِ وحدیث سے ماخوذ
مستند دُعاؤں کی مشہور و معروف کتاب

مُنَاجَاتِ مَقْبُولِ کابل علی

مترجم عربی اردو

حصہ منظوم، شجرہ و ضرب البحر وغیرہ

تالیف

حکیم الامتہ مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ادارۃ اسلامیات

۱۹۰ - انارکلی، لاہور

لَقَدْ كَانَ زَكَرِيَّا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ
الْأَكْرَامِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُسُوۃُ رُسُوْلِ اَكْرَم

حدیث کی مستند کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاملِ مضامین کو جمع کر کے انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر شعبہ اور ہر حال کے متعلق ہدایت پس کی گئی ہے جن سے اتباعِ سنت اور اطاعتِ رسول کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے۔

مؤلف

حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مجاہد بیعت

حکیم الامتہ مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

اِذَا لَا اِسْلَامِيَّةَ

۱۹۰ - انارکلی ○ لاہور ۲



اِدارۃ اہل سنت

ایکسپریس

لاہور — دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور

فون ۴۳۲۳۲۱۲ - فیکس ۴۳۲۳۴۸۵ - ۴۲-۴۲-۹۲

لاہور — ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان

فون — ۴۲۳۳۹۹۱ - ۴۳۵۳۲۵۵

کراچی — موہن روڈ

چوک اُردو بازار، کراچی فون ۴۴۲۲۴۰۱

E mail: idara@brain.net.pk